۵۳۷۴۷
خلافت بلافصل
(مناظره - در اردو)

بفضل خلاق زمین و آسمان

رسالہ شریفہ مصنفہ منشی عنایت حسین صاحب پنشندار سرکار عالیجناب معلی القاب خان بہادر آنریبل جناب راجہ علی محمد خان صاحب بہادر والی ریاست عالیہ محمود آباد و متولی وغیرہ زاد اللہ تعالی اقبالہم مسمی بہ

فضیلت و خلافت ابوبکر

جسکو جناب مستطاب اکمل الکاملین و افضل الفاضلین جناب مولوی مرزا رضا علی صاحب ساکن لکھنؤ و پیش نماز سرکار ممدوح نے ازابتدا تا انتہا ملاحظہ فرما کر اجازت طبع دی اور جو بماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۵ ہجری

مطبع تصویر عالم لکھنؤ میں چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد احسن الخالقین و رزاق ذو القوۃ المتین و نعت ختم المرسل [illegible] ت آل
طہ و یسین یہ عبد ذلیل عرض کرتا ہی کہ گو اس کتاب مین کو [illegible] مذہب نہین ہی
[illegible] اہل سنت لکھ [illegible] مین نے یہ چاہا تھا کہ اس
[illegible] کر نتیجہ ا [illegible] لے اور اسی خیال سے مین نے
[illegible] رت الدین صاحب نیو ڈاکٹر شفاخانہ محمود آباد و شیخ احمد حسین صاحب
امین ریاست عالیہ محمود آباد کو دکھایا ہر دو صاحبان حنفی المذہب نے بالاتفاق فرمایا کہ
اس کتاب مین کوئی لفظ ایسی سخت نہین ہی کہ جس سے ہمارے مذہب کی توہین ہو لہذا بلا تحریر
ممانعت چھپوا دی جاوے مگر مجھکو مولوی مقبول احمد صاحب کے مقدمہ نے خائف و ترسان
کر دیا گو کہ ہماری عادل گورنمنٹ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نے مولوی صاحب اور نیز دیگر اشخاص
کے حق مین جو مقدمہ مذکور مین مدعا علیہ قرار دیے گئے تھے میری دانست مین انصاف
کامل فرمایا تاہم فیس و محنتانہ وکلا و خرچہ گواہان مین زر کثیر صرف ہوا لہذا مین اس امر کے
لکھنے پر مجبور ہوا کہ حضرات اہل سنت براہ مہربانی اس کتاب کو نہ ملاحظہ فرماوین سبب تحریر
کتاب ہذا یہ ہوا کہ حضرات اہل سنت حضرت ابو بکرؓ کو اور شیعہ حضرت علیؑ کو جناب رسالت پناہ کا

خلیفۂ بلا فصل قرار دیتے ہین اور اپنے اپنے دعوے کی تائید مین احادیث و دلائل عقلی
پیش کرتے ہین کہ جن سے ایک دوسرے کو انکار ہی بدینوجہ مین نے یہ خیال کیا کہ صرف
قرآن مجید پر غور کرنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ کس قدر آیتون کا بالتخصیص حضرت
ابوبکر سے تعلق ہی اور کس قدر آیتون سے بزمرۂ دیگر صحابہ حضرت ابوبکر کو تعلق ہی اور
کس قدر آیتین حضرت علیؑ کی شان مین ہین اور بموجب اُن آیتون کے کون صاحب بعد
رسول اللہ مستحق و لائق خلافت بلافصل ثابت ہوتے ہین یعنی حضرت ابوبکر یا حضرت علیؑ
پس اگر آیات قرآنی سے حضرت ابوبکر مستحق و لائق خلافت بلافصل ثابت ہوے تو ضرور
حضرت اہل سنت کا دعوی قابل ڈگری ہی اور ایسی حالت مین حضرت عمر و حضرت عثمان بھی
ضرور بالضرور خلیفۂ دوم و سوم قبول کیے جاوینگے یقیناً و حتماً اور اگر حضرت علیؑ مستحق و لائق
خلافت بلافصل ثابت ہوے تو یہ سمجھا جائیگا کہ ضرور شیعہ حق پر ہین اور اُنکا دعوی
سچا ہی لہذا مین نے شان نزول آیات قرآنی کو اس رسالۂ شان نزول سے لکھنا شروع
کیا کہ جسکو جناب مولوی عبد الغنی صاحب عالم حضرات اہل سنت نے بڑی کوشش و
جانفشانی سے تفسیر حسینی و نیز اپنے مذہب کے دیگر کتب معتبرہ سے عبارت شان نزول
تحریر کرکے ہر پارہ کے آخر مین شامل کیا اور جو مطبع رفاہ عام واقع دہلی بازار سرکے والا
اندرون لال دروازہ ماہ ذیحجہ ۱۳۱۲ سنہ ہجری مین طبع ہوا

اطلاع

(۱) بجز اُن آیات کے جنکی بابت رسالۂ شان نزول مین حضرت ابوبکر یا حضرت عمر یا حضرت
عثمان یا حضرت علیؑ یا صحابہ نہ لکھا ہو کوئی اور آیت نہ لکھی جائیگی کیونکہ اکثر آیتون مین

جنکی شان نزول مین لفظ صحابہ تحریر ہو بموجب کتب حضرات اہل سنت صحابۂ کرام یعنی حضرت
ابو بکر و حضرت عمر و حضرت عثمان بھی داخل ہین (۲) لیکن جبکہ رسالۂ مذکور مین اُس آیت
کی بابت کوئی ذکر یا وجہ نازل ہونے کی مفصل نہ تحریر ہوگی ایسی حالت مین اُسکی تفصیل
و صراحت کتب حضرات اہل سنت سے کی جاویگی یا رسالۂ مذکور مین کوئی ایسی آیت یا عبارت
لکھی ہو جس سے کوئی واقعہ نہ ثابت ہوتا ہو اور اُس واقعہ کے ثابت کرنے کی ضرورت کسی
آیت ماقبل یا مابعد سے ہو اور اُس آیت کو بھی تعلق آیت ماقبل یا مابعد سے ہو ایسی
حالت مین وہ آیت بھی لکھی جائیگی یا جو واقعہ اُس آیت کے متعلق ہوگا وہ بحوالۂ کتب
حضرات اہل سنت لکھا جائیگا (۳) یہ امر اس خیال سے محدود کر دیا گیا کہ مبادا کوئی صاحب
حضرات اہل سنت سے یا کوئی شیعہ صاحب یہ اعتراض نہ فرماوین کہ فلان آیت صحابۂ
کرام کی شان مین تھی یا فلان آیت حضرت علی کی شان مین تھی وہ نہین لکھی گئی پس اگر کوئی
ایسی آیت رہگئی ہو تو وہ سہو صاحب رسالہ کا بمقتضای بشری ہی اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِّنَ
الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ (۴) البتہ بشرط ضرورت اُسوقت مین کوئی ایسی حدیث بھی مقبولۂ
حضرات اہل سنت لکھی جائیگی کہ بغیر اُسکے لکھنے کے کوئی سبب نزول آیت یا واقعہ نہ
ثابت ہوتا ہو اور نہ یہ ثابت ہوتا ہو کہ بعد نزول کیا ہوا یا بعد نزول آیت اُن صاحب
کی کیا کیفیت ہوئی کہ جن صاحب کا نام عبارت شان نزول مین تحریر ہی (۵) جو دلیل
شیعون کی عبارت آیت یا مضمون شان نزول کی بابت یا افعال پر اُن صاحب
کے ہوگی جنکے بارہ مین وہ آیت نازل ہوئی یا جنکا نام عبارت شان نزول مین تحریر ہی
بشرطیکہ وہ بحوالۂ کتب حضرات اہل سنت کے ہوگی بغرض ملاحظۂ ناظرین و فیصلۂ انصاف
ضرور تحریر ہوگی اور اسی طرح سے دلیل حضرات اہل سنت کی جو خلاف مین حضرت علی کے

بحوالہ کتب شیعہ ہوگی وہ بھی لکھی جائیگی لیکن اگر کسی آیت وعبارت شان نزول مین
اختلاف ہوگا یعنی مضمون عبارت شان نزول مضمون آیت کے مطابق نہ ہوگا اور اسکی
بابت جو کچھ شیعہ مہذب الفاظ مین بیان کرینگے وہ بھی تحریر ہوگا اور ایسی تحریر کی بابت
حوالہ کتب حضرات اہل سنت کی ضرورت نہ ہوگی (۶) نتیجہ استحقاق ولیاقت خلافت
بلا فصل بفضل رب المشرقین والمغربین وبامداد رسول الثقلین صرف آیات محدودہ
یعنی آیات مندرجہ رسالہ شان نزول سے مع اس آیت کے کہ جبکہ کسی آیت کو آیت
ما قبل یا ما بعد سے تعلق ہو نکالا جائیگا یا شاید بشرط ضرورت کوئی حدیث مقبولہ حضرات
اہل سنت بھی تحریر کردی جاوے

آیت اول متعلق حضرت ابوبکر

اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ دِیْنِکُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۭ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ
وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۭ

پارہ (۶) سورہ مائدہ رکوع از پارہ پانچوان واز سورہ پہلا۔ ہندسہ رسالہ ۲۸۸-

آج کے دن کافر نا امید ہوئے تمھارے دین سے سو اُن سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو آج
مین نے کامل کیا تم کو تمھارے واسطے تمھارا دین اور پورا کیا مین نے تم پر اپنا احسان اور
پسند کیا مین نے تمھارے واسطے دین اسلام

عبارت شان نزول تحت ہندسہ رسالہ ۲۲۸-

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ جب امر دین کمال کو پہونچا خداوند تعالی
دین اسلام سے راضی ہوا اس آیت کو نازل کر کے خبر دی کہتے ہین ابو بکر اس آیت کے
سننے سے روئے اور حضرت صلعم بعد نزول اس آیت کے ۸۱ روز زندہ رہے اور یہ آیت
مکہ مین دن عرفہ حجۃ الوداع کہ جمعہ تھا حضرت سواری عذبہ پر سوار تھے وہان یہ آیت
نازل ہوئی

دلائل حضرات شیعہ متعلق آیت اول نسبت حضرت ابو بکر

اس آیت وعبارت شان نزول کی بابت شیعہ حسب ذیل مظہر ہین **اول** بحوالۂ
مفتاح النجا و تذکرۂ خواص الائمہ ومشکوۃ وغیرہ بیان کرتے ہین کہ جب آیت یا ایھا
الرسول بلغ الخ ۱۸ ذیحجہ کو بمقام غدیر نازل ہوئی تو جناب رسالت پناہ نے حدیث سفینہ
کو ارشاد فرمایا اور ہاتھ حضرت علی کا پکڑ کر بلند کیا اور من کنت مولاہ فعلی مولاہ ارشاد فرمایا
بمجرد اسکے استماع کے حضرت عمر بن خطاب نے حضرت علی سے بیعت کی اور مبارکباد
دی اُسی دن آیت الیوم اکملت لکم دینکم الخ نازل ہوئی **دوم** صاحب رسالۂ
پورا واقعہ اس آیت کا نہین لکھا اسی تاریخ کو ہم شیعہ از نام عید غدیر رسم مسرت ادا کرتے
ہین کیونکہ اسی تاریخ کو دین اسلام کمال کو پہونچا ورنہ اس تاریخ تک کامل نہ تھا اور جبکہ
دین اسلام کامل ہوا تو ہر مسلمان ومومن کو خوشی کرنا چاہیے نہ کہ برخلاف اُسکے رونا
سوم اس آیت سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ جناب رسالت پناہ بعد نزول اس آیت کے ۸۱ روز
زندہ رہین گے اور نہ یہ ثابت ہوتا ہی کہ زمانہ وفات آنحضرت کا تھوڑا باقی رہا اور
نہ یہ ثابت ہوتا ہی کہ حضرت جبرئیل نے جناب سرور کائنات کی وفات کی خبر دی بلکہ

بموجب تحریر صاحب رسالہ اسکے خلاف ثابت ہوتا ہی کیونکہ خود صاحب رسالہ نے تحت آیت اذا جاء نصر اللہ الخ تحریر کیا ہی کہ آنحضرت آیت اذا جاء الخ کے نازل ہونے کے بعد فاطمہ رضہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میری وفات کی خبر دی گئی ہی تو نہین معلوم کہ صاحب رسالہ نے کس وجہ سے تحت آیت الیوم یئس الذین کفروا الخ لکھدیا کہ جناب رسالتمآبؐ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد ۸۱ روز زندہ رہے مگر یہ ممکن ہی کہ بعد نزول اس آیت کے جناب سرور کائنات ۸۱ روز زندہ رہے ہون اور صاحب رسالہ نے اسوجہ سے ۸۱ روز حضرت کا زندہ رہنا تحت آیت ہذا لکھدیا ہو صاحب رسالہ کو ۸۱ روز زندہ رہنا یا وہ زمانہ کہ جس زمانہ تک بعد نزول سورۂ اذا جاء الخ جناب سرور کائنات زندہ رہے تحت سورۂ اذا جاء لکھنا چاہیے تھا اور یہ پہلو نکالنا کہ حضرت ابوبکر جناب رسالت پناہ کے ۸۱ روز زندہ رہنے کی خبر پاکر روئے بوجوہ متذکرۂ بالا نکل نہین سکتا بلکہ عبارت شان نزول اذا جاء الخ سے بالکل کالعدم ہوا جاتا ہی **چہارم** اس آیت کو حضرت ابوبکر سے کوئی تعلق نہین بجز اسکے کہ حضرت ابوبکر اس آیت کے نازل ہونے سے روئے

مؤلف

(۱) حضرت ابوبکر کے رونے کو شیعہ قبول کرتے ہین مگر جو وجوہ انکے رونے کے بیان کرتے ہین وہ بحوالۂ کسی کتاب حضرات اہل سنت کے نہین اور نہ وہ حوالہ کسی کتاب حضرات اہل سنت کا دیتے ہین بدینوجہ انکو تحریر کرنا بیکار ہی (۲) صاحب رسالہ نے یہ نہین لکھا کہ کونسا امر جدید اسلام کے واسطے ہوا یا کونسا حکم مسلمانون کے

بارسے مین یا کسی خاص شخص کے حق مین منجانب اللہ نازل ہوا جو دین اسلام کمال
کو پہونچا ایسی حالت مین اس بات کی جستجو کرنے کی ضرورت ہوئی کہ وہ کونسا نیا حکم تھا
اور کون امر جدید تھا جو یہ آیت نازل ہوئی اور اس بارہ مین شیعون کی دلیل کس حد
تک صحیح ہی یعنی آیت یاایھا الرسول بلّغ الخ پہلے نازل ہوئی اور اوسکی تکمیل کے بعد
آیت الیوم اکملت لکم دینکم الخ نازل ہوئی اور حضرت عمر نے حضرت علیؑ کو مبارکباد دی
اور حضرت علی سے بیعت کی یا نہین لیکن اس امر کو بعد تحقیق آخر کتاب مین تحریر کرونگا
(۳) حضرت ابوبکر کے رونے پر مجھ کو بھی تعجب ہی کہ جب امر دین کمال کو پہونچا تو کل
سلمانون کو خوش ہونا چاہیے تھا جیسا کہ شیعہ اس تاریخ کو عید غدیر کے نام سے رسم
مسرت ادا کرتے ہین نہ کہ برخلاف اُس کے رونا

نتیجۂ آیت اول متعلق حضرت ابوبکر

اس رونے کو ہر صاحب اپنے خیال اور اعتقاد کے موافق جو چاہین تصور
فرماوین لیکن چونکہ عبارت شان نزول مین کوئی سبب حضرت ابوبکر کے رونے کا
نہین تحریر ہی اور مضمون آیت سے صاف صاف سُرور و مسرت پیدا ہی بدینوجہ مین
اسقدر ضرور خیال کرتا ہون کہ اگر فی الواقع حضرت ابوبکر روئے تو یہ رونا اُنکا اور
کچھ نہین تو کم سے کم بے محل ضرور ہوا

آیت دوم متعلق حضرت ابوبکر

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ

پارہ نوان سورۂ انفال رکوع از سورہ چوتھا واز پارہ اٹھارھوان پندرہ رسالہ ۱۸۳۰ء

ترجمہ

اور جب فریب کرنے لگے تجھ سے منکر کہ تجھکو قید کرین یا قتل کرین یا نکال دین –

عبارت شان نزول آیت دوم متعلق حضرت ابوبکر

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ جب حضرت کو ہجرت کا حکم ہوا صحابہ کو جدا جدا مدینہ کی طرف روانہ فرمایا بجز حضرت ابوبکر و حضرت علیؑ اور کوئی نہ رہا کفار نے حضرت کے قتل کا ارادہ کیا اور اس بات مین فکر کی جبرئیل نے اس خبر کو ظاہر کردیا حضرت نے اپنے بچھونے پر حضرت علیؑ کو سولا دیا اور حضرت ابوبکر کے ساتھ غار مین تشریف فرما ہوے خداوند تعالی نے اس حالت کو یاد دلا کر یہ آیت بھیجی

دلائل اہل شیعہ بابت آیت دوم متعلق حضرت ابوبکر

شیعہ قبول کرتے ہین کہ فی الواقع جناب رسالت پناہ نے حضرت علیؑ کو بحکم خدا اپنے فرش پر سولایا (بابت حکم خدا دیکھو روضۃ الاصفیا بمقام ذکر ہجرت) اور حضرت ابوبکر کو اپنے ہمراہ لیا مگر حضرت ابوبکر کو بحکم خدا ہمراہ لیجانا کسی کتاب سے پایا نہین جاتا اور ایک فرق یہ بھی ہی کہ حضرت ابوبکر کو غار مین سانپ نے کاٹ کھایا (دیکھو روضۃ الاصفیا مقام غار) اور حضرت علیؑ نے مہد مین کلۂ اژدر کو چیر ڈالا اور اسی وجہ سے حضرت علیؑ کا لقب حیدر کرار ہوا (دیکھو روضۃ الاصفیا ابتدای ذکر حضرت علیؑ

نتیجہ آیت دوم متعلق حضرت ابوبکر

ظاہرا اس آیت سے حضرت علیؑ کو خصوصیت حضرت کے فرش خواب پر سونے کی اور حضرت ابوبکر کو خصوصیت ہمراہی غار کی ثابت ہوتی ہی چونکہ اس آیت کی شان نزول مین حضرت علیؑ کا بھی ذکر ہی لہذا یہ آیت ذیل مین حضرت علیؑ کی بھی لکھی جاوے گی

آیت سوم متعلق حضرت ابوبکر

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ ۚ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۗ لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

پارہ دسوان سورۂ انفال رکوع ا۔ سورہ نوان وازپارہ پانچوان ہندسکہ رسالہ ۱۰ ہم

ترجمہ

نبی کو یہ سزاوار نہ تھا کہ اُسکے ہاتھ مین قیدی آوین جب تک کہ خون نہ گرے ملک مین تم چاہتے ہو فائدہ دنیا کا اور اللہ چاہتا ہی آخرت اگر نہ ہوتا حکم اللہ کا پہلے سے تو پڑتا تم پر اس لینے مین بڑا عذاب

عبارت شان نزول آیت سوم متعلق حضرت ابوبکر

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ حضرت رسالت پناہ نے درباب اسیران بدر کے ابوبکر سے پوچھا ابوبکر نے کہا یارسول اللہ اکابر و اصاغر اس قوم کے

اقارب وعشائر آپ کے ہین اگر ہر ایک بقدر طاعت واستطاعت فدیہ دیوین تو
قبول کر لیجیے شاید کسی وقت مین ہدایت سے فائز ہون عمر وسعد بن معاذ نے
عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ لوگ پیشوایان کفار ہین ہم کو فرمایئے توانکو گردنی مارین
خداوند تعالی نے تجھ کو فدیہ سے مستغنی کیا ہی حضرت صلعم نے ابو بکر کے قول پر عمل کیا
اس باب مین یہ آیت مشتمل بر عتاب نازل ہوئی

دلائل حضرات شیعہ متعلق آیت سوم بنسبت حضرت ابو بکر

شیعہ کہتے ہین کہ اس آیت وعبارت شان نزول سے صاف ظاہر ہی کہ جناب رسالت پناہ
نے حضرت ابو بکر کے کہنے پر عمل کیا خداوند عالم نے جناب رسالت پناہ کو اس عمل
کرنے پر متنبہ کیا اور آیت پر عتاب نازل کی اور چونکہ عبارت شان نزول مین نہ قبل
عمر لفظ حضرت ہی اور نہ بعد عمر علامت رض ہی بدینوجہ ثابت ہوتا ہی کہ جو عمر قتل کفار چاہتے
تھے وہ حضرت عمر بن خطاب نہ تھے غالباً عمر عاص ہون اور قرینہ بھی یہی چاہتا ہی کہ
کہ حضرت عمر بن خطاب حضرت ابو بکر کی رائے کے خلاف اپنی خواہش نہ ظاہر کرتے
دوسری دلیل حضرت عمر بن خطاب کے نہ ہونے کی یہ ہی کہ سرداران قریش کے بارہ
مین حضرت عمر بن خطاب نے قریب قریب اسی کے مشورہ دیا تھا جیسا کہ حضرت ابو بکر
نے دیا اوسپر بھی آیت مشتمل بہ غصہ نازل ہوئی جو ذیل مین آیات متعلق حضرت عمر
کے تحریر ہو گی

نتیجۂ آیت سوم متعلق حضرت ابو بکر

لہ مؤلف - جناب رسالت پناہ کی شان مین عمر وسعد بن معاذ نے جو تجھ کو کہا تو کس حد تک مناسب ہوا ۱۲

اس آیت وعبارت شان نزول سے صاف ظاہر ہو کہ جناب رسالت پناہ نے حضرت ابوبکر کے کہنے پر عمل کیا آیت پر عتاب نازل ہوئی

آیت چہارم متعلق حضرت ابوبکر

اِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا

پارہ دسوان سورۂ توبہ رکوع ۱۱ز سورہ چھٹا و ۱۱ز پارہ بارھوان ہندسہ رسالہ ۱۸۴۔

ترجمہ

اگر تم مدد نہ کروگے رسول کی تو اسکی مدد اللہ نے کی جسوقت اسکو نکالا کافرون نے دو جان سے جب دونون تھے غار مین جب کہنے لگا اپنے رفیق کو تو غم نہ کھا اللہ ہمارے ساتھ ہے

عبارت شان نزول آیت چہارم متعلق حضرت ابوبکر

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ حضرت رسالت پناہ شنبہ غرہ ربیع الاول کو مکہ سے حضرت ابوبکر کے ساتھ باہر نکلے اور غار کی طرف متوجہ ہوے اور شب کو وہین قیام فرمایا دوسرے روز کفار آنحضرت کی طلب مین مصروف ہوکر سراغ غار تک لیگئے اور غار کے دروازہ پر درخت مغیلان اُگے ہوے تھے کبوتر نے انڈے دیے تھے مکڑی نے جالا تانا تھا کفار غار پر پہونچے ابوبکر نے کہا کہ اگر مشرکون مین سے ایک بھی اپنے پاٹون کے قدم کی طرف دیکھے تو فوراً ہم کو دیکھ لیگا

حضرت نے ابو بکر سے فرمایا کہ غم مت کرو خداوند تعالی ہمارے ساتھ ہی اور خداتعالی نے اس حال کی خبر دینے کے واسطے یہ آیت بھیجی

دلائل حضرات شیعہ بابت آیت چہارم متعلق حضرت ابو بکر

ہمراہی غار و لفظ لا تحزن پر شیعہ بہت سے دلائل عقلی پیش کرتے ہین مگر چونکہ وہ بحوالہ کسی کتاب حضرات اہل سنت کے نہین لہذا اُنکا لکھنا نامناسب معلوم ہوا لیکن وہ ایک ایسی دلیل پیش کرتے ہین جس سے انکار نہین ہوسکتا اور وہ دلیل یہ ہی کہ غار مین باوجود موجودگی جناب رسالت پناہ حضرت ابو بکر اسقدر مضطرب ہوے کہ رسول اللہ کو لا تحزن کہنے کی نوبت آئی پس اگر یہ اضطراب صورتاً بشریت پر بھی تسلیم کیا جائے تو کیا حضرت علیؑ بشر نہ تھے کہ جو بلا خوف و خطر تنہا فرش خواب رسول اللہ پر آرام فرمایا اور بحوالہ روضۃ الاصفیا بمقام ذکر ہجرت بیان کرتے ہین کہ جب جناب رسالتؐ پناہ نے بحکم خداوندی بانی حضرت جبرئیل حضرت علیؑ کو اپنے فرش خواب پر چھوڑا اور کفار دولتسرائے جناب رسالتؐ پناہ مین داخل ہوے تو حضرت کی خوابگاہ پر حضرت علیؑ کو پایا تو حضرت علیؑ سے پوچھا کہ رسول اللہ کہان ہین حضرت علیؑ نے نہایت دلیری سے جواب دیا کہ مین نہین جانتا کافر پشیمان ہوکر پھرے انتہی

نتیجہ آیت چہارم متعلق حضرت ابو بکر

الحاصل لفظ لا تحزن سے تین باتین پیدا ہوتی ہین اول یہ کہ رونا باواز بلند دوم یہ کہ چپکے چپکے رونا سوم یہ کہ صرف چہرہ سے حزن و ملال کا ظاہر ہونا پس اگر حضرت

ابو بکر باآواز بلند روئے تو یہ رونا بھی محض بے محل ہوا اور اگر چپکے چپکے روئے اور کلمات یاس زبان پر لائے یا صرف چہرہ سے حزن و ملال ظاہر ہوا تو یہ تقاضاے بشریت تھا لہذا اس آیت سے حضرت ابو بکر کی دو باتون مین سے ایک بات ضرور ثابت ہوتی ہی اول زیادہ سے زیادہ رونا بے محل دوم کم سے کم تقاضاے بشریت لیکن بلند آواز سے رونے کی طرف میرا خیال نہین جاتا کیونکہ حضرت ابو بکر کو ضرور یہ خیال ہوگا کہ مبادا میری آواز سن کر کفار مطلع ہو جائین تو حضرت کو تو قتل کرین اور مجھکو بھی ایذا پہونچاوین پس اس مقام پر کہ جہان رسول اللہ کے قتل کا یقین کامل ہو تو کوئی مسلمان تو ایسا نہین کریگا مگر منافق اور منافق بھی وہ کہ جو کفار سے میل رکھتا ہو لہذا میری دانست مین حضرت ابو بکر بلند آواز سے ہرگز ہرگز نہین روئے باقی رہی خصوصیت ہمراہی غار وہ آیت دوم مین قبل ازین تحریر ہو چکی ہے

آیت پنجم متعلق حضرت ابو بکر

وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ

پارہ اٹھارھوان سورۂ نور رکوع از سورہ تیسرا و از پارہ نوان ہندسۂ رسالہ ۹۔

ترجمہ

نہ قسم کھاوین تم مین بڑائی والے اور کشایش والے اس سے کہ دیوین ناتے والون کو اور محتاجون کو اور وطن چھوڑنے والون کو اللہ کی راہ مین اور چاہیے کہ معاف کرین اور درگذر کرین کیا تم نہین چاہتے کہ اللہ تمکو معاف کرے

عبارت شان نزول آیت پنجم متعلق حضرت ابوبکر

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ ابوبکر نے قسم کھائی کہ مین اپنی خالہ کے بیٹے کے اوپر جسکا نام مسطح ہی کچھ نفقہ وغیرہ خرچ نہ کرونگا اور نہ کوئی نیک کام اُسکے ساتھ کرونگا اور سبب یہ ہوا تھا کہ اُسنے منافقون کے ساتھ ہوکر حضرت عائشہ کے اوپر بہتان باندھنے مین وہ بھی شریک تھا اللہ تعالی نے فرمایا کہ اہل فضل کو چاہیے کہ معاملہ درگذر کا کرین

دلائل حضرات شیعہ بابت آیت پنجم متعلق حضرت ابوبکر

شیعہ کہتے ہین کہ حضرت ابوبکر نے خلاف آیت ذوی القربی والمساکین الخ قسم کھائی خدا نے اُنکو متنبہ کیا باقی دلائل عقلی ہین جن مین بہت طوالت ہی لهذا نہین لکھی گئی

نتیجہ آیت پنجم متعلق حضرت ابوبکر

ظاہرا اس آیت سے یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ حضرت ابوبکر نے ایک ایسے فعل حسن کے ترک پر قسم کھائی کہ جو فعل فی الواقع آیت ذوی القربی والمساکین کے موافق تھا لهذا حضرت ابوبکر کو ترک فعل حسن اور ارتکاب فعل غیر حسن کی تنبیہ کی گئی۔

آیت ششم متعلق حضرت ابوبکر

هُوَ الَّذِی یُصَلِّی عَلَیْکُمْ وَمَلَائِکَتُهُ لِیُخْرِجَکُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَی النُّورِ وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِینَ رَحِیمًا

پارہ بائیسوان سورۂ احزاب رکوع از سورہ چھٹا واز پارہ تیسرا ہندسۂ رسالہ ۹۱۷

ترجمہ

وہی ہی جو رحمت بھیجتا ہو تم پر اور اُسکے فرشتے کہ نکالین تم کو اندھیرے سے اُجالے مین اور ہی ایماندارون پر مہربان

عبارت شان نزول آیت ششم متعلق حضرت ابو بکر

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ جب اللہ تعالی نے فرمایا کہ محمد پر خدا اور اُسکے فرشتے درود بھیجتے ہین ابو بکر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم کو بھی اس سعادت سے کچھ حصہ ملے اُنکی عرض درجۂ قبول کو پہونچی اور یہ آیت نازل ہوئی

دلائل حضرات شیعہ بابت آیت ششم متعلق حضرت ابو بکر

بحوالۂ تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی جلد ہفتم صفحہ ۴۰۶ و تفسیر بیضاوی بحوالۂ آیت قُل لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی شیعہ مظہر ہین کہ شایان درود ولائق محبت صرف محمد و آل محمد ہین اور ایمان والون پر اللہ ضرور مہربان ہی کچھ خصوصیت کسی خاص شخص کی نہین علاوہ برین خداوند عالم تیرھوین پارے سورۂ رعد مین بلا کسی کی استدعا کے فرماتا ہو اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَۃٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ جسکا پورا ترجمہ یہ مصرع ہی

یان سے ہوتی ہی خطا وان سے عطا ہوتی ہی

ہان اگر عَلَیْکُمْ کی جگہ عَلَیْكَ ہوتا اور یُخْرِجُکُمْ کی جگہ یُخْرِجُكَ ہوتا تو البتہ حضرت ابو بکر کے واسطے خصوصیت تھی اور اگر لفظ ھُوَ سے حضرت ابو بکر کی مراد کل

صحابہ سے ہی تو ضرور لفظ بالمومنین رحیما کو اُن کل صحابہ سے تعلق ہی جنکے دل خدا اور رسول خداؐ کی طرف سے صاف ہون

نتیجۂ آیت ششم متعلق حضرت ابوبکر

مضمون آیت سے تو ظاہر اکسی کی استدعا کرنا پایا نہین جاتا البتہ عبارت شان نزول سے حضرت ابوبکر کا دعا کرنا اور اُن کی دعا کا قبول ہونا پایا جاتا ہے

آیت ہفتم متعلق حضرت ابوبکر

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلٰثُونَ شَهْرًا حَتّٰى إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ٥

پارہ چھبیسوان سورۂ احقاف رکوع از پارہ اوّل و از سورہ اوّل ہندسۂ رسالہ ۱۰۸۶-

ترجمہ

اور ہم نے تاکید کی انسان کو اپنے ماں باپ سے بھلائی کی پیٹ مین رکھا اُسکو اُسکی ماں نے تکلیف سے اور جنا اُسکو تکلیف سے اور حمل مین رکھنا اُسکا اور دودھ چھوڑانا اُسکا تیس مہینہ مین یہانتک کہ جب پہونچا اپنی قوت کو اور پہونچا چالیس برس کو کہنے لگا ای رب میرے میری قسمت مین کر کہ شکر کرون تیرے احسان کا جو مجھپر کیا اور میرے ماں باپ پر اور یہ کہ کرون نیک کام جس سے تو راضی ہو

اور نیک دے مجھکو اولاد میری مین سے تو بہ کی تیری طرف اور مین ہون حکم بردار

عبارت شان نزول آیت ہفتم متعلق حضرت ابوبکر

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ مشہور یون ہی کہ ابوبکر چھ مہینے مان کے پیٹ مین رہے اور دو برس دودھ پیا اٹھارہ برس کی عمر مین جناب رسالتمآب کی خدمت مین تشریف[1] لائے اُسوقت آپ کی عمر (یعنی جناب رسالت مآب کی) بیس برس کی تھی آپ کے ایسے رفیق بنے کہ جہان آپ تشریف لیجاتے وہین وہ بھی ساتھ ساتھ جاتے جب حضرت چالیس برس کے ہوے آپ کو نبوت ملی اُسوقت حضرت ابوبکر صدیق کی عمر اڑتیس برس کی تھی آپ پر ایمان لائے تو دعا کی درگاہ خداوندی مین اللہ تعالی نے اُنکی شان مین یہ آیت نازل کی

دلائل حضرات شیعہ بابت آیت ہفتم متعلق حضرت ابوبکر

مضمون آیت سے اس آیت کو کوئی تعلق حضرت ابوبکر سے معلوم نہین ہوتا کیونکہ اس آیت کا حصۂ اول عام ہی حتی کہ یہود و نصاری و ہنود کو بھی اُنکے مذہب کے موافق اُنکے والدین کی اطاعت کرنا واجب و لازم ہے اور کرتے ہین حصۂ دوم کو علاوہ کل انسانون کے جانوران چوپایا تک سے تعلق ہی حصۂ سوم کو جناب امام حسین سے تعلق ہی کیونکہ جناب امام حسین چھ مہینے کے پیدا ہوے یا حضرت یحیی سے تعلق ہی کہ وہ حضرت بھی چھ مہینے کے پیدا ہوے حضرت ابوبکر کے چھ

[1] اس مقام پر تشریف لانا تحریر کرنا نہایت ہی موزون و مناسب ہوا واہ سبحان اللہ ماشاء اللہ ۱۲ شیعہ۔

مہینے کے پیدا ہونے کی بابت عبارت شان نزول مین صرف اسقدر تحریر ہی کہ مشہور
یون ہی کہ حضرت ابوبکر چھ مہینے مان کے پیٹ مین رہے اس چھ مہینے کی بابت کوئی
حدیث بھی مقبول فریقین نہین معلوم ہوتی ہی حصۂ چہارم کو صرف جناب رسالتمآب ص
سے تعلق معلوم ہوتا ہی کیونکہ جناب رسالت پناہ ص چالیس برس کی عمر مین مبعوث
برسالت ہوے اُسوقت آپ نے غالبًا یہ دعا درگاہ الٰہی مین کی ہو آیت مین
بَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً صاف موجود ہی اور عبارت شان نزول مین یہ الفاظ تحریر ہین
"اُسوقت حضرت ابوبکر صدیق کی عمر اڑتیس برس کی تھی آپ پر ایمان لائے تو دعا کی"
پس لفظ بَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً سے صاف ظاہر ہی کہ یہ آیت اُسکے حق مین ہی جس کی
عمر چالیس برس کی ہو نہ اُسکے حق مین جسکی عمر اڑتیس برس کی ہو اور یہی دعا یعنی
من ابتداے قال لغایت ترضاہ حضرت سلیمان نے اپنے واسطے درگاہ خدا مین
کی دیکھو پارہ ۱۹ سورہ نمل بعد اسکے حضرت سلیمان ع نے کہا وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ
فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ اور جناب رسالتمآب ص نے لفظ ترضاہ کے بعد یہ عرض
کی اَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ الخ اور واقعی جناب رسالت پناہ ص کی ذریت ایسی صالح
ہوئی کہ ایسی صالح کسی اور نبی کی اولاد نہین ہوئی حتی کہ بعد نبوت امامت ذریت
رسول اللہ ص مین رہی جسکے حضرات اہل سنت بھی قائل ہین اور اب بھی قائم ہی منجملہ
ذریت رسول اللہ ص کے ایک جناب امام حسین ع کی ذات بابرکات سے بقاء دین اسلام ہی

سر داد نداد دست در دست یزید		واللہ بناے لا الٰہ است حسین

جناب امام حسین ع پر راہ خدا مین وہ ظلم وستم ہوے کہ زمانہ کن فیکون سے اُسوقت
تک کسی پر نہین ہوی اور اُس امام مظلوم نے باوجود اختیار وہ صبر کیا کہ ابتداے

خلقت حضرت ابوالبشر سے کسی نے ایسا صبر نہین کیا۔ اس آیت کے کسی لفظ سے یہ
نہین ثابت ہوتا کہ حضرت ابو بکر یا کوئی اور شخص اٹھارہ برس کی عمر مین جناب رسالت پناہ
کی خدمت مین حاضر ہوے یا حاضر ہوا اور نہ یہ ثابت ہوتا ہی کہ قبل بعثت ابو بکر یا
اور کوئی شخص جناب رسالت پناہ کی خدمت مین حاضر رہے یا حاضر رہا اور جبکہ
عبارت آیت سے اس آیت کا کوئی تعلق حضرت ابو بکر سے نہین پایا جاتا تو پھر
سمجھ مین نہین آتا کہ اس آیت کی شان نزول مین بلا دلیل کیون اسقدر عبارت طویل
متعلق حضرت ابو بکر تحریر کردی گئی اور بفرض محال اگر یہ عبارت تھوڑی دیر کے
واسطے مان بھی لی جاوے تاہم حضرت علیؑ سے زیادہ خصوصیت و قربت نہین ہو سکتی
کیونکہ بموجب کتب حضرات اہل سنت جناب رسالت پناہ نے زمانۂ طفلی مین قبل از
شیر مادر گرامی اپنی زبان مبارک چوسائی حضرت علیؑ کی ولادت کا مقام خانہ کعبہ
ہی (دیکھو ذکر الشہادتین صفحہ ۳۱ و ۳۲) جوانی مین حضرت علیؑ ہر لڑائی مین اپنے برادر
از جان بہتر بر سینہ سپر رہے آن واحد بھی حضرت کو نرغۂ کفار خونخوار مین تنہا چھوڑ کر
مثل دیگر صحابہ کے معاذاللہ فرار کو اختیار نہین کیا عین خانۂ کعبہ مین بذریعۂ معراج
دوش رسول خدا بڑے بڑے بتون کو توڑا حضرت علیؑ کے آغوش مطہر مین جناب
رسولؐ خدا کا انتقال ہوا جناب رسالت پناہ نے بارہا حضرت علیؑ کو لحمک
لحمی و دمک دمی فرمایا دیا بابت ہر دو فقرۂ آخر دیکھو ذکر الشہادتین صفحہ ۳۱ و ۳۲)
روز مباہلہ حق تعالی نے حضرت علیؑ کو نفس رسولؐ فرمایا اور عبائے رسولؐ مین جگہ
دیکر داخل آیۂ تطہیر فرمایا (دیکھو آیۂ مباہلہ و صحیح مسلم جلد دوم مطبوعۂ دہلی صفحہ ۲۷۸
سطر ۲۳) حضرت علیؑ کی شان مین جنگ احد و حنین مین ندائے غیب آئی لا فتی الا علی

لاسیف الا ذوالفقار (دیکھو ازالۃ الخفا و مدارج النبوۃ)

نتیجہ آیت ہفتم متعلق حضرت ابوبکر

اب مین حضرات شیعہ کی تقریر کو زیادہ لکھنا نہین چاہتا مضمون آیت و عبارت شان نزول و دلائل حضرات شیعہ ناظرین ملاحظہ فرما کے خود اپنی اپنی راے کے موافق نتیجہ الصافی نکال سکتے ہین لیکن مین بموجب اپنی تحریر سابق کے اس عبارت رسالہ شان نزول کو ضرور حضرت ابوبکر کے متعلق خیال کر کے یہ نتیجہ نکالتا ہون کہ بموجب عبارت شان نزول صرف اسقدر پایا جاتا ہی کہ اٹھارہ برس کی عمر مین حضرت ابوبکر جناب رسالت پناہ کی خدمت مین حاضر ہوے جب حضرت مبعوث برسالت ہوے تو حضرت ابوبکر کی عمر اڑتیس برس کی تھی تاریخ حاضری سے یوم بعثت تک حضرت ابوبکر بیس برس جناب رسالتؐ پناہ کی خدمت مین حاضر رہے

آیت ہشتم متعلق حضرت ابوبکر

وَالْعَصْرِ ۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

پارہ تیسوان سورہ والعصر ہندسہ و رسالہ ۱۳۰۳

ترجمہ

قسم ہو اُترتے دن کی مقرر انسان پر ٹوٹا ہی مگر جو یقین لائے اور کیے کام بھلے

اور ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہین ساتھ حق کے اور ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہین ساتھ صبر کے

عبارت شان نزول آیت ہشتم متعلق حضرت ابوبکر

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ ابو الاسد نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ تم نے بڑا نقصان اور ٹوٹا حاصل کیا کہ اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ دیا اور بتون کے پوجا کو ترک کیا آپ نے اُسکے جواب مین فرمایا کہ وہ شخص نقصان اور ٹوٹے مین نہین کہ جو اللہ اور اُسکے رسول کی تابعداری اور فرمانبرداری کرتا ہی بلکہ ٹوٹے مین وہی ہی جو بتون کی عبادت کرتا ہے

دلائل حضرات شیعہ بابت آیت ہشتم متعلق حضرت ابوبکر

بیشک ٹوٹے مین منکر و منافقین ہین باقیماندہ سورہ کی عبارت مین وہ کل ایماندار داخل ہین جنھون نے مضمون آیت کے موافق کیا اور کچھ اسی آیت پر منحصر نہین کیونکہ خداوند عالم پارہ والمحصنٰت سورہ نسا مین فرماتا ہی وَمَنْ یَّتَّخِذِ الشَّیْطٰنَ وَلِیًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِیْنًا ٥ اور علاوہ اس آیت کے اکثر مقام پر قرآن مجید مین لفظ خسارہ اُنھین لوگون کے بارہ مین خداوند عالم نے فرمائی ہی جو بے راہ تھے پس حضرت ابوبکر نے بھی بموجب حکم خداوند عالم خسارے والا اُنھین کو کہا کہ جو منکر و منافق تھے

لہ ترجمہ جو کوئی پکڑے شیطان کو رفیق اللہ کو چھوڑ کر وہ ڈوبا صریح نقصان مین ۱۲

نتیجۂ آیت ہشتم متعلق حضرت ابوبکر

میری دانست مین حضرت ابوبکر نے ابو الاسد کو مسالکت جواب دیا۔

آیات قرآنی جنکا حضرت عمر سے تعلق ہی اور وہ تعداد مین صرف چار ہین

آیت اول متعلق حضرت عمر

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

پارہ ساتوان سورۂ انعام رکوع از سورہ چھٹا و از پارہ بارھوان ہندسہ رسالہ ۲۸۵۔

ترجمہ

نہ ہانک اُن لوگون کو جو پکارتے ہین اپنے رب کو صبح اور شام اور چاہتے ہین اپنے رب کا مُنہ نہین ہی تجھپر کچھ اُنکا ذمہ اور نہ تیرا ذمہ اُنپر اگر تو اُنکو ہانکے تو تو ہو جاوے ظالمون سے

عبارت شان نزول آیت اول متعلق حضرت عمر

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ سرداران قریش نے جناب رسالتمآب صلعم

سے کہا کہ ہمیشہ تیری مجلس مین فقیر و غلام رہتے ہین مانند ابن مسعود و عمار و صہیب

اور مانند انکے اگر ان غلامون اور مفلسون کو اپنی مجلس سے دور کرے تو ہم تیرے

پاس نشست و برخاست کرین اور باتین دین کی سنین عمر نے کہا کہ یا رسول اللہ

انکی آرزو قبول فرما تا دیکھین کہ کام رؤساے عرب کا کیسا انجام پاوے حضرت م

نے قبول فرمالیا خداوند تعالی نے حضرت کو منع فرمایا کہ درویشون کو مت نکالو۔

اور اس باب مین آیت مشتمل بہ غصہ نازل فرمائی۔

دلائل حضرات شیعہ بابت آیت اول متعلق حضرت عمر

یہ عجب واقعہ ہے کہ تحت آیت اِنَّا وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ الخ حضرت ابو بکر کی نسبت تو لکھا

جائے کہ اٹھارہ برس کی عمر مین جناب رسالت پناہ کی خدمت مین تشریف لائے

اور جناب رسالت پناہ کی شان مین ایک جگہ "تیری مجلس مین" اور ایک جگہ "دور

کرے" اور ایک جگہ "تیرے پاس" لکھا جاوے سبحان اللہ ماشاء اللہ اگر یہ کہا

جائے کہ رؤساے قریش نے یہی الفاظ کہے تھے تو لکھنے والے کو تعظیم و مراتب

رسول اللہ کا خیال رکھنا چاہیے تھا یا یہ کہا جاوے کہ زبان عربی کا لفظی ترجمہ کیا

گیا تو ترجمہ محاورۂ زبان اردو مین تہذیب کے ساتھ کرنا چاہیے تھا پس اگر "تیری

مجلس مین" کی جگہ "آپ کی مجلس مین" اور "دور کرے" کی جگہ "دور کر دیجیے" اور بعوض

"تیرے پاس" کے "آپ کی خدمت مین" لکھا جاتا تو کون امر مانع تھا یا کیا قباحت

تھی۔ ایک نشد دو شد حضرت ابو بکر کے کہا ماننے پر اس حد کی آیت پر عتاب نازل

ہوئی کہ خداوند عالم نے لَمَسَّکُمْ فِیْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ فرمایا اور حضرت عمر کے

کہا ماننے پر اس حد کی آیت مشتمل بہ غصہ نازل ہوئی کہ اللہ جلشانہ نے فتکونا من الظالمین فرمایا اب اسکے بعد غالباً جناب رسالت پناہ نے ان دونوں صاحبوں کے کہنے پر عمل نہ کیا ہو اور حضرت عمر کے کہنے پر تو شامل کرنا صلح حدیبیہ سے ظاہر ہے کہ حضرت عمر نے جناب رسالت پناہ پر غصہ بھی کیا اور ناراض بھی ہوے اور اُس صلح پر اعتراض بھی کیا یہانتک کہ بقول خود رسالت رسول میں ایسا شک کیا جو کبھی نہ کیا تھا مگر جناب رسالت پناہ نے کچھ بھی خیال نہ فرمایا اور صلح کرلی اور قائم رکھی (ہر چہار امور متذکرۂ بالا کی بابت دیکھو صحیح بخاری مطبوعہ بمبئی ۱۲۹۸ھ صفحہ ۳۸۰ و ۷۰۱) اب ہم چار سوال کرتے ہین یکم کیا اسلام اسی کا مقتضی ہی کہ رسول اللہ پر غصہ کیا جاوے دوم کیا تقاضاے اسلام یہی ہی کہ رسول اللہ سے کوئی صحابی ناراض ہو سوم کیا شان و تہذیب اسلام یہی ہی کہ رسول اللہ کے فعل پر کوئی صحابی معترض ہو چہارم کیا اسلام کو شرع مبین یہی حکم دیتی ہی کہ رسالت رسول مین شک کیا جاوے اور شک بھی ایسا کہ مثل اُسکے کبھی نہ کیا گیا ہو پس اگر ایسے افعال اور ایسے شکوک بنسبت رسول اللہ کے کسی صاحب اسلام کو شرع شریف مین جائز ہین تو پھر مطیع کس کو کہین گے اور مومن و منافق مین کیا فرق ہی اور اگر یہ افعال و شکوک خلاف طریقۂ اسلام ہین تو جو شخص ایسے افعال کا مرتکب ہو وہ حضرات اہل سنت کے نزدیک کس حد تک دائرۂ اسلام مین رہ سکتا ہے

نتیجہ آیت اول متعلق حضرت عمر

ظاہر اس آیت سے یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ جناب رسالت پناہ بموجب حضرت عمر کے

کہنے کے درویشون کے نکالنے پر رضامند ہوگئے خداوند عالم نے آیت مشتمل
بہ غصہ نازل فرما کے جناب رسول اللہ صلعم کو متنبہ فرمایا۔

آیت دوم متعلق حضرت عمر

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ وَالَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ
مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ وَحِیْنَ
تَضَعُوْنَ ثِیَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِیْرَةِ

پارہ اٹھارھواں سورۂ نور رکوع از سورہ آٹھوان و از پارہ چودھوان ہندسۂ رسالہ ۷۷۔

ترجمہ

اے ایمان والو اجازت لیکر آوین تم سے تمھارے ہاتھ کے مال (یعنی لونڈی غلام)
اور جو نہین پہونچے تم مین عقل کی حد کو تین بار قبل نماز صبح بعد نماز عشا اور جب
اُتارتے ہو تم اپنے کپڑے دوپہر کو

عبارت شان نزول آیت دوم متعلق حضرت عمر

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ حضرت نے غلام انصاری مدلج
نام کو حضرت عمر کے بلانے کے واسطے بھیجا دوپہر کے وقت مدلج بن عمر بلا اجازت
حضرت عمر کے گھر مین چلا گیا آپ اپنی بی بی کے ساتھ مشغول تھے آپ کو غلام کا
اندر آنا بہت ناگوار معلوم ہوا اور فرمایا کیا خوب ہوتا کہ اللہ تعالی حکم دیتا کہ کوئی
شخص بلا اجازت کسی کے گھر مین نہ جاوے تھوڑی دیر کے بعد آپ خدمت

نبوی مین تشریف لائے یہ آیت نازل ہوئی

دلائل حضرات شیعہ بنسبت آیت دوم متعلق حضرت عمر

دیکھیے حاضر ہونے کی جگہ پھر وہی تشریف لانا تحریر کیا گیا اور در بارۂ مشغولیت
حضرت عمر مظہر ہین کہ حضرت عمر نے اتنی بھی اس بارۂ خاص مین احتیاط نہین کی
کہ جتنی احتیاط اس ملک مین اس زمانہ کے بے احتیاط کرتے ہین یعنی اس
ملک مین اس زمانہ مین یہ دستور ہی کہ اگر بازاری عورتین و آوارہ مزاج مرد دن
کو آپس مین مشغول ہوتے ہین تو اگر وہ گھر مین تنہا ہوتے ہین تو گھر کا دروازہ بند
کر لیتے ہین اور اگر گھر مین اُنکے عزیز و اقارب ہوتے ہین تو وہ اُس حجرہ کا دروازہ
بند کر لیتے ہین کہ جس حجرہ مین وہ کسی کے ساتھ مشغول ہوتے ہین اور اگر حجرہ مین
دروازہ نہ ہو تو وہ اُس حجرہ مین پردہ ڈال لیتے ہین تاکہ اُنکو کوئی دوسرا شخص
ایسی حالت مین مصروف و مشغول نہ دیکھے اور حضرت عمر دن دہاڑے کھلے دروازہ
اپنی بی بی کے ساتھ مشغول ہوے جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ مدلج نے حضرت عمر کو ایسی
حالت مین دیکھا کہ جو حضرت عمر کو بہت ناگوار ہوا علاوہ برین قبل ازین اسی پارہ
اور اسی سورہ مین یہ آیت تحریر ہی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ
حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَھْلِھَا جسکا یہ مطلب ہی کہ اے صاحبان ایمان بجز اپنے
گھر کے کسی غیر کے گھر مین نہ جایا کرو تاوقتیکہ بول چال نہ کر لو جس سے معلوم ہو جائے
کہ فلان شخص آتا ہی اور یہ آیت عام اشخاص کے واسطے ہی پھر نہین معلوم کہ
حضرت عمر نے یہ خیال کیون کیا اور جس آیت کی نسبت عبارت شان نزول مین یہ

لکھدیا گیا ہی کہ یہ آیت حضرت عمر کے خیال پر نازل ہوئی وہ خاص اپنے غلامون اور لڑکون کے بارہ مین ہی مدلج غلام رسول اللہ کا تھا حضرت عمر کا نہ تھا جو عبارت شان نزول مین حضرت عمر کا تعلق لکھدیا گیا چنانچہ ثعلبی در تفسیر خود آورده که زن انصاریہ بجانب نبوت مآب آمده بموقف عرض رسانید که در خانہای خود نصفتی می باشم که نمی خواہم که ہیچ کس مارا بران حالت به بیند و ناگاه یکی از کسان ما بخانۂ ما در می آمد و مارا نه بوجهی که شاید می بیند حق تعالی آیت فرستاد که در خانۂ کسان بی اذن ایشان در نیائید پس جبکہ یہ آیت نازل ہوچکی تھی تو پھر مدلج کو اس آیت کے خلاف کوئی وجہ نہ تھی کہ بلا بول چال کے اور سلام کیے دڑانہ حضرت عمر کے گھر مین چلا جاتا

نتیجۂ آیت دوم متعلق حضرت عمر

اس واقعہ اور عبارت شان نزول سے دو نتیجے نکلتے ہین اول یہ کہ حضرت عمر نے اپنی بی بی کے ساتھ مشغول ہونے مین اتنی بھی احتیاط نہین کی کہ جتنی احتیاط اس ملک مین بے احتیاط لوگ کرتے ہین دوسرے یہ کہ حضرت عمر کی دعا کا قبول ہونا بھی پایا جاتا ہی

آیت سوم متعلق حضرت عمر

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا

پارہ بائیسوان سورۂ احزاب رکوع ۸ از سورہ ساتوان و از پارہ پانچوان منہ ۲۳ رسالہ ۲۱ و ۹ و ۲۲ و ۹

ترجمہ

وہ لوگ جو تہمت لگاتے ہین مسلمان مردون کو اور مسلمان عورتون کو بن کیے کام کے تو اُٹھایا اُنھون نے بوجھ جھوٹھ کا اور صریح گناہ

عبارت شان نزول آیت سوم متعلق حضرت عمر

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ حضرت عمر نے ایک لونڈی خوبصورت کو دیکھا کہ بدکاری کی طرف مائل تھی آپ نے اُسکو برا بھلا کہا بلکہ جھڑکا لونڈی نے شکایت اپنے مالک سے کی اُس بے ادب گستاخ نے حضرت عمر کی شان مین بیہودہ باتین کہین اُسکی شان مین یہ آیت نازل ہوئی۔

دلائل حضرات شیعہ بابت آیت سوم متعلق حضرت عمر

اس آیت کے صاف صاف ظاہری یہ معنی ہین کہ جو لوگ مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کو تہمت لگاتے ہین بن کیے کام کے تو اُٹھایا اُنھون نے بوجھ جھوٹھ کا اور صریح گناہ اور عبارت شان نزول سے بھی پایا جاتا ہی کہ حضرت عمر نے اس طرح لونڈی کو مشغول بہ بدکاری نہین دیکھا جیسا کہ مدلج نے حضرت عمر کو اپنی بی بی سے امر جائز مین مشغول دیکھا عقل قبول کرتی ہی کہ لونڈی کسی شخص سے بے تکلفانہ باتین کرتی ہو اور اُسکو حضرت عمر نے مائل بہ بدکاری تصور فرمایا ہو اور اس امر کا بھی ظن غالب ہوتا ہی اور عقل سلیم قبول کرتی ہی کہ اگر وہ لونڈی بدکاری کی طرف مائل ہوتی تو حضرت عمر کی تنبیہہ پر نادم و پشیمان ہو کر سکوت کرتی نہ یہ کہ

اپنے مالک سے اُلٹی شکایت بیجا کرتی اور جبکہ حضرت عمر نے لونڈی کو بدکاری
کی طرف مائل پایا تو ضرور ہو کہ کسی مرد کے ساتھ پایا ہو گا حضرت عمر نے اُس مرد کو
کچھ نہ کہا ایسی حالت مین گمان قوی ہوتا ہو کہ وہ مرد لونڈی کی بے تکلفانہ باتین
سنتا ہو گا اور خودچپ کھڑا ہو گا اگر وہ مرد بھی مثل لونڈی کے مائل بہ بدکاری ہوتا
تو حضرت عمر اُس مرد کو بھی کچھ ضرور فرماتے ظاہرا معلوم ہوتا ہو کہ حضرت عمر نے
لونڈی کی بے باکانہ باتون کو مائل بہ بدکاری تصور فرمایا اور بالفرض اگر وہ لونڈی
بدکاری کی طرف مائل بھی ہو گی تو کسی گوشۂ تنہائی مین نہ بہ کہ گذرگاہ عام و منظر
عام و سر بازار پس حضرت عمر کو ایسی جگہ جانے کی کیا ضرورت تھی انچہ برخود پسندی
بہ دیگر ہم مپسند حضرت عمر کو مدلج کے معاملہ پر اور اپنی حالت ناگواری پر غور کر کے
سکوت فرمانا تھا اور لفظ مومنات و بغیر ما اکتسبوا سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہو کہ عجب
نہین کہ وہ لونڈی مومنہ ہو پس اگر وہ لونڈی مومنہ تھی اور حضرت عمر کو دھوکا ہوا
تو مضمون آیت سے صاف پایا جاتا ہو کہ یہ آیت حضرت عمر کی تنبیہ کے واسطے
نازل ہوئی اور لفظ مومنین و بغیر ما اکتسبوا سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہو کہ بموجب
شکایت کنیز مالک کنیز نے حضرت عمر کو کسی ایسے فعل خلاف وضع کا اتہام لگایا
جو حضرت عمر نے نہین کیا تھا یا وہ الزام لگایا کہ جس سے حضرت عمر مبرا تھے لہذا
اُس بے ادب گستاخ کے بارے مین یہ آیت نازل ہوئی

نتیجۂ آیت سوم متعلق حضرت عمر

گو کہ دلائل شیعہ قرین صواب ہون مگر ہمین یہ نتیجہ نکالتا ہون کہ عجب نہین کہ لونڈی کو

بدکاری کی طرف مائل ہونے کا حضرت عمر کو دھوکا ہوا اور مالک کنیز نے فی الواقع حضرت عمر کو اُن الزامات کا اتہام لگایا کہ جن سے حضرت عمر مبرّا تھے بدیں وجہ یہ آیت اسکے بارہ مین نازل ہوئی

آیت چہارم متعلق حضرت عمر

وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

پارہ پچیسوان سورۂ شوریٰ رکوع ۴ از سورہ چوتھا واز پارہ پانچوان ہندسۂ رسالہ ۱۰۵۰-

ترجمہ

اور جنھون نے حکم مانا اپنے رب کا اور کھڑی کی نماز اور انکا کام ہی مشورے سے آپس کے اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہین

عبارت شان نزول آیت چہارم متعلق حضرت عمر

یہ آیت مطابق حال حضرت عثمان کے ہے اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ جب عمر دولت اسلام سے مشرف ہوئے کفار مکہ نے اُنکو گالیان دین جب اُنھون نے غصہ کو پی لیا اور اُنکی بدگوئی کی طرف کچھ خیال نہ فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے اُنکے حق مین یہ آیت بھیجی

دلائل حضرات شیعہ بابت آیت چہارم متعلق حضرت عمر

اس آیت مین کوئی لفظ ایسا نہین ہی جسکے یہ معنی ہون کہ غصہ کو پی گئے غصہ کو پی لینے کے لیے اَلْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ اور بدی سے درگذر کے واسطے وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ قرآن مجید مین موجود ہی (دیکھو پارۂ چہارم سورۂ آل عمران) اس مین حکم خدا پر عمل کرنے اور نماز پڑھنے اور مشورے سے کام کرنے کا اور راہ خدا مین دینے کا ذکر ہی اس آیت کا اُن الفاظ پر سایہ بھی نہین پڑا جو عبارت شان نزول مین تحریر مین یہ ظاہر ہی کہ بموجب آیۂ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی کوئی فعل رسول اللہ کا بلا حکم خدا نہین پس حکم خدا پر عمل کرنا اور مشورے سے کام کرنا حضرت عمر کا صلح حدیبیہ سے ظاہر ہی اور حضرت عمر کا خدا کی راہ مین دینا بھی تمام رسالہ مین کسی آیت کے تحت مین نہین لکھا پس خدا کی راہ مین دینا بھی حضرت عمر کا تمام رسالۂ شان نزول سے پایا نہین جاتا بظاہر اس آیت کو یقیناً وحتماً وجزماً حالات جناب رسالت پناہ اور اُنکی آل طاہرہ سے تعلق ہی کیونکہ جسقدر حکم خدا کی تعمیل اور نماز اور راہ خدا مین دینا اور مشورے سے کام کرنا جناب رسول خدا اور اُنکی آل طاہرہ نے کیا اور دیا ایسا نہ کسی نے کیا اور نہ دیا اور نہ کر سکتا ہی اور نہ دے سکتا ہی لہذا اس آیت کو حضرت عمر سے کوئی تعلق نہین معلوم ہوتا

نتیجہ آیت چہارم متعلق حضرت عمر

گو کہ مطابق مضمون آیت شیعونکی دلیل بہت قوی ہی مگر مین بموجب عبارت شان نزول یہ نتیجہ نکالتا ہون کہ حضرت عمر کو کفار نے گالیان دین مگر حضرت عمر نے اُنکی بدگوئی کی طرف کچھ خیال نہ فرمایا

آیات قرآنی جنکا تعلق حضرت عثمان سے ہو اور وہ تعداد مین

صرف تین ہین

آیت اول متعلق حضرت عثمان

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

پارہ تیسرا سورہ بقر رکوع از سورہ چھتیسواں واز پارہ چوتھا ہندسہ رسالہ ۹۰

ترجمہ

اور مثال اُنکی جو خرچ کرتے ہین مال اپنے اللہ کی خوشی چاہ کر اور اپنا دل ثابت کر کے جیسے ایک باغ ہو بلندی پر اور اسپر پڑا مینھ تو لایا اپنا پھل دونا پھر اگر نہ پڑا اُسپر مینھ تو اوس ہی پڑی اور اللہ تمھارے کام دیکھتا ہو

عبارت شان نزول آیت اول متعلق حضرت عثمان

سبب نزول اس آیت کا یہ ہوا تھا کہ حضرت عثمان بن عفان نے جنگ تبوک مین لشکر اسلام کو ہزار گھوڑون سے مع زین جامہ کے امداد کی اُس مین نوسو پچاس عربی گھوڑے اور پچاس اونٹ تھے اور حضرت عبداللہ بن عوف نے چار ہزار درہم نقد دیے اللہ تعالی نے اُن کی شان مین یہ آیت بھیجی

دلائل حضرات شیعہ بابت آیت اول متعلق حضرت عثمان

شیعہ یہ کہتے ہین کہ اگر حضرت عثمان نے ایسا کیا جیسا کہ عبارت شان نزول مین لکھا ہی تو حضرت عثمان نے بہت اچھا کام کیا

راے مؤلف بابت آیت اول متعلق حضرت عثمان

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

عبارت شان نزول سے مین یہ نتیجہ نکالتا ہون کہ حضرت عثمان اُسوقت تک ظاہر مین بھی غنی تھے اور دل کے بھی غنی تھے اور ترقی خواہ و خیر خواہ اسلام بھی تھے

آیت دوم متعلق حضرت عثمان

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُکَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ

پارہ آٹھوان سورۂ اعراف رکوع از سورہ پانچوان داز پارہ بارھوان ہندسہ رسالہ ۳۳۵-

ترجمہ

اور جو لوگ ایمان لائے اور کام کیے اچھے نہین تکلیف دیتے ہم کسی کو مگر اُس کی طاقت پر یہ لوگ رہنے والے ہین بہشت کے اور بیچ اُسکے ہمیشہ رہین گے

عبارت شان نزول آیت دوم متعلق حضرت عثمان

یہ آیت ہی کہ شان مین حضرت عثمان و علی و طلحہ و زبیر کے نازل ہوئی ہے

دلائل حضرات شیعہ بابت آیت دوم متعلق حضرت عثمان

عبارت شان نزول مین یہ نہین تحریر ہی کہ یہ آیت کس فعل پر ان حضرات کے نازل ہوئی اور نہ اس آیت سے کسی کی کوئی خصوصیت پائی جاتی ہی ظاہرا اس آیت کا تعلق اُن کل اشخاص سے پایا جاتا ہی کہ جو صاحب ایمان تھے اور جنکے عمل نیک تھے

راے مؤلف بابت آیت دوم متعلق حضرت عثمان

گو کہ عبارت رسالہ شان نزول مین یہ نہین تحریر ہی کہ یہ آیت کس فعل پر ان حضرات کے نازل ہوئی مگر مین بموجب اپنی تحریر سابق کے ان حضرات کے متعلق اس آیت کو لکھونگا اور چونکہ عبارت شان نزول سے اس آیت کو حضرت علی سے بھی تعلق ہو لہذا یہ آیت ذیل مین حضرت علی کے نام کے بھی لکھی جاے گی

آیت سوم متعلق حضرت عثمان

فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدٰاهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ

پارہ تیئیسوان سورۂ زمر رکوع از سورہ دوسرا و از پارہ بارھوان ہند سند رسالہ ۹۹۵-

ترجمہ

سو تو خوشی سنا میرے بندون کو جو سنتے ہین بات پھر چلتے ہین اُسکی نیکی پر وہی ہین

جنکو راہ دی اللہ نے اور وہی ہین عقل والے

عبارت شان نزول آیت سوم متعلق حضرت عثمان

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ جب حضرت ابوبکر صدیق دولت اسلام سے مشرف و سرفراز ہوے عشرۂ مبشرہ کے چھ آدمیون نے اُن سے حقیقت اسلام کو دریافت کیا اور فوراً مسلمان ہوگئے اور وہ چھ آدمی یہ ہین عثمان[۱] و طلحہ[۲] و زبیر[۳] خداوند عالم نے اُنکے باب مین یہ آیت نازل کی (عبارت شان نزول مین صرف یہی تین نام تحریر ہین)

دلائل حضرات شیعہ بابت آیت سوم متعلق حضرت عثمان

بقول حضرت عمر و حضرت عائشہ اس آیت کو حضرت عثمان سے اسوجہ سے تعلق نہین معلوم ہوتا کہ اس آیت مین لفظ اولوا الالباب موجود ہی جسکا ترجمہ قرآن مجید مین "عقل والے" لکھا ہی یعنی عقلمند لوگ اور حضرت عمر نے اپنے زمانہ مین حضرت عثمان کو ضعیف الراے کہا ہی (دیکھو تاریخ الکامل ابن اثیر جلد دوم صفحہ ۲۸ فی قصۃ الشوری) اور حضرت عائشہ حضرت عثمان کو شیخ احمق فرماتی تھین (دیکھو تاریخ خلفاسے کرام صفحہ ۲۳۰) پس اگر حضرت عثمان اس آیت مین داخل ہوتے تو ہرگز ہرگز حضرت عمر حضرت عثمان کو خلاف آیت قرآن مجید ضعیف الراے نہ فرماتے اور نہ حضرت عائشہ شیخ احمق فرماتین اور اگر فی الواقع حضرت عثمان اس آیت مین داخل ہین تو حضرت عمر اور حضرت عائشہ پر یہ الزام آتا ہی کہ ان دونون صاحبون نے ایک ایسے بزرگ کو

کہ جسکو خداوند عالم اپنے کلام مجید مین عقلمند فرماوے اُسکو حضرت عمر ضعیف الرائے

اور حضرت عائشہ شیخ احمق فرماوین

بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

رائے مؤلف بابت آیت سوم متعلق حضرت عثمان

عبارت رسالہ سے حضرت عثمان وطلحہ وزبیر کا صرف ایمان لانا پایا جاتا ہے

رسالہ شان نزول مین ایک آیت میری نگاہ سے گذری جو شان مین حضرت عمار کی ہی گوکہ اس آیت کو کوئی تعلق اثبات استحقاق ولیاقت خلافت بلا فصل سے نہین مگر اس آیت سے تقیہ کرنا ثابت ہوتا ہی اور جواز تقیہ کی بابت مابین حضرات اہل سنت وشیعہ بہت بڑا اختلاف ہی لہذا یہ آیت بغرض رفع اختلاف واشتباہ تحریر کی جاتی ہی

آیت قرآن متعلق بہ تقیہ

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

پارہ چودھوان سورہ نحل رکوع از سورہ چودھوان واز پارہ بیسوان ہندسہ رسالہ ۶۰۷

ترجمہ

جو کوئی منکر ہوا اللہ سے یقین لانے کے بعد مگر وہ نہین جبیر زبردستی کی اور اُسکا دل برقرار ہی ایمان پر لیکن جو کوئی دل کھول کر منکر ہوا تو اُنکو غضب ہی اللہ کا اور اُنکو

بڑی مار ہے

عبارت شان نزول آیت تقیہ

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ جب حضرت نے قریش کے آلہۂ باطلہ سے تعرض فرمایا تو قریش نے اُن غریب صحابہ کو ایذا دینی شروع کی جو کوئی حمایت نہ رکھتے تھے جیسا کہ حضرت بلال حضرت عمار اور اُنکے باپ یاسر اور اُنکی والدہ سمیہ اور کفار عرب صحابہ سے کہتے کہ تم کفر کی طرف رجوع کرو اُس جماعت صحابہ نے اسی طریقہ مین جفاے قوم اختیار کرکے صبر کیا یہان تک کہ حضرت عمار کے والدین شہید ہوے اور حضرت عمار بہ سبب ناطاقتی وضعیفی کے ایذا نہ اُٹھا سکے اور وہ کلمہ کہا کہ جو قریش کہتے تھے یعنی بل آمنت بالجبت والطاغوت (دیکھو تفسیر حسینی وتفسیر مدارک) جب جناب رسالت مآبؐ کو یہ خبر پہونچی حضرت نے فرمایا ایسا نہین بلکہ عمار سر سے پانوٗن تک ایمان سے بھرا ہوا ہی خداوند تعالی نے اُنکی تصدیق کو یہ آیت بھیجی

عبارت تفسیر ملا جلالین بابت آیت تقیہ

لیکن اگر بوجہ کسی خوف کے از راہ تقیہ زبان سے اقرار دوستی کا کرلیا جاوے اور دل مین بغض اور دشمنی رہے تو اسکا کچھ حرج نہین

راے مؤلف بابت آیت تقیہ

علاوہ بریں صحیح بخاری کے صفحہ ۱۰۱۷ سطر ۲۶ وصفحہ ۱۰۱۸ سطر ۳ واکسیر ہدایت
ترجمہ کیمیاے سعادت کے صفحہ ۳۱۵ ومالابد منہ کے صفحہ ۱۳۱ سطر ۱۱ مین بھی جواز
تقیہ کی بابت تحریر ہے علاوہ کتب حضرات اہل سنت مسطورۂ بالا کی آیت ہذا
سے صاف ثابت ہو کہ حضرت عمار نے بظاہر کلمۂ کفر کہا مگر دل سے نہین کہا اور انکی
نسبت جناب رسالت پناہ ارشاد فرماتے ہین کہ عمار سر سے پاؤن تک ایمان سے
بھرا ہوا ہی اور اللہ جل شانہ تصدیق فرماتا ہو پس اسی طرح سے اگر اعداے
دین کے خوف سے مقام خوف مین کوئی شخص تقیہ کرے تو کیا قباحت ہی لہذا
اس آیت سے صاف ثابت ہو گیا کہ تقیہ جائز ہی یہ آیت منسوخ نہین کوئی حدیث
بھی اس آیت کے خلاف نہین اور کیونکر ہو کہ حدیث خلاف معمول بہ ہو نہین سکتی
اب یہ نہین ثابت ہوتا کہ حضرات اہل سنت کس وجہ سے تقیہ کو ناجائز قرار دیتے ہین

آیات قرآنی متعلق عام صحابہ اور جنکی تعداد چودہ ہے

آیت اول متعلق صحابہ

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَھُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓي اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ
فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ

پارہ چوتھا سورۂ آل عمران رکوع ۱۶ سورہ سولھوان واز پارہ ساتوان ہندسہ رسالہ ۱۴۲۔

ترجمہ

اور اللہ تو سچ کر چکا تم سے اپنا وعدہ جب لگے انکو کاٹنے اسکے حکم سے حتی کہ
تم نے نامردی کی اور کام مین جھگڑا ڈالا اور بے حکمی کی بعد اسکے کہ تم کو دکھا چکا

تمھاری خوشی کی چیز یعنی (فتح)

عبارت شان نزول آیت اول متعلق صحابہ

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ تھا کہ جنگ احد مین جب صحابہ کو شکست پہونچی تو بعض اُن سے محزون ہو کر کہنے لگے کہ ہم نصرت الٰہی کے وعدے کے منتظر تھے ہم کو کیون محنت کرنی پڑی اور تکلیف اُٹھائی جواب آیا کہ نصرت کا وعدہ مشروط تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کو راست کیا الا تم بے صبر ہو گئے اور اپنے سردار کے حکم سے پھر گئے ہیں اب مغلوب ہو اور اس بارہ مین یہ آیت نازل ہوئی

دلائل حضرات شیعہ بابت آیت اول متعلق صحابہ

شیعہ کہتے ہین کہ واقعی شکست ہوئی اور ایسی شکست ہوئی کہ صحابہ نے فرار کو اختیار کیا اور باوجودیکہ رسول اللہ نے مفرورین جہاد کو سب کیا اور برا کہا دیکھو عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری) مگر مفرورین کو بجز فرار قرار نہ تھا اور فرار بھی ایسا جیساکہ اسی آیت کے بعد خود خداوند عالم فرماتا ہی اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓی اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ یَدْعُوْکُمْ فِیْٓ اُخْرٰىکُمْ یعنی تم چڑھے[1] جاتے تھے اور پیچھے نہ دیکھتے تھے کسی کو اور رسول پکارتا تھا تم کو پچھاڑی ہین اور مفرورین جہاد کی نسبت اس حکم الٰہی کا حوالہ دیتے ہین یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا زَحْفًا

[1] یعنی پہاڑ پر بھاگے جاتے تھے ۱۲ تفسیر حسینی۔

فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

(پارہ نوان سورہ انفال رکوع از سورہ دوسرا وازپارہ سوطھوان -

یعنی اے ایمان والو جب تم بھڑو کافرون سے میدان جنگ مین تو مت دو انکو پیٹھ اور جو کوئی انکو پیٹھ دے اُس دن مگر یہ کہ ہنر کرتا ہو یا جا ملا ہو فوج مین تو وہ لے پھرا غصہ اللہ کا اور اُسکا ٹھکانا ہی دوزخ اور کیا بری جگہ ٹھہرا - اور حضرت علیؑ کی نسبت بحوالۂ مدارج النبوۃ بیان کرتے ہین کہ حضرت علی کرار غیر فرار ہین اور اس لڑائی مین بھی جناب رسول اللہ پر سینہ سپر رہے اور کفار کو یہان تک قتل کیا کہ لا فتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار کی غیب سے ندا آئی اور اس لڑائی کو حضرت علی نے فتح کیا دیکھو ازالۃ الخفا صفحہ ۲۵۴ و فتوحات اسلام صفحہ ۱۸ و کتاب المغازی واقدی صفحہ ۵۱ و شرح تجرید علامہ قوشجی صفحہ ۳۸۷)

نتیجہ آیت اول متعلق صحابہ

ظاہرا اس آیت و عبارت شان نزول سے صحابہ کی تین باتین ثابت ہوتی ہین اول نامردی کرنا دوسرے بے صبر ہونا یا جھگڑہ ڈالنا تیسرے حکم سردار سے پھر جانا غرضکہ اس لڑائی مین صحابہ سے وہ افعال واقع ہوے جو بظاہر اُنکی شان کے خلاف تھے

آیت دوم متعلق صحابہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ

يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

پارہ دسوان سورۂ توبہ رکوع از سورہ تیسرا و از پارہ نوان ہندسۂ رسالہ ۱۱۴۔

ترجمہ

ای ایمان والو نہ پکڑو اپنے مان باپ کو رفیق اگر وہ عزیز رکھین کفر ایمان سے اور جو تم مین اُنکی رفاقت کرے سو وہی لوگ ہین گنہگار

عبارت شان نزول آیت دوم متعلق صحابہ

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ جب جناب رسالتمآبؐ کو اجازت ہجرت ہوئی چند صحابہ نے بخوشی تمام مدینہ منورہ کی طرف قصد کیا اور ترک خانمان کو اوپر محبت زن و فرزند اور مصاحبت خویش و پیوند کی ترجیح دیتے تھے اور ایک دوسری جماعت آبا و اقربا و عیال و اطفال اُنکو قسمین دیکر بالحاح تمام واسطے رہنے مکہ کے التماس کرتی تھی اور اُنکو رقت (۱) پیوند و شفقت زن و فرزند کے مانع ہجرت ہوئی اور اس باب مین یہ آیت آئی

دلائل حضرات شیعہ بابت آیت دوم متعلق صحابہ

سبحان اللہ ایک صحابہ وہ تھے جنھون نے کس خوش اعتقادی سے تعمیل حکم خدا و رسول کی اور ایک صحابہ یہ تھے کہ باعث نزول آیت ہذا ہوے قلیل من عبادی الشکور

راے مؤلف بابت آیت دوم متعلق صحابہ

(۱) یہ لفظ نہین پڑھی گئی ۱۲ مؤلف

مین حضرات شیعہ سے اتفاق کرتا ہون

آیت سوم متعلق صحابہ

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ

پارہ دسوان سورۂ توبہ رکوع از سورہ چوتھا و از پارہ دسوان ہندسۂ رسالہ ۱۱ھ و ۱۲ھ۔

ترجمہ

مدد کر چکا ہی اللہ تم کو بہت میدانون مین اور دن حنین کے جب تم اتراتے تھے اپنی زیادتی پر پھر وہ نہ کچھ کام آئی تمھارے اور تنگ ہوئی تم پر زمین ساتھ اپنی فراخی کے پھر ہٹے تم پیٹھ دے کر

عبارت شان نزول آیت سوم متعلق صحابہ

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ لشکر ہوازن اور ثقیف آپس مین متفق ہو کر مسلمانون کی طرف قصد کیا تھا حضرت رسالت مآب کو خبر ملی کہ سولہ ہزار سوار اُنکی طرف متوجہ ہوئے بعض صحابہ اُنکی کثرت کے سبب سے تعجب کرنے لگے اور باتین تعجب آمیز کرنے لگے اور وادی حنین نام ہی درمیان مکہ اور طائف کی جگہ کا وہان وہ لشکر ملاقی ہوا اور اول دفعہ مین لشکر اسلام کی شکست ہوئی اور آخر مین تائید الٰہی سے فتح ہوئی اور یہ آیت نازل کر کے خداے تعالی مسلمانون کو یاد دلاتا ہی

دلائل حضرات شیعہ بابت آیت سوم متعلق صحابہ

اس شکست و فرار مین بھی شیعہ موافق اُس شکست و فرار کے وہی دلائل پیش کرتے ہین جو کہ شکست و فرار جنگ احد مین بیان کر چکے ہین اور بحوالہ صحیح بخاری جلد دوم مطبوعہ بمبئی صفحہ ۶۱۸ سطر ۲۰ لکھتے ہین کہ جب صحابہ نے فرار کو اختیار کیا تو جناب رسالت پناہ نے یا معشر الانصار و یا اصحاب السمرہ کہکر پکارا اگر مفرورین کو بجز فرار قرار نہ تھا اور فرار بھی ایسا جیسا کہ خداوند عالم خود فرماتا ہی کہ تنگ ہو گئی تم پر زمین باوجود اپنی فراخی کے پھر ہٹے تم پیٹھ دیکر لیکن حیدر کرار غیر فرار (دیکھو روضۃ الاصفیا ابتدا ے ذکر حضرت علیؑ) اسد اللہ الغالب (دیکھو ذکر الشہادتین صفحہ و روضۃ الاصفیا در ذکر حضرت علیؑ) جناب رسول خدا پر سینہ سپر رہے اور اسقدر کفار کو فی النار کیا کہ حضرت جبرئیل لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار کی ندا دینے لگے (دیکھو ازالۃ الخفا صفحہ ۲۵۵۔) اور لفظ یا اصحاب السمرہ سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ یہ فرار بعد اُس بیعت کے ہوا جو زیر درخت ببول ہوئی تھی پس اگر یہ فرار بعد بیعت مذکور ہوا تو یہ بیعت قائم رہی یا شکست ہوئی اور اس فرار نے عہد قائم رکھا یا عہد شکنی ہوئی اور اسی واسطے جناب رسول اللہ نے بعد بیعت بیعت کنندگان سے یہ نہین فرمایا کہ آج کے دن سے تم تمام زمین والون سے اچھے ہو بلکہ صرف اسقدر فرمایا کہ آج کے دن تم تمام زمین والون سے اچھے ہو کیونکہ جناب رسالت پناہ کو یقین کامل تھا کہ اکثر اس بیعت پر قائم نہ رہین گے چنانچہ ویسا ہی ہوا

مؤلف بابت آیت سوم متعلق صحابہ

یہ لکھنے سے مجھکو شرم آتی ہی کہ بعض صحابہ نے پیٹھ دکھائی لیکن جبکہ خدا خود فرماتا ہی ثم ولیتم مدبرین تو مین اُسکا ترجمہ کرنے پر مجبور ہون معاف فرمایا جاؤن

آیت چہارم متعلق صحابہ

وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ

پارہ دسوان سورۂ توبہ رکوع از سورہ چوتھا و از پارہ دسوان ہند سنہ رسالہ ۱۳ھ۔

ترجمہ

اگر تم ڈرتے ہو فقر سے تو آگے غنی کریگا اللہ تم کو اپنے فضل سے

عبارت شان نزول آیت چہارم متعلق صحابہ

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ جب آیت سابق مین داخل ہونا مسجد حرام مین کافرون کو منع فرمایا اصحابون کو ملال ہوا کہ کافرون کے آنے کے سبب سے جہان کی چیزین آتی تھین اور بیع وشری مین فائدہ ہوتا تھا خداوند تعالی نے فرمایا کہ اُنکو حرم مین داخل ہونے سے منع کرو اور یہ خوف نہ کرو کہ اگر یہ لوگ سامان تجارت نہ لاوینگے تو تمھاری عیش تنگ ہو جاویگی ہم تم کو قلیل مدت مین تو انگر کر دین گے

دلائل حضرات شیعہ بابت آیت چہارم متعلق صحابہ

شیعہ یہ کہتے ہین کہ عبارت شان نزول مین نہ بعض صحابہ لکھا ہی اور نہ اکثر اور نہ کسی کو مستثنی کیا بلکہ یہ لکھا کہ اصحابون کو ملال ہوا اور اصحابون مین کل صحابہ داخل ہین پس عبارت شان نزول کے اس فقرہ سے کہ اصحابون کو ملال ہوا ثابت ہوتا ہی کہ صحابہ حکم الٰہی سے ملول ہوے راضی برضائے الٰہی نہ تھے اور اس فقرہ سے کہ جہان کی چیزین آتی تھین یہ ثابت ہوتا ہی کہ لذت دنیا کے خواہشمند تھے اور اس فقرہ سے کہ بیع وشری مین فائدہ حاصل ہوتا تھا یہ ثابت ہوتا ہی کہ دنیا کے حریص تھے اور اس فقرہ سے کہ ہمارے عیش تنگ ہوجاوینگے یہ ثابت ہوتا ہی کہ عیش پسند بھی تھے برخلاف حضرت علی کے کہ تمام عمر خشک نان جو یا اردجو پر بسر کی۔

مؤلف

میری دانست مین شیعون نے کوئی بات نسبت صحابہ الفاظ و معنی عبارت شان نزول کے خلاف نہین تحریر کی الانصاف بین الاختلاف خیر من سائر الاوصاف

آیت پنجم متعلق صحابہ

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِیْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِیْلٌ ۝ اِلَّا تَنْفِرُوْا یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۙ وَّیَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَیْـًٔا

پارہ دسوان سورۂ توبہ رکوع از سورہ چھٹا و از پارہ بارھوان ھندسہ رسالہ ۴۱۔

ترجمہ

اے ایمان والو کیا ہوا ہی تم کو کہ جب حکم دیا جائے تم کو کہ کوچ کرو خدا کی راہ مین

ڈھے جاتے ہو زمین پر کیا پسند کرتے ہو دنیا کی زندگی آخرت چھوڑ کر تو کچھ نہین
دنیا کا برتنا آخرت کے حساب مین مگر تھوڑا اگر نہ نکلو گے تو تم کو دیگا دکھ کی مار
اور بدل لا دیگا اور لوگ تمھارے سوا اور کچھ نہ بگاڑو گے اُسکا۔

عبارت شان نزول آیت پنجم متعلق صحابہ

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ سال پنجم ہجرت سے حضرت
رسالت پناہ نے ارادہ غزوہ تبوک کا کیا گرمی نہایت شدت کی تھی اور لڑکون کو
اُس سے تکلیف تھی اور اہل مدینہ خشکی کو بہ سبب تنگی کے گذران کرتے تھے جب
حکم ہوا کہ صحابہ جہاد کے واسطے اپنی کمرون کو اور اسباب کو باندھکر اپنی باگین اُس
طرف کو پھیرین وہ لوگ بہ سبب بُعد مسافت اور کثرت اجداد اور قلت زادراہ اور
گرمی کی وجہ سے وہان جانے سے اُنکی طبیعتون کو تنفر ہوا اُنکی تاکید مین یہ آیت آئی

دلائل حضرات شیعہ بابت آیت پنجم متعلق صحابہ

اس آیت مین بھی موافق مضمون اس آیت کے شیعہ وہی دلائل پیش کرتے ہین جو
آیت سابق مین پیش کیے اور یہ کہتے ہین کہ تعمیل حکم خدا و رسول خدا مین صحابہ کو
اس حد کا تنفر ہوا کہ باعث نزول آیت عتاب ہوے

نتیجہ آیت پنجم متعلق صحابہ

ظاہرا اس آیت سے صاف ثابت ہے کہ صحابہ کو تعمیل حکم خدا و رسول سے ایسا تنفر ہوا

کہ نزول آیت عتاب کی ضرورت پڑی

آیت ششم متعلق صحابہ

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّہٰتُکُمْ

پارہ اکیسوان سورۂ احزاب رکوع از سورہ اول واز پارہ سترھوان ہندسہ رسالہ ۹۰۲-

ترجمہ

نبی سے لگاؤ ہے ایمان والون کو زیادہ اپنی جان سے اور اُسکی عورتین اُنکی مائین ہین

عبارت شان نزول آیت ششم متعلق صحابہ

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ جب آپ نے ارادہ غزوۂ تبوک کا کیا بعض صحابہ نے کہا کہ ہم اپنے مان باپ سے اجازت لے لین حکم الٰہی ہوا کہ نبی اولی ہے مومنون کو اُنکی جان اور مالون اور مان باپون سے پس چاہیے کہ اُسکے حکم کو سب کے حکم پر غالب اور بزرگ جانین اور زیادہ باتین نہ بنائین-

دلائل حضرات شیعہ بابت آیت ششم متعلق صحابہ

واہ سبحان اللہ کیا اصحاب تھے کہ ایک مرتبہ تنفر کر کے بموجب آیت سابق ان الفاظ کے سزاوار ہوئے "کہ اگر نہ نکلوگے تو تم کو دیگا دکھ کی مار" اور دوسری مرتبہ بموجب عبارت شان نزول بعض صحابہ کو ان الفاظ کے سننے کی نوبت آئی کہ "زیادہ باتین نہ بنائین"۔

مؤلف

ہین اس معاملہ ہین شیعون کا ہم داستان ہون

آیت ہفتم متعلق صحابہ

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۤءُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ

پارہ تیئیسوان سورۂ زمر رکوع از سورہ تیسرا و از پارہ بارھوان ہندسہ رسالہ ۷-۹۹

ترجمہ

اللہ نے اُتاری بہتر بات کتاب کی آپس مین ملتی دوہرائی ہوئی بال کھڑے ہوتے ہین اُس سے کھال پر اُن لوگون کے جو ڈرتے ہین اپنے رب سے پھر نرم ہوتی ہین اُنکی کھالین اور اُسکے دل اللہ کی یاد پر یہی ہے راہ دینا اللہ کا راہ دیتا ہے جسکو چاہتا ہے اور جسکو اللہ گمراہ کرے تو اُسکا کوئی راہ دینے والا نہین ہے

عبارت شان نزول آیت ہفتم متعلق صحابہ

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ صحابۂ کرام نے حضرت سے درخواست کی کہ کیا عمدہ بات ہوتی کہ آپ ہمارے واسطے کچھ بات ارشاد کیجیے اور اپنے لب شکر بار سے کچھ بات کہکر سننے والون کی طوطیان ارواح کو شیرین کام کیجیے ان درخواست دینے والون خالص کے باب مین یہ آیت نازل ہوئی

دلائل حضرات شیعہ بابت آیت ہفتم متعلق صحابہ

شیعہ یہ کہتے ہین کہ فی الواقع یہ آیت اُنھین صحابہ کے بارے مین نازل ہوئی کہ جنھون نے خالص دل سے درخواست کی قلیل من عبادی الشکور

مؤلف

مجھ کو بھی شیعون کی راے سے اتفاق ہے

آیت ہشتم متعلق صحابہ

اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا

پارہ پچیسوان سورۂ شوریٰ رکوع ازسورہ تیسرا وازپارہ چوتھا ہندسہ رسالہ ۱۰۴۷-

ترجمہ

کیا کہتے ہین اُس نے باندھا اللہ پر جھوٹھ

عبارت شان نزول آیت ہشتم متعلق صحابہ

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ جب جناب رسالت پناہ نے اپنون سے دوستی کرنے کے واسطے حکم فرمایا صحابۂ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کے قرابتی اور یگانے کہ اُن سے دوستی کرنا چاہیے کون ہین فرمایا علیؑ اور فاطمہ اور دونون بیٹے اُنکے ایک جماعت کے دل مین خطرہ گذرا کہ اپنون سے دوستی کرنے کے واسطے حکم دیتا ہی کہ اسکے مرنے کے بعد وہ لوگ ہمپر حاکم ہین

اور ہم اُنکی تابعداری کرین حضرت جبرئیل نے جناب رسالت پناہ کو اُس جماعت کے خطرہ سے اس آیت کو لاکر خبر کردی

دلائل حضرات شیعہ بابت آیت ہشتم متعلق صحابہ

گو کہ صاحب رسالہ نے اُس جماعت کا نام نہین لکھا کہ جس جماعت کے دل مین یہ خطرہ گذرا مگر یہ صاف ظاہر ہی کہ یہ خطرہ اُسی جماعت کے دل مین گذرا ہوگا کہ جسکو خود حکومت کی خواہش ہو اور اہل بیت کا حاکم ہونا نہ پسند کرتی ہو اور مضمون آیت سے بھی یہ ثابت ہوتا ہی کہ اُسی جماعت کے دل مین یہ خیال بھی آیا کہ رسول اللہ نے (معاذ اللہ) خدا پر جھوٹھ باندھا تو اب وہ لوگ ہرگز ہرگز تمام قرآن کے قائل نہین رہے کیونکہ رسول اللہ نے اہنون سے دوستی کرنے کا حکم بموجب حکم خدا دیا اور وہ حکم خدا یہ ہی قُل لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی (دیکھو تفسیر بیضاوی و تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی جلد ہفتم صفحہ ۴۰۶) اور نہ اُس جماعت نے وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی کا لحاظ کیا

مؤلف

مجھ کو بھی شیعون کی راے سے اتفاق ہے

آیت نہم متعلق صحابہ

ھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝

پارہ پچیسوان سورہ شوری رکوع از سورہ تیسرا و از پارہ چوتھا ہنہ سنہ رسالہ ۱۰۲

ترجمہ

وہی ہی جو قبول کرتا ہی توبہ اپنے بندون کی اور معاف کرتا ہی برائیان اور جانتا ہی جو کرتے ہین

عبارت شان نزول آیت نہم متعلق صحابہ

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ جب پہلی آیت نازل ہوئی تو حضرتؐ نے اُنکے دل مین جو خطرہ گذرا تھا اُسکو بیان فرمایا سب نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم گواہی دیتے ہین کہ آپ سچ فرماتے ہین اور اب ہم اُس خطرہ سے توبہ کرتے ہین اللہ نے اُن گنہگارون کی قبول توبہ مین یہ آیت بھیجی

دلائل حضرات شیعہ بابت آیت نہم متعلق صحابہ

شیعہ کہتے ہین کہ آیت سابق اور آیت ہذا سے امت رسول پر محبت و اطاعت آل رسول کی بحکم خدا ثابت ہو چکی اب ہم اس بارہ مین دو حدیثین مقبولہ حضرات اہلسنت تحریر کرتے ہین

حدیث اول

مین چھوڑے جاتا ہون تم مین دو خلیفہ ایک کتاب اللہ دوسری عترت اپنی اگر تم تابع رہوگے کتاب اللہ اور میری عترت کے تو بعد میرے گمراہ نہ ہوگے (دیکھو تفسیر درِ ثمین صفحہ ۱۳۱ سطر ۱۶ و صحیح مسلم جلد دوم چھاپہ دہلی صفحہ ۲۷۹ سطر ۱۹)

جملۂ معترضہ

اس حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہی کہ رسول اللہ نے بعد اپنے کتاب اللہ اور اپنی عترت کو خلیفہ قرار دیا اب غیر عترت رسول خلیفہ ہو نہین سکتا اور اگر ہو سکتا ہی تو کس حکم سے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہی کہ جن لوگون نے اہل بیت رسول کی متابعت نہین کی وہ ضرور گمراہ ہوے

حدیث دوم

مثال میرے اہلبیت کی مثل سفینۂ نوح کے ہی جو تابع رہیگا وہ ناجی ہوگا اور جو مخالفت کریگا وہ غرق ہوگا (دیکھو تذکرۂ خواص الائمہ مطبوعۂ طہران صفحہ ۸۳ سطر اول و فصول مہمہ از ابن صباغ مالکی) اور اہل بیت رسول مین صرف یہ چار بزرگوار داخل ہین حضرت علی جناب فاطمہ و حسنینؑ (دیکھو صحیح مسلم جلد دوم مطبوعۂ دہلی صفحہ ۲۷۸ سطر ۲۳)

جملۂ معترضہ

اس حدیث سے صاف ثابت ہی کہ جن صاحبون نے اہل بیت رسول کی متابعت کی وہ لفظ نجا مین داخل ہوے اور جن صاحبون نے مخالفت کی وہ مثل پسر نوح ضرور لفظ غرق مین داخل ہین اور اُنپر لفظ غرق ثابت ہی اور عائد ہوتا ہے المختصر یہ ظاہر ہی کہ توبہ کرنا انسان کا فعل ہی اور قبول کرنا باختیار خدا ہی اور پھر اُس توبہ کو شکست کرنا یہ بھی انسان کا فعل ہی اب اس مقام پر امور ذیل تنقیح طلب ہین نظر غائر کے بعد انصاف اسکا فیصلہ کیا جاوے کہ یہ توبہ جسکا اس آیت مین

ذکر ہی بعد وفات جناب رسالت مآبؐ درست و قائم رہی یا مثل ظروف گلی (کہ جنود
ایک مرتبہ اُس مین اکل و شرب کرکے زمین پر ٹپک دیتے ہین) چکناچور ہو گئے اور
بعد وفات جناب رسول مقبولؐ حضرت علیؑ اور جناب فاطمہ زہراؑ اور حسنین علیہم السلام
سے محبت و دوستی کی گئی یا عداوت اور بعد وفات جناب رسولؐ خدا یہ بزرگوار
حاکم قرار دیے گئے یا محکوم اور محکوم عافیت مین رہے یا ان حضرات نے کسی وقت
آرام پایا بلکہ ان بزرگوارون کے ساتھ وہ برتاؤ کیا گیا کہ اخیراً اُن کی عافیت تنگ
ہو گئی حضرت علیؑ کو جو چوتھا خلیفہ بھی نہ دیکھ سکے اُن حضرت سے علانیہ جنگ و جدال
کی عین محراب مسجد کوفہ مین بحالت نماز شمشیر زہر آلود سے زخمی کیا جسکی وجہ سے
حضرت کی شہادت واقع ہوئی جناب امام حسنؑ کو روضۂ رسول خدا مین دفن نہ
ہونے دیا جنازہ پر تیر لگائے گئے چنانچہ صاحب روضۃ الاصفیا عالم اہل سنت نے
کتاب مذکور مین در ذکر جناب امام حسنؑ تحریر کیا ہی کہ جناب امام حسنؑ اکثر بحالت سجدہ
جناب رسول اللہؐ کی گردن یا پشت پر سوار ہوے مگر حضرت نے نہین اُتارا تا وقتیکہ
خود نہین اُترے اور بحوالۂ صحیح مسلم و صحیح بخاری یہ بھی تحریر ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی
مین دوست رکھتا ہون اسے تو بھی اسے دوست رکھ اور دوست رکھ اُسے جو اسے
دوست رکھے انتہی اب مقام غور ہی کہ جنھون نے جناب امام حسنؑ کو زہر دیا یا زہر
دلوانے کے باعث ہوے اور جنھون نے جنازۂ جناب امام حسنؑ کو روضۂ رسولؐ خدا
مین نہ دفن ہونے دیا اور جنازۂ امام مسموم پر تیر لگائے یا نہ دفن ہونے دینے کے
اور تیر لگائے جانے کے باعث ہوے اور جو لوگ خاندان رسولؐ پر بانی ظلم کے
ہوے اُن سے جناب رسول اللہ راضی ہونگے یا ناراض اور وہ داخل جنت ہونگے

یا داخل نار ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار مظلوم کربلا شہید جور وجفا مذبوح قفا غریب وبینوا خامس آل عبا یعنی دُر یگانہ دریاے مجمع البحرین + بخون طپیدۂ کرب وبلا امام حسینؑ + پر وہ ظلم وستم ہوا کہ زمانہ کن فیکون سے اسوقت تک کسی پر نہین ہوا اور نہ تا قیامت ہوگا انخین جناب کی نسبت صاحب روضۃ الاصفیا عالم حضرات اہل سنت در ذکر امام حسین بحوالۂ کشف المحجوب اپنی کتاب مذکور مین تحریر کرتے ہین کہ ایک دن حضرت عمرؓ پیغمبر خداؐ کی خدمت مین گئے دیکھا کہ جناب امام حسین آپ کی پیٹھ پر سوار ہین اور حضرت ایک ڈوری دہن مبارک مین لیے ہوے کہ سرے اُسکے باگ کی طرح جناب امام حسینؑ کے ہاتھ مین ہین اور جناب امام حسینؑ ہانکتے ہین اور حضرت زانو کے بھل چلتے ہین حضرت عمر نے عرض کی کیا اچھی سواری ہی جناب رسالتؐ پناہ نے فرمایا کہ کیا خوب سوار ہی انتہی کیون ناظرین یہی جناب امام حسین کیا اسی لائق تھے کہ بروز عاشورہ تین شب وروز کے تشنہ وگرسنہ نیزہ وشمشیر وتبر وتیر سے مجروح کر کے ریگ گرم زمین کربلا پر گھوڑے سے گرائے جاوین اور شمر ملعون راکب سوار دوش رسول خداؐ ہو کر اُنکو آب خنجر سے سیراب کرے ان تین بزرگوارون کے واقعہ سے تو کسی کو انکار نہین حتی کہ نصاری تک مقر ہین اب باقی رہا قصۂ جناب فاطمہ زہرا دختر رسول خدا جنکے بارہ مین خود جناب رسالت پناہ ارشاد فرماتے ہین کہ فاطمہ جگر پارۂ من است ہر کسی کہ اورا ایذا داد پس مرا ایذا داد ہر کسی کہ اورا بغضب آورد پس مرا بغضب آورد (دیکھو کتاب سعادۃ الکونین فی فضائل الحسنینؑ اکمل المطابع دہلی ۱۳۱۱ھ تصنیف جناب مولوی محمد اکرام الدین صاحب صفحہ ۶ سطر ۱۰ و ۱۱ بحوالۂ مصابیح) اُس سے حضرات اہل سنت

انکار کرتے ہین اور ہم شیعون پر الزام غلط نویسی اور غلط بیانی کا لگاتے ہین مگر اُن واقعات مین کیا تامل و تاویل ہی کہ جو کتب حضرات اہل سنت مین بصراحت تحریر ہین اور جو ذیل مین درج کیے جاتے ہین قطرہ از بحار و دانہ از خروار

واقعۂ اول حضرت عمر مع آگ و لکڑی کے خانۂ جناب فاطمہ پر تشریف لائے اور فرمایا کہ من خانہ را بر شما خواہم سوخت (یہ واقعہ اسی عبارت سے تحفۂ اثنا عشری تصنیف جناب مولوی شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی مین تحریر ہی

متعلق واقعۂ اول حضرت عمر مع آگ و لکڑی کے خانۂ جناب فاطمہ زہرا پر اس قصد سے تشریف لائے کہ اُس خانۂ عرش آستانہ مین آگ لگاوین اور جناب فاطمہ زہرا سے فرمایا کہ مین گھر تمھارا جلا دونگا (دیکھو تاریخ ابو الفدا جلد اول مطبوعۂ مصر صفحہ ۱۶۴ و تاریخ طبری و تاریخ واقدی و کتاب المرتضی و کتاب سقیفہ تصنیف ابوبکر جوہری)

متعلق واقعۂ اول حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کو خانۂ جناب فاطمہ زہرا پر بھیجا اور حضرت عمر نے اُن سب صاحبون کو پکارا جو اُس خانۂ عالی مین موجود تھے جب کوئی نہ نکلا تو حضرت عمر نے لکڑیان منگوائین اور فرمایا تم سب نکلو ورنہ خدا کی قسم مین اس گھر کو مع تم سب کے جلا دونگا جو اس گھر مین ہین سب جل کر رہجاوینگے (یہ واقعہ کتاب العقد ابن ربہ مغربی مین درج ہی اور نیز عبد اللہ بن مسلم قتیبہ نے کتاب امامت و السیاست مین لکھا ہی) ایہا المنصفون کیا مدینہ مین اور گھر بھی تھا جس مین مالک بے اجازت نہ داخل ہوتے تھے (دیکھو ذکر الشہادتین صفحہ ۱۴ و ۱۵) کیا مدینہ مین کوئی اور آستانہ ملک آشیانہ بھی سنا ہے

جسکے دروازہ پر چھ ماہ تک روزمرہ رسول خدا نے آیت تطہیر تلاوت فرمائی (دیکھو
صحیح ترمذی چھاپہ دہلی صفحہ ۲۷۸ سطر ۲۲) واللہ نہین تھا سواے در دولت جناب
صدیقۂ کبریٰ یتیمۂ رسول خدا جناب فاطمۂ زہراؑ کے جسکی حضرت عمر نے بعد رسول اللہ یہ
تعظیم وتوقیر فرمائی فاعتبروا یا اولی الابصار۔

واقعۂ دوم جناب فاطمۂ زہرا صدیقۂ کبریٰ نے روبرو حضرت ابوبکر کے دعوی
فدک بذریعۂ ہبہ کیا حضرت ابوبکر نے گواہی طلب کی حضرت علیؑ صدیق اکبر و حسنین
اور ام ایمن بشیرۂ جنت نے گواہی دی حضرت ابوبکر نے اس بنا پر دعوی صدیقہ کو
ناقابل قبول قرار دیا کہ گواہی کافی نہین ہے (یہ واقعہ ابن حجر نے کتاب ثانی صواعق
محرقہ مین اور ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ کی جلد دوم صفحہ ۹۳ مین لکھا ہے)
حضرت ابوبکر نے دعوی جابر کو صرف اسوجہ سے بلا لینے شہود کے قبول کیا کہ جابر
صحابی ہین وہ رسول اللہ پر تہمت نہ لگائین گے (یہ واقعۂ قبول دعوی جابر بلا
لینے شہود کے صحیح بخاری مطبوعہ بمبئی ۱۲۸۹ھ صفحہ ۳۴۴ جزو ۱۲ بحث خمیس اور
شرح صحیح بخاری مین بھی تحریر ہے) واہ سبحان اللہ دعوی جابر تو بلا لینے شہود کے
صرف اسوجہ سے قبول کیا جائے کہ جابر صحابی ہین وہ رسول اللہ تہمت نہ لگا دینگے
اور دعوی جناب سیدہ مریم کبری فخر حوا باوجود اداے شہادت خارج کیا جاوے
اب رد دعوی جناب فاطمۂ زہرا و قبول دعوی جابر سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت
ابوبکر نے صاحبان تطہیر یعنی دختر رسول خدا و نفس رسول خدا و فرزندان رسولخدا
کا اتنا بھی اعتبار نہین کیا کہ جتنا جابر کا صرف صحابی ہونے کی وجہ سے کیا تھا گیا
ان بزرگوارون کا اتنا بھی مرتبہ نہ تھا کہ جتنا جابر کا صرف صحابی ہونیکی وجہ سے تھا

واقعۂ سوم بعد اخراج دعوی متذکرہ بالا جناب فاطمہ زہرا فخر مریم وحوا نے فدک پر بذریعۂ وراثت دعوی کیا حضرت ابوبکر نے جواب مین عبارت نَحْنُ مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ لَا نُوَرِّثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ یعنی مال پیغمبرون کا صدقہ ہی اور مال مسلمانون کا ہی حدیث گھکر ارشاد فرمایا اور اس امر کا خیال نہ فرمایا کہ حضرت یوسف نے اپنے بھائی یہودا کو امارت وریاست خاندان خلیل کی بخشی (دیکھو روضۃ الاصفیا درذکر یہودا کے کنعان جانے کا اور وفات حضرت یوسف) اور نہ اس امر کا خیال فرمایا کہ حضرت سلیمان نے حضرت داود کا ورثہ پایا چنانچہ جناب فاطمۂ زہرا صدیقۂ کبری نے اس عبارت حضرت ابوبکر کی رد لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا فَرِيًّا فرماکر آیات ذیل سے کی وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ یعنی ورثہ پایا سلیمان نے داود کا فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ یعنی ای پروردگار بخش تو مجھ کو کوئی فرزند کہ میراث لے مجھ سے اور میراث لے آل یعقوب سے حضرت زکریا کی اس دعا کے بعد حضرت یحیی پیدا ہوے (بابت جواب جناب سیدہ دیکھو تحریر ابوبکر جوہری در کتاب سقیفہ و فدک درضمن نقل خطبۂ جناب سیدہ) باوجودیکہ جناب فاطمۂ زہرا صدیقۂ کبری فخر مریم وحوا نے قول حضرت ابوبکر نحن معاشر الانبیاء الخ کی رد قرآنمجید کی دو آیتون سے کی مگر پھر بھی ناکامیاب رہین (اس واقعہ کو مسعود نے مروج الذہب مین اور ابوبکر جوہری نے کتاب سقیفہ مین اور ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ مین اور ابن اثیر صاحب جامع الاصول نے کتاب نہایہ مین بمقام لغت الطعمہ تحریر کیا ہی) اور اسی مقدمہ کی بابت مولوی عبد الحق صاحب دہلوی شرح مشکوۃ چھاپۂ لکھنؤ کے صفحہ ۲۴۳ مین تحریر فرماتے ہین کہ مشکل ترین قضایا قضیۂ فاطمہ زہرا است

غضبناک رہنا جناب فاطمہ زہرا کا تا بمرگ اور نہ کلام کرنا حضرت ابو بکر سے تا بہ زیست
وممانعت کرنا شرکت دفن و نماز جنازہ کی (دیکھو صحیح بخاری مطبوعہ بمبئی سنہ ۱۲۸۸ ہجری
صفحہ ۶۰۹ سطر ۲ و صفحہ ۵۳۴ سطر ۱۲) حضرت ابو بکر و حضرت عمر بغرض معافی کرانے
خطا کے جناب سیدہ کے در دولت پر تشریف لے گئے اور جناب فاطمہ زہرا کو سلام
کیا جناب فاطمہ زہرا نے جواب سلام نہ دیا اور کہا کہ تم دونون نے مجھکو ناراض کیا
ہے جسوقت مین پیغمبر خدا سے ملاقات کرونگی تم دونون کی حضرت سے شکایت
کرونگی (دیکھو صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ۹۱ و صحیح بخاری جلد ششم صفحہ ۴۳ و کتاب
امامت والسیاست ابن قتیبہ) اہل بیت رسول کو ایسی ایذا دی گئی کہ مثل اُنکے
کوئی بشر مبتلائے ایذا نہین ہوا (دیکھو مروج الذہب مسعودی صفحہ ۱۲۶) اب
اہل انصاف انصاف فرماوین کہ کیا جناب فاطمۂ زہراؑ اسی لائق تھین کہ وہ جناب
ایسی ناراض کی جاوین کہ تا بمرگ حضرت ابو بکر و حضرت عمر سے ناراض رہین کیا حضرت
علی نفس رسول اسی لائق تھے کہ وہ اپنے حق سے محروم کیے جاوین اور اسپر بھی اکتفا
نہ کی جاوے عین محراب مسجد مین بحالت نماز شمشیر زہر آلود سے زخمی کیے جاوین جو
باعث اُن حضرت کی شہادت کا ہو کیا جناب امام حسنؑ فرزند رسول اسی لائق تھے کہ اُنکو
زہر دیا جاوے اور اُنکے جنازہ پر تیر لگائے جاوین کیا جناب امام حسین اسی لائق
تھے کہ اُنکی آغوش مین اُنکا شش ماہہ نور نظر علی اصغر ہدف تیر حرملہ بن کاہل ہو اور
خود وہ جناب تین دن کے بھوکے پیاسے مثل گوسفند قربانی کے ذبح کیے جاوین
اور اُنکے اہل بیت جن مین رسول خدا کی نواسیان بھی تھین مثل اسرائے ترک و دیلم
دیار بدیار سر برہنہ پھرائی جاوین جناب فاطمۂ زہراؑ کا جنازہ پردہ شب مین اُٹھایا جاوے

اور اُنکی بہوین بیٹیان رسن بستہ دربار عام مین پھرائی جاوین جیسا کہ شاعر کہتا ہی

دفن زہرا بود شب مستور از نامحرمان	رفت از دنیا بدنیسان پیشوائے اہلبیت
شامیان بستند بازو زینب و کلثوم را	ای فلک آن لا بتدا این انتہائے اہلبیت

ایہا الناس مقام انصاف ہی کہ یہ واقعات آیات قرآن مجید و احادیث رسول اللہ کے خلاف ہوے یا نہین اور وہ خطرہ جو ایک جماعت کے دل مین آیا تھا اور اُس جماعت نے اُس سے توبہ کی تھی اُس خطرہ نے پھر اُس جماعت کے دل مین عود کیا یا نہین اور اگر اُس جماعت کے دل مین اُس خطرہ نے عود نہین کیا تو ضرور ہی کہ ایک دوسری جماعت کے دل مین خلاف آل رسول خطرہ پیدا ہوا یا نہین اور اُس خطرہ کا ایسا اظہار ہوا جو اسوقت تک مشہور ہی اور تا قیامت اُسکی شہرت روز افزون رہیگی انشاء اللہ

مؤلف بابت آیت نہم متعلق صحابہ

ان واقعات سے جو حضرات شیعہ نے بیان کیے میرا دل ہل گیا اور خصوصاً بوقت تحریر مختصر واقعۂ مظلوم کربلا میری یہ حالت ہوئی کہ بعض اوقات میری آنکھون مین آنسو بھر آئے اور بعض اوقات آنسو ٹپک پڑے اور عجب نہین کہ ہر اہل دل خصوصاً صاحب اولاد جو اس مختصر واقعہ پر ایک ذرہ غور و تصور کریگا تو اُس کے قلب کی حالت بھی چند منٹ کیواسطے ضرور منقلب ہو جائیگی لہذا مین اُن واقعات کی بابت اور سلام کا جواب نہ دینے کی بابت کچھ نہین لکھتا صاحبان عقل خود نتیجۂ انصافی نکال لینگے اور تقلید کرتا ہون جناب مولوی شاہ عبدالحق صاحب دہلوی

کی مشکل ترین قضایا قضیہ اہل بیت رسول ست لیکن بموجب اپنی تحریر سابق کے
مین اس آیت اور عبارت رسالۂ شان نزول سے یہ نتیجہ نکالتا ہون کہ خدا اپنے
بندون کی توبہ قبول کرتا ہی اور برائیان معاف کرتا ہی لہذا اُس جماعت کی بھی توبہ
قبول کی گئی کہ جس جماعت کے دل مین آل رسول کی طرف سے خطرہ پیدا ہوا تھا
اور بعد معائنۂ واقعات صاحبان انصاف خود سمجھ لین گے کہ وہ توبہ قائم رہی یا
کالعہن المنفوش ہوگئی اور اگر وہ توبہ قائم رہی تو کیا ایک دوسری جماعت کے
دل مین بعد رسول اللہ آل رسول کی طرف سے وہ خطرہ پیدا ہوا جسکا اس طور پر
اظہار ہوا جو عین ماقبل تحریر ہوا

آیت دہم متعلق صحابہ

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا

پارہ چھبیسوان سورۂ فتح ہندسہ رسالہ ۱۱۳-

ترجمہ

ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے فیصلہ صریح-

عبارت شان نزول آیت دہم متعلق صحابہ

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ ہجرت کے چھٹے سال حدیبیہ مین
حضرت اور کفار مکہ مین صلح واقع ہوئی جو صحابہ کہ امید فتح رکھتے تھے صلح کے ہونے
سے رنجیدہ اور غمگین ہوے اللہ تعالی نے مومنون کے دلاسے کے واسطے اس

سورہ کو نازل فرمایا

دلائل حضرات شیعہ بابت آیت دہم متعلق صحابہ

دلائل حضرات شیعہ بابت رنجیدگی وغمگینی صحابہ تحت آیت اول متعلق حضرت عمر تحریر ہوچکے ہین اگر ضرورت ہو تو ملاحظہ ہون

نتیجہ آیت دہم متعلق صحابہ

عبارت رسالہ سے یہ نتیجہ نکلتا ہو کہ بعض صحابہ صرف فعل رسول اللہ سے نہین بلکہ حکم خدا سے رنجیدہ اور غمگین ہوے کیونکہ بموجب آیت وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ کوئی قول و فعل رسول اللہ کا بلا حکم خدا نہین ہوتا۔

آیت یازدہم متعلق صحابہ

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا

پارہ چھبیسوان سورۂ فتح ہند سہ رسالہ ۷-۱۱۔

ترجمہ

اللہ خوش ہوا ایمان والون سے جب ہاتھ ملانے لگے تجھ سے درخت کے نیچے پھر جانا جو اُن کے جی مین تھا پھر اُتارا اُن پر چین اور انعام مین دی اُن کو ایک فتح نزدیک

عبارت شان نزول آیت یازدہم متعلق صحابہ

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ جب صحابہ نے حضرت رسالت پناہ
سے درخت ببول کے نیچے اس بات پر بیعت کی کہ ہم مرنے اور جان کھپانے سے
کسی طرح کا عذر نہ کرینگے اور آپکا ساتھ چھوڑکر ہرگز نہ بھاگین گے حضرت نے
اُسوقت اُنکی شان مین فرمایا کہ آج کے دن تم تمام زمین والون سے اچھے ہو
اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہوا اور یہ آیت اُن کے باب مین نازل ہوئی۔

دلائل حضرات شیعہ بابت آیت یازدہم متعلق صحابہ

شیعہ یہ کہتے ہین کہ جناب رسالت پناہ نے یہ فرمایا کہ آج کے دن تم تمام زمین والون
سے اچھے ہو مگر یہ نہین فرمایا کہ آج کے دن سے تم تمام زمین والون سے اچھے ہو
اور اچھے رہو گے یہ اسواسطے نہین فرمایا کہ رسول اللہ جانتے تھے کہ اکثر اپنی بیعت
پر قائم نہ رہین گے چنانچہ نہ قائم رہنا اپنے عہد پر جنگ خیبر و حنین وغیرہ سے
ثابت ہی

نتیجہ آیت یازدہم متعلق صحابہ

میری رائے مین عبارت شان نزول کے اس فقرہ سے کہ آج کے دن تم تمام زمین
والون سے اچھے یہ نتیجہ نکلتا ہو کہ بیعت کنندہ بوقت بیعت کل زمین والون سے
اچھے تھے اور تاوقتیکہ جس شخص سے خلاف بیعت اور خلاف حکم خدا و رسول

کوئی فعل سرزد نہین ہوا تو وہ شخص ضرور تمام زمین والون سے اچھا رہا۔

آیت دوازدہم متعلق صحابہ

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ

پارہ چھبیسوان سورہ فتح۔

ترجمہ

اللہ نے سچ دکھایا اپنے رسول کو خواب تحقیق تم داخل ہو گے ادب کی مسجد مین اگر اللہ نے چاہا چین سے بال مونڈاتے اپنے سرونکے اور کترا تے بے خوف

عبارت شان نزول آیت دوازدہم متعلق صحابہ

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ ایک جماعت صحابہ نے حدیبیہ سے لوٹتے وقت آپس مین یہ کہا کہ ہم نے کعبہ کا طواف نہین کیا اور نہ سر مونڈایا اور بال کتروانا اس جگہ پر ادا نہ کر سکے ہم کو نہین معلوم کہ حضرت کے خواب کی تعبیر کب سچی ہو اللہ تعالی نے تاکید صدق رؤیا اور فتح اور صفت سچے مومنون کے باب مین یہ آیت بھیجی

دلائل حضرات شیعہ بابت آیت دوازدہم متعلق صحابہ

عبارت شان نزول کے ان الفاظ سے صفت سچے مومنون کے باب مین یہ نتیجہ نکلتا ہی

کہ اس جماعت سے بعض کو صدق خواب اور فتح کی تعجیل تھی اور بعض کو غالباً صدق خواب اور فتح مین بمقتضائے بشری گونہ تامل ہوا پس خداوند عالم نے تاکید فرمائی کہ صدق خواب اور فتح کے بارہ مین یقین کرو

مؤلف

مین حضرات شیعہ کی رائے سے اتفاق کرتا ہون

آیت سیزدہم متعلق صحابہ

کَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ۝

پارہ چھبیسوان سورۂ والذاریات رکوع از سورہ اول و از پارہ اٹھارھوان ہندسہ رسالہ ۱۱۲۵-

ترجمہ

وہ تھے رات کو تھوڑا سوتے

عبارت شان نزول آیت سیزدہم متعلق صحابہ

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ بعض صحابہ سے کوئی رات ایسی نہ ہوتی تھی کہ جس مین وہ عبادت نہ کرتے اور اُس رات کو زندہ نہ رکھتے ہون اول رات یا درمیان رات یا آخر رات مین نماز نہ پڑھتے ہون باوجود اس عبادت کے سوتے بہت کم اور عبادت زیادہ کرتے اور جب وقت سحر کا ہوتا تو استغفار کرتے اور اپنے کیے ہوئے عمل سے کچھ حساب نہ کرتے بلکہ کہتے ہم نے کچھ عمل نہین کیا اللہ تعالی نے انکے حال مین یہ آیت نازل کی

قول حضرات شیعہ بابت آیت سیزدہم متعلق صحابہ

شیعہ کہتے ہین کہ رحمت ہو اللہ کی اس حد کی عبادت کرنے والون پر۔

نتیجہ آیت سیزدہم متعلق صحابہ

واقعی اس آیت سے خوبی اور فروتنی اُن صحابہ کی ثابت ہوتی ہی جو اسقدر عبادت کرتے تھے

آیت چہاردہم متعلق صحابہ

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَةٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ

پارہ اٹھائیسوان سورۂ صف رکوع از سورہ دوسرا اوراز پارہ دسوان۔

ترجمہ

اے ایمان والو مین بتاؤن تم کو ایک سوداگری کہ بچاوے تم کو دکھ کی مار سے

عبارت شان نزول آیت چہاردہم متعلق صحابہ

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ صحابہ نے اس بات کی درخواست کی کہ ہم کون سا عمل کرین کہ جسکی وجہ سے دوزخ کے عذاب دردناک سے چھٹکارا پاوین اور جنت کی تروتازگی ہم کو حاصل ہو خداوند تعالی نے اس آیت کو بھیج کر خبر کردی

شیعہ یہ کہتے ہین کہ نہ اس آیت سے کوئی نتیجہ نکلتا ہی اور نہ مضمون عبارت شان نزول سے تاوقتیکہ عین مابعد کی آیت نہ لکھی جاوے اور وہ آیت یہ ہے

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ

ترجمہ

ایمان لاؤ اللہ پر اور اُسکے رسول پر اور لڑو اللہ کی راہ مین اپنے مال و جانون سے

اب یہ نتیجہ نکلا کہ اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ مین جان و مال سے لڑو انتہی پس جو کوئی ایسے عمل کریگا اُس کے واسطے جنت ہے

مؤلف

مجھ کو بھی شیعون کی تحریر سے اتفاق ہے

اطلاع

واضح ہو کہ جسقدر آیتین صاحب رسالہ نے متعلق صحابۂ کرام و صحابۂ عام تحریر کی ہین وہ ختم ہوگئین اب مین اُن آیات کی طرف متوجہ ہوتا ہون جو شان مین حضرت علیؑ کی صاحب رسالہ نے تحریر کی ہین یا بموجب عبارت شان نزول حضرت علیؑ کو اُن آیات سے تعلق ہی اور جس طرح سے ہر آیت کے تحت دلائل یا اقوال شیعون کے لکھے گئے اُسی طرح مجکو ہر آیت کے تحت مین اب بھی دلائل و اقوال حضرات اہل سنت لکھنے چاہیے تھے مگر چونکہ اس ملک مین حضرات اہل سنت کا یہ عقیدہ ہی کہ جو شخص حضرت علیؑ کے فضائل و مناقب مین ذرہ بھی تامل کرتا ہی

اُسکو حضرات اہل سنت علانیہ و برملا خارجی کہتے ہین اور بخیال اس امر کے کہ مبادا کوئی صاحب مجھکو متعصب نہ خیال فرماوین اپنی تحریر کی تصدیق مین چند احادیث مندرجہ کتب حضرات اہل سنت اور اشعار و اقوال حضرات اہل سنت تحریر کرتا ہون کہ شاید جو صاحب ناواقف ہون وہ میری تحریر کو غلط نہ تصور فرماوین اور نیز یہ بھی خیال نہ فرماوین کہ تحت آیات متعلق صحابہ شیعون کے تو دلائل و اقوال تحریر کیے اور تحت آیات متعلق حضرت علی حضرات اہل سنت کی کوئی دلیل فضائل حضرت علیؑ پر نہین تحریر کی

فرمایا جناب رسالت مآب نے کہ جسنے محبت کی علیؑ سے اُسنے محبت کی مجھ سے اور جسنے محبت کی مجھ سے اُسنے محبت کی خدا سے اور جسنے ایذا دی علی کو اُسنے ایذا دی مجھے اور جسنے ایذا دی مجھے اُسنے ایذا دی خدا کو (دیکھو ازالۃ الخفا صفحہ ۱۷۱)

علیؑ ہادی امت ہین (دیکھو ازالۃ الخفا صفحہ ۲۶۲)

نظر کرنا چہرۂ علی پر عبادت ہو (دیکھو ازالۃ الخفا صفحہ ۲۶۳ - از غایت المرام مقصد اول زبانی حضرت عمر بن خطاب در حد التحقیق)

فرمایا جناب رسول خدا نے کہ یا علی پیدا کیا گیا مین اور تو نور سے خدا کے۔

بتحقیق کہ اللہ تعالیٰ نے خلق کیا ملائکہ کو نور وجہ علی بن ابی طالب سے (دیکھو کتاب ہدیۃ الاسلام مطبوعہ مطبع نشان مرتضوی ۱۳۰۸ھ)

اکثر جناب رسول خدا نے حضرت علی کی شان مین لَحْمُكَ لَحْمِي وَدَمُكَ دَمِي وَاَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فرمایا (دیکھو ذکر الشہادتین صفحہ ۳)

جناب رسول خدا نے حضرت علی کو اپنی زبان مبارک سے اکثر اسد اللہ فرمایا (دیکھو

ذکر الشہادتین صفحہ ، مطبع الٰہی باہتمام مچھو خان صاحب)

فضائل حضرت علی از کتب اہل سنت

ذکر الشہادتین کے صفحہ ۱۳۱ مین بحوالۂ شواہد النبوت و دیگر کتب معتبرہ یہ عبارت تحریر ہی محامد حضرت مہر سپہر ولایت ماہ فلک ہدایت امام المشارق والمغارب سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے اسقدر ہین کہ امکان بشر نہین کہ اُسکا عشر عشیر بھی بیان کر سکے اہلبیت اطہار و اصحاب کبار آپ کے مدح خوان اور اولیائے کرام آپ کے نام پر دل و جان سے قربان ہین آپ کی والدۂ ماجدہ فاطمہ بنت اسد بیان کرتی ہین کہ جن ایام مین حضرت علی میرے شکم مین تھے مین حج کیواسطے آئی تھی ہنوز طواف خانۂ کعبہ پورا نہ ہوا تھا کہ مجھ کو دردزہ معلوم ہوا مین ایک گوشہ مین الگ ہوئی وہان وہ گوہر دُرج ولایت و اختر برج ہدایت پیدا ہوا منادی نے ندا دی کہ ای فاطمہ شرف اس فرزند ارجمند کا تو تجھپر ظاہر ہی کہ خانۂ کعبہ مین پیدا ہوا ہی اور اب نام مبارک اسکا علی رکھو چار دن کے بعد حضرت کی والدہ آپ کو خانۂ کعبہ سے اپنے گھر مین لائین جناب رسول مقبول اُسی وقت اُن کے گھر مین تشریف لائے حضرت علی نے پہلے ہی جو آنکھ کھولی تو سید المرسلین کا جمال باکمال دیکھا اور ہنوز اپنی والدۂ ماجدہ کا دودھ نہ پیا تھا کہ نبی نے اُنکے منھ مین اپنی زبان مبارک دی اور مدت مدید تک آپ کے لعاب دہن سے سیراب اور آغوش سید الابرار سے فیضیاب ہوتے رہے غرضکہ روز ولادت سے لیکر وفات جناب سرور کائنات تک حضوری مین حاضر رہے انتہی عبارت ذکر الشہادتین۔

جناب ملا محمد طاہر صاحب روضتہ الاصفیا میں تحریر فرماتے ہیں مرجع المطالب اسد اللہ الغالب خوابگاہ پیغمبر میں تکیہ کر کے خدا کے تکیہ پر تکیہ کر کے لیٹ گئے اور جب کفار نے گھر میں جا کر پوچھا کہ محمد کہاں ہیں جواب دیا میں نہیں جانتا کافر وہاں سے پشیمان ہو کر پھرے (دیکھو روضتہ الاصفیا در مقام ذکر ہجرت) اور حضرت علیؑ کے القاب حیدر کرار و اسد اللہ کتاب مذکور کے صفحہ ۱۸۶ سطر ۲۳ میں مطبوعہ اپریل ۱۸۹۹ء مطبع منشی نول کشور صاحب میں تحریر ہیں۔

اور پھر جناب ملا صاحب کتاب مذکورہ کے صفحۂ مذکور میں یہ حدیث تحریر فرماتے ہیں کہ فرمایا حضرت نے کہ میرا نام اور علی کا نام دونوں مشتق ہیں خدا کے نام سے اللہ کا نام محمود ہی اُس سے مشتق ہی محمدؐ اللہ کا نام اعلی ہی اس سے مشتق ہی علی۔

اور پھر صفحۂ مذکور میں یہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ شجاعت اور سخاوت آپکی فزون از تقریر ہی اور شاہ ابو العلائی سجادہ نشین خانقاہ شریف داناپور نے اپنی کتاب تاریخ عرب مطبوعہ مطبع کالستھ ہتکاری کٹرہ نند رام آگرہ کے صفحہ ۱۰ سطر آخر میں حضرت علی کو ید اللہ لکھا ہی

اشعار حضرات اہل سنت در شان حضرت علی

شعر حضرت سعدی در بوستان

اگر دعوتم رد کنی ور قبول ۔۔۔ من و دست و دامان آل رسول

حضرت علی داخل آل ہیں اور افضل آل ہیں

شعر حضرت مولانا روم

چون خیو انداخت برروی علی — افتخار ہر نبی و ہر ولے

شعر وحید الدین خان صاحب دہلوی حدالتحقیق

بی مرتضی رسولو نکی پیغمبری نہین — وہ بندۂ خدا نہین جو حیدری نہین

اشعار حضرت حافظ

نوشتہ بر در فردوس کاتبان قضا — نبی رسول و لیعہد حیدر کرار

اگر نہ ذات نبی و ولی بدی مقصود — جہان بکتم عدم رفت ہمچو اول بار

نبی ست و دین ہدی را بقول پاک رسول — امام غیر علی بعد احمد مختار

و بعد او حسن ست و حسین حجت او — مجوی جہل برین کار مومن دیندار

بدشمنان منشین حافظا تولا کن — نجات خویش طلب کن بجان ہشت و چار

شاید بعض اشخاص کو ہشت و چار سے بوجہ عدم واقفیت تامل ہو کہ یہ ہشت و چار کون بزرگوار ہین بس ہین اُن ہشت و چار کو بحوالۂ کتب حضرات اہل سنت تحریر کرتا ہون اور وہ ہشت و چار وہی ہین جنکو حضرات شیعہ بارہ امام کہتے ہین اُنہین حضرت علی کو خلیفۂ بلافصل رسول اللہ کہتے ہین اور بعد اُنکے اُنکے گیارہ فرزندون کو ترتیب یکے بعد دیگرے خلیفہ جانتے ہین

احادیث بابت اسمای مبارک اوصیای جناب رسول اللہ محبوب

کتب حضرات اہل سنت

فرمایا جناب رسالت پناہ نے کہ بعد میرے میرے بارہ خلیفہ ہونگے اور وہ سب بنی ہاشم ہونگے۔

مین سید النبیین ہون اور علی سید الوصیین ہین اور اوصیا میرے بارہ ہین اول علی اور آخر قائم آل محمد (دیکھو کتاب فرائد السمطین ابراہیم حموینی و کتاب مودۃ القربی صفحہ ۵۶)

بدرخواست نعثل یہودی جناب رسالت پناہ نے اپنے بارہ اوصیا کا نام بتایا جو ذیل مین درج ہین علیؑ امام حسنؑ امام حسینؑ امام زین العابدین امام محمد باقر امام جعفر صادقؑ امام موسیٰ کاظم امام رضا امام محمد تقی امام علی نقی امام حسنؑ عسکری امام حجۃ اللہ بن حسنؑ (دیکھو ینابیع المودۃ تصنیف شیخ سلیمان بن خواجہ کلان القندوزی البلخی صفحہ ۴۴۱ مطبوعہ مصر و فرائد السمطین ابراہیم حموینی و مطالب رشیدی شاہ تراب علی صاحب صفحہ ۳۵۷ و شواہد النبوۃ مولانا جامی صاحب)

آیات قرآنی جو شان مین حضرت علیؑ کی نازل ہوئی ہین

آیت اول درشان حضرت علیؑ

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ ۝

پارۂ اول سورۂ بقر رکوع ا از سورہ دوسرا و از پارہ دوسرا ہندسہ رسالہ ۴۔

ترجمہ

اور ایک لوگ وہ ہین جو کہتے ہین ہم یقین لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور اُنکو یقین نہین

عبارت شان نزول آیت اول درشان حضرت علیؑ

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ حضرت علیؑ نے ابن ابی منافق
اور اُسکے معاون اور مددگارون سے کہا کہ تم خدا سے ڈرو اور نفاق نہ کرو انھون
نے کہا ای ابوالحسن نفاق کو ہماری طرف نسبت نہ دو کیونکہ ہم ایمان رکھتے ہین
خدای تعالی نے اُنکے قول کو رد کرکے اُن کی مذمت مین یہ آیت بھیجی۔

مؤلف بابت آیت اول درشان حضرت علیؑ

اس آیت سے تکذیب منافقین و عبارت شان نزول سے تکذیب قول منافقین
و نیز تصدیق قول حضرت علی ثابت ہوتی ہے

آیت دوم درشان حضرت علی

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ

پارہ تیسرا سورہ بقر رکوع از سورہ اٹھیسوان واز پارہ چھٹا ہدسہ رسالہ ۹۴

ترجمہ

جو لوگ خرچ کرتے ہین اپنے مال اللہ کی راہ مین رات اور دن اور کھلے اور چھپے
اُنکی ہو مزدوری اپنے رب کے پاس اور نہ ڈر ہی اُنپر اور نہ وہ غم کھاوین۔

عبارت شان نزول آیت دوم درشان حضرت علی

اسکا سبب نزول یہ تھا کہ حضرت علی چار درہم رکھتے تھے ایک کو دن مین اور ایک کو رات مین فقیرون کو انعام کردیا اور ایک کو پوشیدہ اور ایک کو آشکار فقیرون کو تصدق کردیا اللہ تعالی نے اُن کی شان مین یہ آیت نازل کی

مؤلف بابت آیت دوم درشان حضرت علیؑ

اس آیت وعبارت شان نزول سے صاف ثابت ہی کہ حضرت علی دن کو اور رات کو اور خفیہ اور علانیہ فقیرون کو دیا کرتے تھے

آیت سوم درشان حضرت علی

اِنَّ مَثَلَ عِیسٰی الخ

عبارت شان نزول آیت سوم درشان حضرت علیؑ

اس آیت کا سبب نزول یہ تھا کہ بعد بیان قصہ حضرت عیسی کے نصاری نجران نے زبان اعتراض کھولی اور کہنے لگے کہ اے محمدؐ تم عیسی کو کیون گالیان دیتے ہو اور نیز اُنکا نام بندہ رکھتے ہو حضرت سرور کائنات نے فرمایا کہ معاذ اللہ نام عبداللہ عیسی کے لیے گالی ہوئی وہ بندہ ہی اللہ ہمارے کا بھیجا ہوا اور ایک کلمہ ہی القا کیا ہوا بتول عذرا یعنی حضرت مریم مین اُنکو غصہ کی آگ بھڑکی اور کہنے لگے کوئی بھی آدمی تو نے دیکھا ہی کہ بے باپ کے تولد ہوا ہو اللہ تعالی نے اُنکے جواب مین یہ آیت نازل فرمائی

مؤلف

اس آیت کو تعلق آیت ثانی سے ہی اور آیت ہذا اور آیت ثانی سے ایک واقعہ متعلق ہی اور اُس واقعہ کو ملا جلالین نے اپنی تفسیر مین لکھا ہی اور تفسیر حسینی مین بھی وہ واقعہ مندرج ہی آیت اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی الخ پر رسالہ شان نزول مین ۱۱۴ کا ہندسہ دیا ہوا ہی اور اُسکے مابعد کی آیت پر ۱۱۵ کا ہندسہ دیا ہوا ہے اور اُسکے تحت مین رسم خط تعالوا ولعنۃ اللہ تحریر ہی اور اختلاف قرأت مین لفظ ما جاءک تحریر ہی مگر پورے الفاظ نہین تحریر ہین لہذا اُس آیت کے پورے الفاظ جسپر رسالہ شان نزول مین ۱۱۵ کا ہندسہ دیا ہوا ہی اسواسطے لکھے جاتے ہین کہ نتیجہ نکلے اور اگر نہ لکھے جاوین تو کوئی نتیجہ نہین نکلتا اور ابتدا اُسکی اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی سے کرتا ہون اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ہ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ہ فَمَنْ حَاجَّکَ فِیْہِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَکَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَکُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَہِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ

پارہ تیسرا سورۂ آل عمران رکوع از سورہ چھٹا واز پارہ چودھوان ہندسہ رسالہ ۱۱۴ و ۱۱۵-

ترجمہ

عیسی کی مثال اللہ کے نزدیک جیسے مثال آدم کی بنایا اُسکو مٹی سے پھر کہا اُسکو ہوجا وہ ہوگیا حق بات ہی تیرے رب کی طرف سے پس تو مت رہ شک مین پھر جو جھگڑا کرے تجھ سے اس بات مین بعد اس بات کے کہ پہونچ چکا تجھکو علم تو تو کہہ کہ آؤ بلائین ہم اپنے بیٹے اور تمھارے بیٹے اور اپنی عورتین اور تمھاری عورتین اور

اپنی جان اور تمھاری جان پھر دعا کرین اور لعنت ڈالین جھوٹون پر۔

عبارت تفسیر حسینی

پس جبکہ بعد نزول آیت اول نصاریٰ نجران اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہ آئے تو آیت فقل تعالوا نازل ہوئی جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسول اللہ نے پیشوایان نجران کو طلب کر کے فرمایا کہ جسقدر ہم زیادہ دلائل دیتے ہین تم بغض و عداوت کو ترقی دیتے ہو اب آؤ ہم تم مباہلت مین مشغول ہون تاکہ اس باب مین تمیز ہو جائے کہ صادق کون ہی اور کاذب کون ہی نصرانی اس تجویز کو سنکر خوش ہوے اور راضی ہو گئے جگہ اور اوقات بھی مقرر کر دیے دوسرے روز جناب رسول اللہ نے حضرت امام حسین کو گود مین لیا اور حضرت امام حسن کا ہاتھ پکڑا اور حضرت خاتون جنت فاطمۂ زہرا تعاقب مین اور حضرت علی کرم اللہ وجہ ہمراہ چلے حضرت سرور کائنات صلعم نے اُن سے فرمایا کہ جب مین دعا مانگون تم آمین کہنا اُس حالت مین ترسائیون نے بعد بہت تامل کے مباہلہ سے نادم و پشیمان ہوے اور اپنی بھلائی صلح مین دیکھی اور باوجود اسکے پیغمبر صلعم کے برابر صف باندھی جب سردار اُنکے نے حضرت سرور انبیا کو اہل بیت سمیت دیکھا فریاد بر پا کیا اور کہا ای یارو مباہلہ ان بزرگواروں سے پرہیز کرو تم قسم ہی اللہ کی مین وہ صورتین دیکھتا ہون کہ اگر یہ اللہ سے چاہین تو پہاڑون کو اُنکی جگہ سے نیست و نابود کر دین اور مین یقین کامل رکھتا ہون کہ اگر تم اُنکے ساتھ بد دعا کروگے تو ایک ترسائی بھی روے زمین پر باقی نہ رہیگا پس صلح کر لی اس بات پر کہ ہر سال مین دو ہزار حلہ دو دفعہ کر کے دیوین اور

تیس عدد زرہ پسندیدہ مسلمانون کو حوالہ کرین پس اس طور پر صلحنامہ لکھ کر اپنے گھرون مین واپس چلے گئے پیغمبر نے فرمایا کہ اگر نجران کے ایلچی میرے ساتھ مباہلہ کرتے تو اللہ تعالی اُنکو مسخ کر کے اُنپر آگ برساتا اور سب اہل نجران مع چڑیون کے جو اُنکے گھر مین گھونسلا بنا کر رہتی ہین کل ہلاک ہو جاتین انتہی عبارت تفسیر حسینی عبارت تفسیر ملا جلالین بھی اسی کے قریب ہی

نتیجہ آیت سوم در شان حضرت علیؑ

اب ان آیتون سے اور عبارت تفاسیر سے تین نتیجہ نکلتے ہین اول یہ کہ جناب امام حسینؑ و جناب امام حسنؑ فرزندان رسول ہین دوم یہ کہ حضرت علیؑ نفس رسول ہین سوم یہ کہ منکر ہیبت و جلال آل عبا کا دیکھ کر مباہلہ سے باز رہے اور جزیہ دینا قبول کیا مگر ایمان نہ لائے

آیت چہارم در شان حضرت علیؑ

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ ہ

پارہ چھٹا سورۂ مائدہ رکوع از سورہ آٹھوان و از پارہ بارھوان ہندسۂ رسالہ ۲۵۱۔

ترجمہ

تمھارا رفیق وہی اللہ ہی اور اُسکا رسول اور ایمان والے جو قائم ہین نماز پر اور دیتے ہین زکوۃ اور نوے ہوے ہین (یعنی بحالت رکوع)

عبارت شان نزول آیت چہارم در شان حضرت علی

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ حضرت رسالت پناہ مسجد مین تشریف لائے صحابۂ کرام کو دیکھا کہ نماز مین مشغول ہین بعض قیام مین بعض قعود مین اور بعض رکوع مین اور ایک جماعت سجدہ مین اور بہ فقیر مسجد کے دروازہ پر کھڑا تھا حضرت نے پوچھا کہ تم کو کسنے انگوٹھی دی وہ انگوٹھی چاندی کی تھی اُسنے حضرت علی مرتضی کی طرف اشارہ کیا اور کہنے لگا کہ اس شخص نے مجھ کو دی آپ نے فرمایا کہ کون سی حالت مین دی کہا حالت رکوع مین حضرت نے زبان مبارک پر تکبیر لاکر یہ آیت فرمائی اور جسوقت انگوٹھی اُسکو دی خداے تعالی نے یہ آیت بھیجی انتہی

دلائل حضرات شیعہ بابت آیت چہارم در شان حضرت علی

بحوالۂ تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۶۱۸ مطبوعہ مصر شیعہ مظہر مین کہ یہ آیت بموجب دعاے جناب رسول اللہ اُسوقت نازل ہوئی کہ جسوقت حضرت علی نے سائل کو بحالت رکوع انگشتری عطا کی

عبارت تفسیر کبیر

اول آنحضرت نے دعاے حضرت موسی کو جسکا ذکر قرآن مجید مین ہی من ابتداے فَقَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي لغایت وَاَشْرِكْهُ فِي اَمْرِي تلاوت فرمایا اور آیت سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطَانًا کو بھی تلاوت فرماکر درگاہ خداوند عالم مین بہ دعا کی خداوندا مین ہون نبی تیرا اور برگزیدہ تیرا پس تو کھولدے میرے واسطے سینہ میرا اور آسان کر تو میرے واسطے امر حکومت کو میرے اور گردان تو میرے واسطے وزیر

و نائب میری اہل سے خاص علی کو اور محکم کر ساتھ علی کے پشت کو میری ہنوز یہ
کلمۂ آخر تمام نہ ہوا تھا کہ حضرت جبرئیل آیت انما ولیکم اللہ الخ لیکر نازل ہوے انتہی
پس آیت موصوفہ بنا بر عبارت تفسیر مذکور خلافت بلافصل و امامت حضرت علیؑ
پر نازل ہوئی کیونکہ سوال و دعا مین جناب رسول اللہ نے اولاً علی کا نام لے کر
انھین کو اس طرح اپنا وزیر اور اپنا شریک امر گردانا خداوند عالم سے طلب کیا
جس طرح حضرت موسی نے حضرت ہارون کا نام لیکر اپنے واسطے اُنکا وزیر ہونا دعا
مین خداوند عالم سے طلب کیا تھا اور خداوند عالم نے دعاے حضرت موسی کو
قبول فرماکر یہ ارشاد فرمایا و جعلنا معہ اخاہ ھارون وزیرا اُسی طرح یہان بھی
خداوند عالم نے دعاے رسول اللہ کو فوراً بلا فاصلہ قبول کر کے حسب سوال رسول علی
زوج بتول کو بخطاب ولی خلیفۂ بلا فصل نبی باوصاف ایمان و اقامت صلوۃ
و اداے زکوۃ بحالت رکوع بآیت موصوفہ فرمایا اور چونکہ جناب رسول مقبول نے
حضرت علی کے نام کی تصریح اپنے سوال مین اس غرض سے کردی تھی کہ کسی کو شبہہ
غیر علی کے باقی نہ رہے پس خداوند عالم نے اُس نام معلوم و مقررہ کا اپنے کلام
بلاغت نظام مین بسبب تکرار عبث کے اعادہ نہ فرمایا بلکہ خداوند عالم نے حضرت
علیؑ کو باوصاف موصوفہ تعظیماً یاد فرمایا اب امامت و خلافت بلافصل حضرت علیؑ
کی بدلیل مقبولیت دعاے رسول خدا نص صریح سے ثابت اور واضح ہوگئی الغرض
حضرت علیؑ نے اس دل سے انگشتری سائل کو عطا فرمائی اور اس خضوع و خشوع
سے نماز کو ادا کیا کہ بنزول آیت موصوفہ حضرت کو ایسی حکومت عطا ہوئی کہ بعد
رسول اللہ کے دوسرے کو غیر ممکن اور اگر خضوع و خشوع مین کمی ہوتی تو پھر حکومت

کجا حکومت خداوند عالم اصلیہ ہی حکومت جناب رسول اللہ بنا بتا ہے حکومت
حضرت علیؑ بھی نیا بتا ہی

نتیجۂ آیت چہارم درشان حضرت علیؑ

اس آیت و عبارت شان نزول سے یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ حاکم کل مومنین کا سوائے
خداوند عالم اور اُسکے رسولؐ و حضرت علیؑ کے چوتھا نہین او حضرت علیؑ نے
بحالت نماز بھی سوال سائل کو رد نہین کیا مگر حکومت مین یہ فرق ہی کہ خداوند عالم
اصلی حاکم و مالک ہی اور جناب رسول اللہ و حضرت علی حجۃ اللہ ہین اور اُنکی حکومت نیابتاً ہے

آیت پنجم درشان حضرت علیؑ

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ

پارہ آٹھوان سورۂ اعراف رکوع از سورہ پانچوان و از پارہ بارھوان ھند سہ رسالہ ۳۳۵-

ترجمہ پوری آیت کا

جو لوگ ایمان لائے اور کام کیے اچھے نہین ہم تکلیف دیتے کسی کو مگر اُسکی طاقت بھر
یہ لوگ رہنے والے ہین بہشت کے او بیچ اُسکے ہمیشہ رہینگے

عبارت شان نزول آیت پنجم درشان حضرت علیؑ

یہ آیت ہی کہ شان مین حضرت عثمان و علی و طلحہ و زبیر کے نازل ہوئی ہے-

مؤلف

یہ آیت تحت نام حضرت عثمان تحریر ہو چکی ہی مگر چونکہ اس آیت کی شان نزول مین نام حضرت علی کا بھی لکھا ہی بدینوجہ اس مقام پر بھی لکھی گئی لیکن عبارت شان نزول مین یہ نہین تحریر ہی کہ یہ آیت ان حضرات کے کن افعال یا اقوال پر نازل ہوئی۔

آیت ششم در شان حضرت علیؑ

وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ (الآیۃ)

مؤلف

یہ آیت تحت نام حضرت ابو بکر تحریر ہو چکی ہی مگر چونکہ اس آیت کی شان نزول مین یہ لکھا ہی کہ حضرت ابو بکر کو جناب رسالتؐ پناہ اپنے ہمراہ غار مین لے گئے اور حضرت علیؑ کو اپنے فرش خواب پر سولایا بدینوجہ اس مقام پر بھی لکھی گئی اس آیت سے حضرت علیؑ کو خصوصیت فرش خواب پر سونے کی ہی

آیت ہفتم در شان حضرت علیؑ

مَا کَانَ لِلْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یَّعْمُرُوْا مَسَاجِدَ اللّٰہِ شَاہِدِیْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ بِالْکُفْرِ اُولٰٓئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُہُمْ

پارہ دسوان سورۂ توبہ رکوع از سورہ تیسرا و از پارہ نوان ہندسۂ رسالہ ۴۰۹۔

ترجمہ

مشرکون کا کام نہین کہ آباد کرین اللہ کی مسجدین اور مانتے جاوین اپنے اوپر کفر

وہ لوگ خراب ہو گئے اُنکے کیے

عبارت شان نزول آیت ہفتم درشان حضرت علیؑ

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ جب عباس کو اسیر کیا مسلمانون نے
اُنکو شرک اور قطع رحم سے سرزنش کی عباس نے کہا کہ تم ہماری برائیان کرتے ہو اور
نیکیان شمار نہین کرتے حضرت علیؑ نے فرمایا تم مین کیا وصف ہی کہ تم کو محاسنین سے
شمار کرین عباس نے کہا کہ ہم مسجد الحرام مین قیام رکھتے ہین اور خانہ کعبہ کی تعظیم
بجالاتے ہین اور حاجیون کو زمزم پلاتے ہین اور قیدیون کو قید سے رہائی دیتے
ہین موافق قول حضرت علیؑ کے یہ آیت نازل ہوئی

نتیجہ آیت ہفتم درشان حضرت علیؑ

عبارت شان نزول سے یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ اللہ جلشانہ نے حضرت علیؑ کے قول
کی تصدیق فرمائی

آیت ہشتم درشان حضرت علیؑ

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجَاهَدَ
فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ

پارہ دسوان سورۂ توبہ رکوع از سورہ تیسرا و از پارہ نوان ہندسہ رسالہ ۲۰۹۔

ترجمہ

کیا تم نے ٹھہرایا حاجیون کا پانی پلانا اور مسجد الحرام کو بسانا برابر اُسکے جو یقین لایا اللہ پر اور پچھلے دن پر اور لڑا اللہ کی راہ مین نہین برابر اللہ کے پاس۔

عبارت شان نزول آیت ہشتم درشان حضرت علیؑ

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ ابن عامر روایت کرتے ہین کہ محمد بن کعب نے کہا کہ طلحہ و عباس و علیؑ فخر کرتے تھے طلحہ نے کہا مین مالک کعبہ ہون اور اُسکی کنجی میرے قبضہ مین ہی اگر چاہون رات کو وہان قیام کرون عباس نے کہا مین مالک سقایہ یعنی زمزم کا ہون اگر چاہون مسجد مین قیام کرون حضرت علیؑ نے فرمایا کہ مین نہین جانتا کہ تم کیا کہہ رہے ہو مین چھ مہینے پہلے آدمیون سے نماز ادا کرتا ہون اور صاحب جہاد کا ہون خداوند تعالی نے حضرت علیؑ کے مناقب کی تصدیق مین یہ آیت بھیجی

نتیجہ آیت ہشتم درشان حضرت علیؑ

اس آیت و عبارت شان نزول سے دو نتیجے نکلتے ہین اول حضرت علی کا کل آدمیون سے چھ مہینے پہلے نماز پڑھنا دوسرے خداوند عالم کا حضرت علیؑ کے کلام کی اُسکی مقابل مین تصدیق فرمانا جسکو حضرات اہل سنت داخل عشرہ مبشرہ کہتے ہین۔

آیت نہم درشان حضرت علیؑ

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

پارہ دسوان سورۂ توبہ رکوع از سورہ چوتھا وازپارہ دسوان ہندسہ رسالہ ۱۲ ہم۔

ترجمہ

پھر اُتارا اللہ نے اپنا اطمینان اپنے رسول پر اور ایمان والون پر اور اُتارین فوجین جو تم نے نہین دیکھین اور مار دی کافرون کو

عبارت شان نزول آیت نہم درشان حضرت علیؑ

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ دو دفعہ جنگ حنین مین شکست ہوئی پھر ہمراہی حضرت چار آدمیون کے سوا اور کوئی نہ رہا علیؑ و عباسؓ و بیضان بن الحوارث و عبداللہؓ بن مسعود اور حضرت عباس حضرت کو تنہا نہ چھوڑتے تھے کہ آپ حملہ کرین آپ نے فرمایا کہ مجھکو جنگ کے واسطے جانے دو وگرنہ صحابہ کو بلا دو حضرت عباس نے بموجب فرمانے آپ کے صحابہ کو بلایا صحابۂ کرام جمع ہوے اور کفار پر حملہ کیا اور ملائکہ سپید لباس اور سرخ عمامہ پہن کر اور ابلق گھوڑون پر سوار ہو کر کافرون سے لڑنے کے واسطے آئے کافرون کو شکست ہوئی اور لشکر آنحضرتؐ کی فتح خداوند تعالیٰ نے اس نعمت کے یاد دلانے کے واسطے یہ آیت نازل فرمائی

دلائل حضرات شیعہ بابت آیت نہم درشان حضرت علیؑ

شیعہ یہ کہتے ہین کہ گو کہ عبارت شان نزول مین صاف تحریر ہے کہ ہمراہی حضرت مین سوائے چار آدمیون کے کوئی نہ رہا (یعنی سب فرار کر گئے) اور یہ بھی تحریر ہے کہ حضرت عباس نے بموجب فرمانے آپ کے اصحاب کو بلایا صحابۂ کرام جمع ہوے (یعنی صحابہ

کرام بھی جو فرار کر گئے تھے پھر واپس آئے) اور صحابہ کرام مین بموجب عقیدہ حضرات اہل سنت اول حضرت ابو بکر و حضرت عمر و حضرت عثمان ہین مگر تاہم یہ تاویل ہو سکتی ہی کہ یہ حضرات کسی وجہ سے اس لڑائی مین جناب رسالت پناہ کے ہمراہ نہ ہون۔ پس اس شبہہ کے رفع کرنے کے واسطے ہم بحوالۂ کتب حضرات اہل سنت یہ کہتے ہین کہ یہ حضرات بھی اس لڑائی مین موجود تھے اور جناب رسالت پناہ کو نرغۂ کفار مین چھوڑکر فرار کر گئے اور کچھ اسی لڑائی پر منحصر نہین بلکہ یہ حضرات اور لڑائیون سے بھی مفرور ہوے جو ذیل مین درج ہین

فرار حضرت ابو بکر از جنگ احد (دیکھو تاریخ خمیس چھاپہ مصر صفحہ ۴۳۱)

فرار حضرت عمر از جنگ احد (دیکھو تفسیر درمنثور سیوطی بمقام سورۂ آل عمران و تفسیر کبیر)

فرار حضرت عثمان از جنگ احد دیکھو صحیح بخاری جلد دوم چھاپہ بمبئی صفحہ ۵۸۲ سطر ۵)

اس جنگ مین غیب سے ندا آئی لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار (دیکھو مدارج النبوۃ)

فرار حضرت ابو بکر و حضرت عمر از جنگ خیبر۔ اس لڑائی مین حضرت علیؑ نے مرحب کو مع اسکے برادر حارث نامے کے قتل کیا اور درہ خیبر اکھاڑا (دیکھو شواہد النبوۃ و مدارج النبوۃ و ازالۃ الخفا)

فرار حضرت ابو بکر و حضرت عمر و حضرت عثمان از جنگ حنین (دیکھو صحیح بخاری جلد دوم چھاپہ بمبئی صفحہ ۶۱۸ سطر ۲۶)

اور باوجودیکہ جناب رسالت پناہ نے مفرورین کو یا معشر الانصار و یا اصحاب السمرہ کہکر پکارا مگر مفرورین کو بجز فرار قرار نہ تھا اس لڑائی مین مسلمانون نے حضرت جبرئیل کو لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار کہتے ہوے سنا (دیکھو ازالۃ الخفا صفحہ ۲۵۵)

نتیجہ آیت نہم درشان حضرت علیؑ

عبارت شان نزول سے یہ نتیجہ نکلتا ہو کہ اس لڑائی مین سواے چار آدمیون کے اور کوئی نہ رہا اور وہ چار آدمی کون کہ حضرت علیؑ و عباس و عثمان و عبد اللہ حتی کہ صحابہ کرام تک تاب مقابلہ نہ لاکر میدان جنگ مین نہ ٹھہر سکے جو بعد بلا نیکے واپس آئے

آیت دہم متعلق حضرت علیؑ

أَفَمَنْ وَعَدْنَاهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيهِ كَمَنْ مَتَّعْنَاهُ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ

پارہ بیسوان سورۂ قصص رکوع ازسورہ ساتوان واز پارہ دسوان ہند سہ رسالہ ۸۵۰۔

ترجمہ

بھلا ایک شخص جو ہم نے وعدہ دیا ہی اُسکو اچھا وعدہ سو اُسکو پانے والا ہی برابر ہی اُسکے جسکو ہم نے برتوا لیا برتنا دنیا کے جیتے پہر وہ قیامت کے دن پکڑا آیا۔

عبارت شان نزول آیت دہم درشان حضرت علیؑ

اس آیت کے نازل ہونیکا سبب یہ ہوا تھا کہ علی اور حمزہ نے ابو جہل سے دین کے بارے مین جھگڑہ کیا اللہ تعالی نے اُنکے مراتب کے فرق مین یہ آیت بھیجی

نتیجہ آیت دہم درشان حضرت علیؑ

اس آیت کا یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ اللہ جلشانہ نے ان دونوں حضرات سے وعدۂ بہشت کیا اور ابوجہل بہ یوم قیامت مبتلائے عذاب ہوگا

آیت یازدہم درشان حضرت علی

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ ۝

پارہ اکیسواں سورۂ سجدہ رکوع از سورہ دوسرا واز پارہ پندرھواں ہندسہ رسالہ ۹۰۰-

ترجمہ

بھلا ایک جو ہی ایمان پر برابر ہی اُسکے جو بے حکم ہوے

عبارت شان نزول آیت یازدہم درشان حضرت علی

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ تھا کہ ولید بن عتبہ نے حضرت علیؑ سے کہا کہ میری تلوار تمھاری تلوار سے سخت ہی اور میری زبان تمھاری زبان سے تیز ہی علیؑ نے کہا کہ ای منافق تجھ کو میرے ساتھ کیا مساوات ہی اور کیا طاقت ہی لڑائی جھگڑے کی خداوند تعالی نے تصدیق قول حضرت علی میں یہ آیت نازل فرمائی

نتیجۂ آیت یازدہم درشان حضرت علی

اس آیت سے صاف ثابت ہی کہ خداوند عالم حضرت علیؑ کے قول کی تصدیق فرماتا ہے

آیت دوازدہم درشان حضرت علیؑ

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا

پارہ بائیسوان سورۂ احزاب رکوع از سورہ ساتوان واز پارہ چوتھا ھند سہ رسالہ ۹۲۱ و ۹۲۲۔

ترجمہ

جو لوگ ستاتے ہین اللہ اور اُسکے رسول کو اُنپر لعنت ہی اللہ کی دنیا اور آخرت مین اور رکھی ہو اُنکے واسطے ذلت کی مار

عبارت شان نزول آیت دوازدہم درشان حضرت علیؑ

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ مولانا شہاب الدین رہ کے رسالہ سے معلوم ہوتا ہی کہ اہل جماعت نفاق نے علی مرتضی کو غایت درجہ کی تکلیف پہونچائی اُنکی تکلیف کی وجہ سے حضرت کو بھی تکلیف پہونچی اُن موزیون کے بارے مین یہ آیت نازل ہوئی۔

سوالات شیعہ متعلق عبارت شان نزول آیت دوازدہم درشان حضرت علیؑ

اول بعد رسول اللہ جو لوگ حضرت علیؑ سے لڑے یا باعث لڑائی کے ہوے تو کیا وہ بھی اس آیت مین داخل ہون گے

دوم یہ مسلہ مسلمۂ فریقین ہی کہ جو شخص رسول اللہ یا رسول اللہ کے خلیفۂ برحق سے لڑے تو وہ جہنمی ہی اور اس امر کے بھی فریقین قائل ہین کہ حضرت علیؑ رسول اللہ کے خلیفۂ برحق تھے فرق اتنا ہی کہ ہم شیعہ حضرت علیؑ کو خلیفۂ بلا فصل جانتے ہین اور کہتے ہین اور حضرات اہل سنت چوتھا خلیفہ کہتے ہین پس جن اشخاص نے حضرت

علیؑ سے جدال و قتال کی تو کیا وہ بھی اس مسئلہ مین داخل ہونگے اور اُنپر بھی اس مسئلہ کا اطلاق ہوگا

نتیجۂ آیت دوازدہم درشان حضرت علیؑ

اس آیت کا صاف صاف بموجب عبارت شان نزول یہ مطلب ہو کہ جن اشخاص نے حضرت علی کو تکلیف پہونچائی اُنپر لعنت ہو خدا کی دنیا اور آخرت مین

آیت سیزدہم درشان حضرت علیؑ

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

پارہ تیئیسوان سورۂ زمر رکوع از سورہ تیسرا از پارہ اٹھارھوان ہندسہ رسالہ ۹۹۶-

ترجمہ

بھلا جسکا منھ کھولدیا اللہ نے مسلمانی پر سو وہ اُجالے مین ہو اپنے رب کی طرف سے سو خرابی ہو اُنکی جن کے دل سخت ہین اللہ کی یاد سے-

عبارت شان نزول آیت سیزدہم درشان حضرت علی

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ جب حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت حمزہؓ کا نور اسلام سے سینۂ مبارک روشن ہوا اور عتبہ بن ابی لہب بے ادب کو یہ دولت نہ نصیب ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

نتیجۂ آیت سیزدہم درشان حضرت علیؑ

اس آیت و عبارت شان نزول کا صاف صاف یہ مطلب ہی کہ حضرت علیؑ و حضرت حمزہ کا سینۂ مبارک نور اسلام سے روشن و منور ہوگیا جسکی تصدیق خود اللہ جلشانہ فرماتا ہی۔

آیت چہاردہم در شان حضرت علیؑ

حٰمٓ عٓسٓقٓ ۝

پارہ پچیسواں سورۂ شوریٰ۔

عبارت شان نزول آیت چہاردہم در شان حضرت علیؑ

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ حضرتؐ نے زبان مبارک سے فرمایا اُن حادثون کو کہ جو بعد تشریف لے جانے آنحضرتؐ کے ظاہر اور وقوع مین آئے اور حدیث مین آیا ہی کہ بعد نزول سورہ کے حضرتؐ پر غم کا نشان ظاہر ہوا اور فرمایا کہ مجھکو خبر دی گئی ہی اُن باتون کی کہ جو میری امت مین واقع ہونگی اور ثعلبی نے ابن عباس سے نقل کیا ہی کہ حضرت علی مرتضیٰؑ فتنون کو ([1]) نکالا ہے

دلائل حضرات شیعہ بابت آیت چہاردہم در شان حضرت علیؑ

چونکہ عبارت شان نزول مین یہ نہین لکھا ہی کہ وہ کون حادثہ یا کون باتین تھین جنکی خبر سے حضرت پر نشان غم و الم ظاہر ہوا اور وہ کون فتنہ تھے جنکو حضرت علیؑ نے نکالا

[1] یہان کا مضمون پڑھا نہین گیا اسلیے بیاض چھوڑ دی ۱۲ منہ عفی عنہ

لہذا ہم شیعہ اُن حادثون کو اور باتون کو اور فتنون کو بحوالہ احادیث مندرجہ کتب حضرات اہل سنت تحریر کرتے ہین

حدیث اول - فرمایا جناب رسالت پناہ نے کہ بعد میرے میری امت فتنہ برپا کرے گی اور حق میرے اہل بیت کا چھین لیگی (دیکھو قسطلانی جلد دہم صفحہ ۱۰۳)

حدیث دوم - فرمایا جناب پیغمبر خدا نے یا علی اس قوم کے دل مین تمھاری طرف سے بہت کینہ ہی جو بعد میرے ظاہر ہوگا (دیکھو مدارج النبوۃ و شواہد النبوۃ)

حدیث سوم - فرمایا جناب رسول خدا نے یا علی تم میرے بعد صبر کرنا (دیکھو صحیح بخاری جلد ششم صفحہ ۱۲۵)

حدیث چہارم - بعد ادائے نماز جنازہ شہیدان جنگ احد فرمایا جناب رسالت پناہ نے کہ مین ان لوگون پر گواہ ہون اُسوقت حضرت ابو بکر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا یہ لوگ میرے بھائی نہین ہین پس جواب دیا جناب رسالت پناہ نے کہ نہ معلوم تم میرے بعد کیا کیا احداث کروگے یہ سنکر حضرت ابو بکر بہت روئے اور کہا کہ آہ بعد آپکے مجھ سے ایسے افعال سرزد ہونگے (دیکھو کتاب المغازی للواقدی صفحہ ۱۰۲)

اب عبارت شان نزول و احادیث متذکرۂ بالا اور نیز اُن واقعات سے جو قبل ازین تحت آیت ہو الذی یقبل التوبۃ الخ (آیت نہم متعلق صحابہ) مین تحریر ہو چکے ہین صاف صاف کالشمس نصف النہار آشکار ہی کہ بعد وفات جناب رسول اللہ امت نے فتنہ برپا کیا حق اہل بیت رسول خدا کا چھین لیا اور حضرت علیؑ نے صبر کیا -

نتیجۂ آیت چہاردہم در شان حضرت علیؑ

عبارت شان نزول سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ بعد انتقال جناب رسول خدا حادثہ واقع ہوے فتنہ برپا ہوے اور حضرت علی نے اُن فتنون کو نکالا اور حدیث مندرجہ صحیح بخاری اس امر پر دلالت کرتی ہی کہ یہ فتنہ بذریعہ صبر فرو کیے گئے

آیت پانزدہم درشان حضرت علیؑ

اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا

پارہ پچیسوان سورہ شوریٰ رکوع ازسورہ تیسرا ہندسہ رسالہ ۱۰۴۷-

ترجمہ

کیا کہتے ہین اُسنے باندھا اللہ پر جھوٹھ

مؤلف

یہ آیت اس مقام پر بھی اسوجہ سے لکھی گئی کہ اس آیت مین حضرت علی بھی داخل ہین اور حضرت علیؑ اول آل و افضل آل ہین اوران سے اور نیز جناب فاطمہ زہراؑ اور حسنینؑ سے حضرت نے دوستی کرنے کا حکم دیا ہی

آیت شانزدہم درشان حضرت علیؑ

وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثۡلُہَا ۚ فَمَنۡ عَفَا وَ اَصۡلَحَ فَاَجۡرُہٗ عَلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیۡنَ

پارہ پچیسوان سورہ شوریٰ رکوع ازسورہ چوتھا وازپارہ پانچوان ہندسہ رسالہ ۱۰۵۰-

ترجمہ

اور برائی کا بدلہ ہی برائی ویسی ہی پھر کوئی معاف کرے اور سنوارے تو اُس کا

ثواب ہو اللہ کے ذمہ بیشک اُسکو خوش نہین آتے گنہگار۔

عبارت شان نزول آیت شانزدہم درشان حضرت علیؑ

یہ آیت مطابق حال حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہی

نتیجہ آیت شانزدہم درشان حضرت علیؑ

چونکہ عبارت شان نزول مین صرف اسقدر تحریر ہی کہ یہ آیت مطابق حال حضرت علیؑ کے ہی اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ حضرت علیؑ کے ساتھ برائی کی گئی اور حضرت علیؑ نے صبر کیا

آیت ہفتدہم درشان حضرت علیؑ

یُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَیَخَافُونَ یَوْمًا کَانَ شَرُّہٗ مُسْتَطِیْرًا ۝ وَیُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا ۝

پارہ انتیسوان سورۂ دہر رکوع از سورہ تیسرا ہند سنہ رسالہ ۱۲۵۶ -

ترجمہ

پوری کرتے ہین مَنّت اور ڈرتے ہین اُس دن سے کہ اُسکی بُرائی پھیل پڑیگی اور کھلاتے ہین کھانا اُسکی محبت پر محتاج کو اور بے باپ کے لڑکے کو اور قیدی کو -

عبارت شان نزول آیت ہفتدہم درشان حضرت علیؑ

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ رسول مقبول حضرت علیؑ کے مکان مین

تشریف لائے امام حسنؓ و امام حسینؓ بیمار تھے آپ نے حضرت فاطمہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کچھ نذر کر دیعنی کچھ اللہ کے واسطے مان لو کہ تمھارے دونون فرزندون کو اللہ تعالی صحت عطا فرمائے اُنھون نے نذر مان لی کہ تین روز روزہ رکھین گے اللہ تعالی نے سبطین کو صحت کلی عنایت فرمائی اُنھون نے روزون کا ارادہ کیا اور تھوڑے سے جَو کہ یا تو قرض یا مزدوری کر کے حاصل کیے اُنکو پیس کر اُنکی روٹیان پکائین جب شام کا وقت آیا اور ارادہ کیا کہ روزہ کھولین ایک غریب و مسکین دروازہ پر آیا اور اُسنے کہا کہ ای اہل بیت پیغمبر مین مسکین ہون مجھ کو کچھ کھانا دو تا کہ اللہ تعالی تم کو بہشت کی نعمتین اُسکے بدلے مین عطا کرے حضرت علی کرم نے اپنا حصہ اُسکو فوراً دیدیا اور سب گھر والون نے بھی اُنکی موافقت کی یعنی سب نے اپنا حصہ اُسکو دیدیا اور صرف پانی سے روزہ کھول کر رات گذاری دوسرے روز بھی روزہ رکھا ایک یتیم نے آکر دروازہ پر سوال کیا جو کچھ کھانا اُنکے پاس موجود تھا سب کا سب اُسکو دیدیا تیسرے روز بھی یہی اتفاق ہوا روزہ کھولنے کا وقت آیا ایک قیدی نے آکر وہی سوال کیا جو کہ یتیم و مسکین نے کیا تھا آپ نے سب کھانا اُسکو دیدیا اور خالص پانی سے روزہ کھولا اللہ نے اُنکی تعریف مین یہ آیت بھیجی

قول حضرات شیعہ بابت آیت ہفتدہم درشان حضرت علیؓ

شیعہ کہتے ہین کہ تفسیر ثعلبی مین اسقدر اور تحریر ہی کہ جبکہ تین روز متواتر روزے پر روزہ رکھا اور محض رضائے خدا کے واسطے نذر کو ادا کیا تو حضرت جبرئیل ان

حضرات کے واسطے بحکم خدا خوان نعمت جنت سے لائے

نتیجہ آیت ہفتدہم درشان حضرت علیؑ

الغرض اس آیت وعبارت شان نزول سے صاف ظاہر ہو کہ ان حضرات نے تین روزے متواتر رکھے اور ہر روز اپنا اپنا کھانا افطار کا غریب اور یتیم اور قیدی کو دیدیا اور خود فاقہ پر فاقہ کیا جو حد امکان انسان غیر مقرب باری سے باہر ہو

آیت ہیجدہم درشان حضرت علی

وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ

پارہ تیسوان سورۂ فجر ہند سۂ رسالہ ۱۲۸۷

ترجمہ

قسم ہو فجر کی اور دس راتون کی۔

عبارت شان نزول آیت ہیجدہم درشان حضرت علی

اس آیت کے نازل ہونے کا سبب بیان کرنا دوزخ وبہشت کا آیا ہو جیسا کہ آیا ہو کہ بعد نازل ہونے اس آیت کے حضرتؐ کے چہرہ کا رنگ بدل گیا اور حضرت علیؑ نے آپ کو بغل مین لے لیا اور پوچھا یا رسول اللہ آپ کی کیا حالت ہو فرمایا جبرئیل تشریف لائے اور قیامت کے حال سے مجھ کو خبر دی

نتیجہ آیت ہیجدہم درشان حضرت علیؑ

اس عبارت شان نزول سے ایک خصوصیت خاص حضرت علیؑ کی ثابت ہوتی ہے کیونکہ اسوقت تک کسی آیت سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ سوا‌ے حضرت علیؑ کے کسی دوسرے شخص نے بھی جناب رسالتؐ پناہ کو بغل مین لیا ہو۔

آیت نوزدہم درشان حضرت علیؑ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝

آخر پارہ یعنی پارۂ عم یتساءلون ہندسۂ رسالہ ۱۳۰۹۔

ترجمہ

تو کہہ مین آیا پناہ مین صبح کے رب کی تو کہہ مین آیا پناہ مین لوگون کے رب کی

عبارتِ شان نزول آیت نوزدہم درشان حضرت علیؑ

ان دو آیتون کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا تھا کہ لبید بن عاصم کے بیٹے نے یہود کی لڑکی سے بڑی کوشش سے جادو سیکھا اور حضرت کے بالون کو جو کنگھی مین رہ گئے تھے مانگ کر لے گئے اور حضرت کا نام لے کر ایک رسی پر جادو پھونک کے زروان کے کنوین مین پتھر کے نیچے دبا دیا جبرئیل نے حضرت کو اس سے خبر دی آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کو اس کنوین پر بھیجا کہ اُس رسی کو لاوین جب آپ نے اُس رسی کو دیکھا اُس مین گیارہ گرہ لگی ہوئی تھین اللہ تعالی نے یہ گیارہ آیتین نازل فرمائین اور فرمایا کہ انکو پڑھو ہر ایک کے پڑھنے کے ساتھ ایک گرہ کھل جائیگی۔

نتیجۂ آیت نوزدہم درشان حضرت علی

اس عبارت شان نزول سے حضرت علیؑ کی ایک خصوصیت ثابت ہوتی ہو اسلئے کہ کیا کوئی اور شخص رسی کے لانے کے لائق تھا

اعلان

واضح ہو کہ جسقدر آیات کا تعلق صحابۂ کرام وصحابۂ عام وحضرت علیؑ سے بموجب رسالۂ شان نزول تھا وہ ختم ہوئین

حضرت ابوبکر کی شان مین جداگانہ صرف آٹھ آیتین ہین۔

حضرت عمر کی شان مین اُس سے بھی کم یعنی صرف چار آیتین ہین۔

حضرت عثمان کی شان مین اُس سے بھی کم یعنی صرف تین آیتین ہین۔

عام صحابہ کی شان مین چودہ آیتین ہین منجملہ اُنکے آیت اول وسوم ویازدہم مین تو حضرت ابوبکر وحضرت عمر وحضرت عثمان یقیناً داخل ہین مگر آیت دوم وپنجم وششم مین غالباً نہ داخل ہون اور آیت چہارم وہفتم وہشتم ونہم ودوازدہم وسیزدہم وچہاردہم کی نسبت کچھ صاف نہین معلوم ہوتا لہذا مین نہین کہہ سکتا کہ ان آیات مین بھی یہ ہرسہ حضرات موصوفۂ بالا داخل ہین یا نہین۔

حضرت علیؑ کی شان مین اُنیس آیتین ہین۔

لہذا اب مین ان آیات کا نتیجہ یکجائی تحریر کرتا ہون۔

نتیجۂ آیات متعلق حضرت ابوبکر

عبارت شان نزول آیت اول سے حضرت ابوبکر کا گریۂ بے محل ثابت ہوتا ہی۔

آیت دوم سے خصوصیت ہمراہی غار ثابت ہوتی ہی۔

آیت سوم سے نازل ہونا آیت پُر عتاب کا ثابت ہی۔

آیت چہارم سے تقاضائی بشری ثابت ہوتا ہی۔

آیت پنجم سے قسم کھانا ترک فعل حسن پر اور قصد کرنا خلاف آیت ذوی القربیٰ ثابت ہوتا ہی

عبارت شان نزول آیت ششم سے قبول ہونا دعا کا پایا جاتا ہی۔

عبارت شان نزول آیت ہفتم سے بیس برس تک قبل بعثت حضرت کی خدمت مین رہنا پایا جاتا ہی۔

عبارت شان نزول آیت ہشتم سے ابوالاسد کو مسکت جواب دینا ثابت ہی۔

ان آٹھ آیتون مین چار باتین اچھی پائی جاتی ہین وہ کون کہ خصوصیت ہمراہی غار اور قبول ہونا دعا کا اور سال بعثت تک بیس برس حضرت کی خدمت مین حاضر رہنا اور ابوالاسد کو مسکت جواب دینا لاتحزن کو مین تقاضاے بشریت پر مبنی کرتا ہون اب باقی رہا گریۂ بے محل (اگر فی الواقع وقوع مین آیا) اور نزول آیت پر عتاب اور قسم کھانا ایسے فعل حسن کے ترک پر جو فعل موافق آیت ذوی القربیٰ کے ہو ناظرین خود غور و تصور فرلین کہ یہ افعال یا اقوال حضرت ابوبکر سے کیسے واقع ہوے

نتیجۂ آیات متعلق حضرت عمر

آیت اول سے نازل ہونا آیت مشتمل بہ غصہ کا ثابت ہی۔

عبارت شان نزول آیت دوم سے حضرت عمر کی بے احتیاطی اور قبول ہونا دعا کا پایا جاتا ہے

عبارت شان نزول آیت سوم سے صبر کرنا تہمت لگانے و بیہودہ بات و بنر مالک کنیز کی پایا جاتا ہے

عبارت شان نزول آیت چہارم سے صبر کرنا کفار کی گالیون پر پایا جاتا ہی۔

ان آیتون مین دو باتین اچھی پائی جاتی ہین اول حضرت عمر کی دعا کا قبول ہونا دوم صبر کرنا باقی رہا نازل ہونا آیت مشتمل بہ غصہ کا اور حضرت عمر کی بے احتیاطی اس کی بابت ناظرین اپنی عقل سلیم اور ذہن مستقیم کے موافق خود نتیجہ نکال سکتے ہین۔

نتیجۂ آیات متعلق حضرت عثمان

گو کہ حضرت عثمان حضرات اہل سنت کے خلیفۂ ثالث کی شان مین صرف تین آیتین ہین مگر اُن حضرات پر ان آیتون کے بموجب مصداق الثالث بالخیر کا ہوتا ہے۔

نتیجۂ آیات متعلق صحابہ

آیت اول و سوم سے نامردی و فرار صحابہ از جنگ احد و حنین ثابت ہی۔

آیت دوم سے ثابت ہی کہ بعض صحابہ کو محبت اقربا مانع ہجرت ہوئی۔

آیت چہارم سے ثابت ہی کہ صحابہ لذات دنیا و نفع دنیا کو پسند کرتے تھے۔

آیت پنجم و ششم سے ثابت ہی کہ صحابہ کو جنگ تبوک سے تنفر ہوا اور بعض نے حیلہ کیا۔

آیت ہفتم سے ثابت ہوتا ہی کہ صحابہ نے اپنی بھلائی کی حضرت سے درخواست کی۔

آیت ہشتم و نہم سے صاف ثابت ہوتا ہی کہ ایک جماعت کے دل مین یہ خطرہ گذرا کہ رسول اللہ نے خدا پر جھوٹھ باندھا اور اُسی جماعت کو حکومت آل رسول ناگوار معلوم ہوئی اور بعد کو توبہ کی۔

آیت دہم سے ثابت ہی کہ بعض صحابہ صلح حدیبیہ سے رنجیدہ ہوے۔

آیت یازدہم سے زیر درخت ببول بیعت کرنا ثابت ہوتا ہی لیکن ابن ہجیدہ سے یہ بات

پائی جاتی ہی کہ جن امور کا اقرار اس بیعت مین لیا گیا غالباً مخالفت اُن امور کی قبل اس بیعت کے واقع ہو چکی تھی۔

آیت دوازدہم سے دو امر ثابت ہوتے ہین اول یہ کہ تعبیر خواب کی تعجیل ہوئی یا صحت خواب مین شبہہ ہوا۔

آیت سیزدہم سے ثابت ہوتا ہی کہ بعض صحابہ عبادت بکثرت کرتے تھے۔

آیت چہاردہم سے معلوم ہوتا ہی کہ صحابہ نے جناب رسالت پناہ سے درخواست کی کہ کون سا عمل کرین جو عذاب دوزخ سے نجات پاوین۔

ان چودہ آیتون سے میری دانست مین پانچ امر صحابہ سے اچھے ہوے اول خوش اعتقادی صحابہ (دیکھو آیت ہفتم) دوم توبہ کرنا (دیکھو آیت نہم) سوم تجدید بیعت کرنا (دیکھو آیت یازدہم) چہارم زیادہ عبادت کرنا (دیکھو آیت سیزدہم) پنجم دریافت کرنا نیک عمل کا (دیکھو آیت چہاردہم) اور اگر اظہار تعبیر خواب مین تعجیل کی تو بہتر ہوا (دیکھو آیت دوازدہم) اور آیات دوم و چہارم و پنجم و ششم و ہشتم و دہم کی بابت ناظرین خود نتیجہ نکال لین اور اس بابت بھی فیصلہ کر لین کہ اگر صحت خواب مین شبہہ ہوا تو کیسا ہوا (دیکھو آیت دوازدہم) اب باقی رہا فرار از جہاد جسکا ذکر آیت اول و سوم مین ہی تو چونکہ مفرورین جہاد کے بارہ مین خود خداوند عالم سورۂ انفال کے رکوع اول مین حکم فرما چکا ہی بدین وجہ مجھ کو اسکا نتیجہ لکھنے کی کوئی ضرورت نہین جن صاحب کا مزاج چاہے وہ سورۂ موصوفہ کے رکوع اول کی تلاوت فرما کے داخل ثواب ہون

نتیجۂ آیات متعلق حضرت علیؑ

آیت اول سے ضمناً تصدیق قول حضرت علیؑ کی ثابت ہوتی ہے۔

آیت ہفتم وہشتم و یازدہم مین صاف الفاظ مین خداوند عالم بموجب عبارت شان نزول حضرت علی کے قول کی تصدیق فرماتا ہے اور پھر حضرت طلحہ کے مقابلہ مین جنکا داخل ہونا عشرۂ مبشرہ مین کہا جاتا ہے۔

آیت دوم و چہارم و ہفدہم سے صاف ثابت ہے کہ حضرت علی خفیہ و علانیہ اور شب و روز سائلون کو دیا کرتے تھے حتیٰ کہ نماز مین بھی بحالت رکوع سوال سائل کو رد نہین کیا اور خود متواتر تین روزے رکھے اور اپنا کھانا مسکین و یتیم و قیدی کو دیدیا۔

آیت سوم و پانزدہم سے ثابت ہے کہ حضرت علی قریب رسول اللہ مثل جان کے واسطے رسول کے ہین اور انھین کے واسطے جناب رسالت پناہ نے سبھونکو دوستی کا حکم دیا۔

آیت پنجم سے ثابت ہے کہ حضرت علی کا مقام بہشت برین ہے۔

آیت سوم و ششم و ہیجدہم و نوزدہم کی عبارت شان نزول سے حضرت علیؑ کو رسول اللہ کے ساتھ چار خصوصیتین حاصل ہین اول فرش خواب رسول اللہ پر بجاے رسول اللہ واسطے قتل ہونے کے تنہا بآرام قلب استراحت کرنا دوم جناب رسول اللہ کو بغل مین لینا سوم ایک چاہ عمیق سے سنگ گران اٹھا کر اُس رسی کا نکال لانا جسپر جادو پھونکا گیا تھا چہارم جناب رسول اللہ کے ساتھ بحکم خدا شریک مباہلہ ہونا

آیت نہم کی عبارت شان نزول سے معارک جدال و قتال سے فرار صحابۂ کرام ثابت ہے اور حضرت علی کا رسول اللہ پر سینہ سپر رہ کر رسول اللہ کو بچانا اور پھر کفار سے لڑنا بھی ثابت ہے

آیت دہم و سیزدہم کی عبارت شان نزول سے ثابت ہے کہ یہ آیتین حضرت علی اور حضرت حمزہ کی شان مین ہین۔

آیت دوازدہم اور نیز عبارت شان نزول سے ثابت ہی کہ جسنے ستایا حضرت علیؑ کو
اُسپر لعنت ہی خدا کی دنیا اور آخرت مین اور اُسکو ذلت کی مار ہی۔
آیت چہاردہم کی عبارت شان نزول سے ثابت ہوتا ہی کہ بعد وفات رسول اللہ
حادثات واقع ہوسے فتنہ برپا ہوسے مگر حضرت علیؑ نے اُنکو فرو کیا۔
آیت شانزدہم سے ثابت ہوتا ہی کہ حضرت علی کے ساتھ برائی کی گئی اور حضرت علی نے صبر کیا

نتیجہ و تقابل اس امر کا کہ بموجب آیات قرآنی حضرت ابوبکر مستحق

و لائق خلافت بلافصل ہین یا حضرت علی

ہر فرقۂ اسلام اس امر کا قائل ہی کہ جناب رسالت پناہ صادق اللہجہ تھے اور سخی و مستقل
مزاج اور صابر بھی تھے اور شجاع بھی تھے اور ایسے شجاع تھے کہ کبھی کسی میدان
جنگ سے نہین ہٹے لہذا اُنکا قائم مقام اور خلیفہ بھی ایسے شخص کو ہونا چاہیے
کہ جس مین یہ اوصاف حمیدہ موجود ہون جیسا کہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب شہید عالم
اہل سنت کتاب درجات امامت کی فصل اول مین تحریر فرماتے ہین کہ خلافت در ہر
کمال عبارت ست از حصول مشابہت تامہ بانبیاء اللہ دران کمال پس مشابہ بانبیاء
در علم احکام ہمین ملہمین محفوظین باشند پس کسی کہ در ہمان کمالات بانبیاء اللہ مشابہت
داشتہ باشد خلافت او اکمل باشد از خلافت سائر کاملین پس لابد درمیان این خلیفہ
اکمل و درمیان انبیاء اللہ امتیازی ظاہر نخواہد شد الا بمرتبۂ نبوت پس در حق مثل
این شخص توان گفت کہ اگر بعد خاتم الانبیا کسی بمرتبۂ نبوت فائز می شد ہر آئینہ ہمین اکمل
الکاملین فائز میگردید چنانچہ در حق علی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وارد ست

صادق اللہجہ ہونا حضرت علی علیہ السلام کا

حضرت ابو بکر کے قول کی تصدیق کسی جگہ عبارت شان نزول مین نہین لکھی بلکہ اسکے خلاف آیت سوم جو تحت اسم مبارک حضرت ابو بکر تحریر ہی صاف ظاہر ہی کہ جناب رسالت پناہ نے حضرت ابو بکر کے کہنے پر عمل کیا آیت برعتاب نازل ہوئی اور آیات اول و ہفتم و ہشتم و یازدہم سے جو تحت مین حضرت علی کے نام کے تحریر ہین اور نیز عبارت شان نزول آیات موصوفہ سے صاف ثابت ہی کہ خداوند عالم نے چار بار حضرت علی کے قول کی تصدیق فرمائی آیت اول مین ضمناً اور آیات ہفتم و ہشتم و یازدہم مین صراحتاً پس بعد رسول اللہ کے حضرت علی سے کون شخص زیادہ صادق اللہجہ ہو سکتا ہی ایسی حالت مین مستحق خلافت بلافصل وہ ہی کہ جسکے قول پر عمل کرنے سے آیت برعتاب نازل ہو یا وہ کہ جسکے قول کی تصدیق خود خداوند عالم فرمائے۔ مصنف

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

نیتجہ و تقابل اس امر کا کہ سخی و صابر حضرت ابو بکر ہین یا حضرت علیؑ

حضرت ابو بکر کی سخاوت و صبر کی یہ حالت ہی کہ نہین معلوم یہ حضرت مسمی مسطح اپنے خالہ زاد بھائی کو کچھ دیتے تھے یا نہین لیکن قسم کھائی کہ مین کچھ نفقہ وغیرہ نہ خرچ کرونگا اور نہ کوئی نیک کام اُسکے ساتھ کرونگا کیونکہ وہ حضرت عائشہ ام المومنین کی بدگوئی مین شریک تھا ام المومنین زوجۂ رسول اللہ تھین وہ خود یا جناب رسول اللہ اُس سے قصاص لے سکتے تھے مگر حضرت ابو بکر سے اُس امر مین بھی صبر نہ ہو سکا جو صفائی تھا اور ترک فعل حسن اور ارتکاب فعل غیر حسن کی جو آیت ذوی القربی کے بالکل خلاف تھا

قسم کھائی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ خداوند عالم نے متنبہ فرمایا (دیکھو آیت پنجم متعلق حضرت ابوبکر)
اور حضرت علی کی سخاوت کی یہ کیفیت تھی کہ آیات دوم وچہارم و ہفتدہم اور نیز
عبارت شان نزول آیات موصوفہ سے جو تحت نام حضرت علی تحریر ہین صاف
ثابت ہی کہ حضرت علیؑ شب و روز خفیہ و علانیہ فقرا و مساکین کو دیا کرتے تھے حتی کہ
بحالت نماز عین رکوع مین بھی سوال سائل رد نہین کیا اور اس سخاوت پر اللہ نے
باآیت انما ولیکم اللہ الخ اُنکو حکومت بخلق عنایت فرمائی اور خود تین روزے متواتر
رکھے اور اپنا کھانا ہر روز مسکین و یتیم و قیدی کو دیدیا اور خود فقط پانی پر اکتفا فرمائی
یہ سخاوت ایسی پسندیدۂ خدا ہوئی کہ آیات سورۂ ہل اتی اُنکی اور اُنکی آل کی مدح مین
نازل فرمائین کیونکہ اُنھون نے بھی اپنا اپنا کھانا مسکین و یتیم و قیدی کو دیدیا تھا اور
حضرت علیؑ کے صبر کی حالت آیات دوازدہم وچہاردہم و شانزدہم سے جو تحت ہین
حضرت علیؑ کے نام کے تحریر ہین اور نیز عبارت شان نزول آیات موصوفہ سے ثابت ہی
جس صبر کا نتیجہ اُن حضرت کو یہ ملا کہ خداوند عالم اُنکے ایذا دینے والے پر دنیا مین لعنت
کرتا ہی اور آخرت مین اُنکے واسطے ذلت کی مار ہی اس صورت مین مستحق و لائق خلافت
بلافصل وہ ہی کہ جو نہ دینے کی قسم کھائے اور مقدمۂ صفائی ہین بھی صبر نہ کر سکے اور ان
باتون پر متنبہ کیا جائے یا وہ کہ جسکی تعریف خود خداوند عالم فرمائے اور جسکے صبر کا یہ نتیجہ ملے
کہ اُسکے ایذا دینے والے کو ملعون و جہنمی فرمائے (دیکھو آیت پنجم تحت اسم مبارک حضرت
ابوبکر و آیات دوازدہم وچہاردہم و شانزدہم تحت نام نامی حضرت علی فتفصہموا یا اولی الافہام)

نتیجہ و تقابل اس امر کا کہ حضرت ابوبکر شجاع ہین یا حضرت علیؑ

حضرت ابو بکر نے جنگ احد مین بمقابل قرار فرار کو پسند کیا (دیکھو آیت اول متعلق صحابہ و تاریخ خمیس مطبوعہ مصر صفحہ ۴۳۱) اُسکے بعد بیعت رضوان ہوئی۔ حضرت ابو بکر بعد بیعت مذکور بھی جنگ حنین سے فرار کر گئے (دیکھو آیت سوم متعلق صحابہ و صحیح بخاری جلد دوم مطبوعہ بمبئی صفحہ ۱۸۴ سطر ۲۶) مگر حضرت علیؑ معاذ اللہ کسی لڑائی سے نہین بھاگے اور کفار سے بھی لڑتے رہے اور جناب رسول اللہ پر بھی سینہ سپر رہے (دیکھو آیت نہم درشان حضرت علیؑ و شواہد النبوۃ و مدارج النبوۃ و ازالۃ الخفا) ایسی حالت مین وہ شخص مستحق و لائق خلافت بلا فصل ہو کہ جو عادی فرار ہو یا وہ کہ جو کرار اور ہر بار غیر فرار ہو فاعتبروا یا اولی الابصار

نتیجہ و تقابل اس امر کا کہ حضرت ابو بکر کو استقلال زیادہ تھا یا حضرت علیؑ کو اور جناب رسول اللہ کے ساتھ حضرت ابو بکر کو خصوصیت زیادہ تھی یا حضرت علیؑ کو

حضرت ابو بکر کو خصوصیت ہمراہی غار ضرور رہی اور بموجب عبارت شان نزول آیات سوم و ششم و پانزدہم و ہیجدہم و نوزدہم جو تحت نام حضرت علیؑ تحریر ہین جناب علی مرتضی کو چار خصوصیتین جناب رسول اللہ کے ساتھ حاصل ہین اور چند فرق بھی ہین پہلا فرق یہ ہی کہ حضرت ابو بکر غار مین تنہا نہ تھے جناب رسالتمآب کے ساتھ تھے مگر اسقدر عنان صبر ہاتھ سے چھوٹی کہ جناب رسالت پناہ کو لاتحزن فرمانے کی نوبت آئی اور حضرت علیؑ نے بے خوف و خطر تنہا فرش خواب رسول اللہ پر

استراحت فرمائی (دیکھو آیت ششم درشان حضرت علیؑ) اور چاہ زردان مین بے خوف وخطر تنہا جاکر رسی نکال لائے (دیکھو آیت نوزدہم درشان حضرت علیؑ) دوسرا فرق یہ ہی کہ جس طرح رسول اللہ نے صراحتاً بحکم خدا حضرت علیؑ کو بغرض مباہلہ از نصاری نجران اپنے ہمراہ لیا اس طرح صراحتاً بحکم خدا حضرت ابوبکر کو غار مین لیجانا ثابت نہین ہوتا (دیکھو آیت سوم درشان حضرت علیؑ) دوسری خصوصیت حضرت ابوبکر کی یہ ہی کہ بیس برس قبل بعثت جناب رسول اللہ کی خدمت مین حاضر رہے بعدہ حضرت ابوبکر کا شمار بزمرۂ صحابہ ہوا مگر حضرت علیؑ نے رسول اللہ کو بغل مین لیا (دیکھو آیت ہیجدہم درشان حضرت علیؑ) اور حضرت علیؑ عزیز قریب اور نفس رسول ہین (دیکھو آیت سوم و پانزدہم درشان حضرت علیؑ) اور یہ بہت بڑا فرق ہی کہ حضرت ابوبکر بوقت جنگ رسول اللہ کو نرغۂ کفار مین تنہا چھوڑکر فرار کرگئے اور رسول اللہ کی تجہیز وتکفین مین بھی شریک نہ ہوے، اور حضرت علی کرار غیر فرار ہمیشہ لڑائی مین جناب رسول اللہ پر سینہ سپر رہے مثل حضرت ابوبکر وحضرت عمر وحضرت عثمان کے کبھی رسول اللہ کو نرغۂ کفار مین چھوڑکر میدان جنگ سے نہین ہٹے چنانچہ انھین کی شان مین لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار موجود ہی حضرت علیؑ جناب رسول اللہ کے چچازاد بھائی اور خویش بھی ہین حضرت علیؑ کو جناب رسول اللہ نے اپنی زبان مبارک چوسائی اور طفلی مین مثل آغوش مادر حضرت علیؑ نے آغوش رسول اللہ مین پرورش پائی حضرت علیؑ کی آغوش مین جناب رسول اللہ نے انتقال فرمایا حضرت علیؑ نے جناب رسول اللہ کی تجہیز وتکفین کی حضرت علیؑ خانۂ کعبہ مین پیدا ہوے جو شرف اسوقت تک کسی نبی کو نہین ملا پس ایسی حالت مین وہ شخص

مستحق و لائق خلافت بلا فصل ہو کہ جسکو صرف دو خصوصیتین رسول اللہ کے ساتھ ہون اور باوجود ہمراہی رسول اللہ وہ ایسا مضطرب ہو کہ جناب رسالتمآب کو لاتحزن فرمانے کی نوبت آئے یا وہ کہ جسکو چار خصوصیتین رسول اللہ کے ساتھ مستقل مزاجی سے ہون اور وہ شخص مستحق و لائق خلافت بلا فصل ہو کہ جو شخص قبل بعثت بیس برس جناب رسالت پناہ کی خدمت مین حاضر رہا ہو اور بعدہٗ اُسکا شمار بزمرۂ صحابہ ہوا ہو اور اکثر فرار کو اختیار کیا ہو اور باوجود موجودگی شہر مدینہ رسول اللہ کی تجہیز و تکفین مین شریک نہ ہوا ہو جیسا کہ مولانا روم صاحب تحریر فرماتے ہین ؎

اہل دنیا کار دنیا ساختند	مصطفیٰ را بی کفن انداختند

(واضح ہو کہ اہل دنیا سے مراد کنجڑے قصائی نائی دھوبی نہین ہین بلکہ وہ صحابہ ہین جو خلافت کے خواہان تھے اور امر خلافت مین مصروف تھے اور کار دنیا سے مراد ترکاری بیچنا گوشت بیچنا حجامت بنانا کپڑے دھونا نہین ہی بلکہ امر خلافت مین مصروف ہونا مراد ہی) یا وہ کہ جو جناب رسالت پناہ کا بھائی بھی ہو اور خویش بھی ہو اور زمانۂ طفلی مین زبان مبارک رسول چوسی ہو اور آغوش مبارک رسول مین پرورش پائی ہو اور ہر لڑائی مین رسول اللہ پر سینہ سپر رہا ہو اور جسکی آغوش مین رسول اللہ نے انتقال فرمایا ہو اور جسنے رسول اللہ کی تجہیز و تکفین کی ہو۔

خصوصیت حضرت علیؑ کی خداوند عالم سے جو بعد رسول بجز حضرت علیؑ کے دوسرے کو نصیب نہین ہوئی

ایک بہت بڑی خصوصیت اور فضیلت حضرت علیؑ کی یہ ہی کہ خداوند عالم کل مومنین سے

ارشاد فرماتا ہی اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ الخ یعنی حاکم تمھارا مین ہون اور میرا رسول اور وہ ہی جسنے بحالت رکوع زکوۃ دی (یعنی حضرت علی) آیت موصوفہ سے صاف ظاہر ہی کہ خداوند عالم نے بلفظ انما کہ جو واسطے حصر کے ہی حکومت کو تین حکومتون مین منحصر فرمایا ایک اپنی حکومت کہ جو اصلی ہی دوسری حکومت رسول جو نیابتاً ہے تیسری حکومت حضرت علی کہ وہی نیابت وخلافت رسول ہی تاکہ سب پر بخوبی روشن وظاہر ہوجاوے کہ جس طرح رسالت رسول محض منجانب اللہ ہی اسی طرح خلافت ونیابت رسول بھی ہماری طرف سے ہی بدون ہماری عطاے خاص کے نہ رسالت کوئی پاسکتا ہی اور نہ خلافت رسول کوئی حاصل کرسکتا ہی (دیکھو آیت چہارم تحت نام حضرت علیؑ) پس ایسی حالت مین وہ شخص مستحق ولایق خلافت بلافصل ہی کہ جسکو ایک خصوصیت خاص خداوند عالم سے ہو اور جسکی نسبت خود خداوند عالم ارشاد فرمائے کہ حاکم تمھارا مین ہون اور میرا رسول و حضرت علیؑ یا وہ کہ جسکو ایسی خصوصیت اور عطاے حکومت سے کوئی لگاؤ بھی نہ ہو فانصفوا

یا اہل الانصاف وھو خیر الاوصاف

نتیجہ وتقابل آیات دیگر مابین حضرت ابوبکر وحضرت علیؑ

اگر حضرت ابوبکر نے ابوالاسد کو مسکت جواب دیا تو حضرت علیؑ نے ابوجہل وعتبہ بن ابی لہب سے مناظرہ کیا اور ولید بن عتبہ کو وہ دندان شکن جواب دیا کہ جس کی نسبت خود عبارت شان نزول آیت یازدہم مین تحریر ہی کہ خداوند عالم نے تصدیق قول حضرت علی مین یہ آیت نازل فرمائی (دیکھو آیات دہم و یازدہم و بیزدہم در

شان حضرت علی) پس ایسی حالت مین وہ شخص مستحق و لائق خلافت بلا فصل ہو کہ
جو صرف ایک شخص کو مسکت جواب دے اور خداوند عالم کا اُسکے قول کی تصدیق
فرمانا کسی جگہ کسی عبارت شان نزول سے ثابت نہ ہوتا ہو بلکہ اُسکے کہنے پر
عمل کرنے سے آیت بر عتاب کا نازل ہونا ثابت ہوتا ہو یا وہ کہ جو تین شخصون
کو دندان شکن جواب دے اور جسکے قول کی تصدیق خداوند عالم فرمائے اور
جسکو اچھا وعدہ دے آیت پنجم اور نیز عبارت شان نزول سے ثابت ہو کہ مقام
حضرت علیؑ کا بہشت ہو (دیکھو آیت پنجم در شان حضرت علیؑ) آیت سیزدہم سے
یہ بھی ثابت ہوتا ہو کہ اللہ جلشانہ نے حضرت علیؑ کا سینۂ مبارک نور اسلام
سے روشن و منور کر دیا پس ایسی حالت مین وہ شخص مستحق و لائق خلافت
بلا فصل ہو کہ جسکی شان مین یہ آیتین نازل ہون اور یہ شرف ظاہر ہون یا وہ
کہ جو ان اوصاف سے معرّیٰ محض و مبرّیٰ بحت ہو پس اب بھی اگر کوئی انصاف
نہ کرے تو مین اس آیت مبارکہ کی تلاوت کرونگا فاعتبروا یا اولی الابصار

اطلاع

پس ہر گاہ آیات قرآنی و عبارت شان نزول سے ثابت ہو گیا کہ بمقابل حضرت
ابوبکر مستحق و لائق خلافت بلا فصل حضرت علیؑ ہین تو اب حضرت عمر و حضرت
عثمان کی بابت کچھ لکھنا خالی از طوالت نہین اور گو کہ آیت چہار دہم یعنی انما
ولیکم اللہ الخ سے صاف ظاہر ہو کہ حاکم کل مسلمانون کا بجز خداوند عالم اور رسول
اللہ اور حضرت علیؑ کے اور کوئی نہین مگر ہان نہ ماننے والے کے واسطے یہ ثابت
کرنا باقی رہا کہ ایسے ولی و حاکم منصوص الخلافت بآیت موصوفہ کی ولایت و

حکومت کی تبلیغ بھی جناب رسول اللہ نے علی رؤس الاشہاد فرماکر اپنا خلیفہ اور جانشین بھی مجمع عام مین ظاہر کیا یا نہین اور مثل اپنی حکومت کے اُسکو بھی کل امت پر حاکم کیا یا نہین شیعہ یہ کہتے ہین کہ واللہ جناب رسالت پناہ نے علی رؤس الاشہاد ایک لاکھ بیس ہزار کے مجمع مین بمقام غدیر بنا بر تصریح تذکرۂ خواص الائمہ سبط ابن الجوزی و نیز دیگر علماے حضرات اہل سنت کہ جنکا نام نامی آیندہ تحریر ہوگا بعد نزول آیت یاایها الرسول بلغ الخ کے حضرت علیؑ کو مثل اپنے کل امت پر خلیفہ اور حاکم گردانا تاآنکہ بعد اس تبلیغ کے آیت الیوم اکملت لکم دینکم نازل ہوئی اور وہ پوری آیت یہ ہے کہ جو بصیغۂ امر وجوبی و تاکیدی باوعدۂ حفاظت از مردم نازل ہوئی

یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ

پارہ چھٹا سورۂ مائدہ۔

ترجمہ

اے رسول پہونچادے اُسکو جو اُترا تجھپر تیرے رب کی طرف سے اور اگر تونے ایسا نہ کیا تو گویا تونے تبلیغ رسالت نہ کی اور اللہ تجھ کو محفوظ رکھیگا لوگون سے پس اس آیت شریفہ مین خداوند عالم نے بلّغ ما انزل فرماکر صاف ظاہر کردیا کہ وہ ولایت اور حکومت جو بآیۂ انما ولیکم اللہ الخ ہم قبل اسکے علیؑ کے حق مین نازل کرچکے ہین اُس ولایت کی تبلیغ اب تم خم غدیر مین کردو یعنی اب علیؑ کو اپنا جانشین و خلیفہ مقرر کردو کہ بعد تمھارے انھین سے بقا تمھارے دین کی ہوگی

اور تحفظ تمھاری شریعت کا جو غیر منسوخہ الی یوم القیامۃ ہی رہیگا پس حضرتؐ نے
تعمیل حکم وجوبی و تاکیدی حکم خدا کی ایک لاکھ بیس ہزار کے مجمع مین علی رؤس الاشہاد
بحدیث صریح و صحیح مَن کُنتُ مَولاہ فَعَلِیٌّ مَولاہ فرما دی کہ جس حدیث کے معنی
سبط ابن الجوزی عالم حضرات اہل سنت نے تذکرہ خواص الائمہ کے صفحہ ۱۹ سطر ۱۰
مین بالتصریح اسطرح لکھے ہین

معنی و بیان حدیث مَن کُنتُ مَولاہ فَعَلِیٌّ مَولاہ

مَن کُنتُ اَولٰی بِہٖ مِن نَفسِہٖ فَعَلِیٌّ اَولٰی بِہٖ

ترجمہ

جسکا مین ہون اولی بتصرف ساتھ اُسکے اور صاحب اختیار زیادہ اُسکے نفس سے
پس علی ہین اولی بتصرف ساتھ اُسکے اور صاحب اختیار انتہی اور اسی حکومت
محضہ کا نام ہی بعد رسول اللہؐ خلافت حقہ و حکومت عامۂ تامہ اور یہ تبلیغ حکم خدا
ایسے کامل طور پر جناب رسالت مآب سے ادا ہوئی کہ اسی یوم تبلیغ مین آیت اَلیَومَ
اَکمَلتُ لَکُم دِینَکُم الخ نازل ہوئی پس جب ولی خدا کی ولایت و خلافت باین نص
جلی غیر خفی خداوند غنی اور زبان پاک رسول احدی سے ایک لاکھ بیس ہزار کے مجمع
پر ثابت و ظاہر ہو چکی ہو اور اسی کا نام استخلاف صریح ہی پس ایسے استخلاف کے
ابطال مین جو چیز قرار دی جاویگی یا جو فعل وقوع مین آیگا یا جو بات کی جاویگی
وہ بوجہ مخالف ہونے نص خدا و رسولؐ کے باطل محض ہوگی حتماً قابدیھۃً

مثال بابۃ خلافت

اور بلا تشبیہ کہ کے یہ مثال بھی دیتے ہین کہ جس طرح کوئی بادشاہ بحالت عدم موجودگی اولاد نرینہ کے اپنے بھائی کو اور بحالت عدم موجودگی برادر حقیقی کے کسی ایسے رشتہ دار کو جو چچازاد بھائی اور خویش بھی ہو اپنا ولیعہد مقرر کرکے اُسکا اعلان واظہار کردے کہ بموجودگی ایسے مستحق ولیعہد کے غیر مستحق سر نہ اُٹھاوین اور اُس بادشاہ کی فوج وملازم ورعایا ایسے مستحق ولیعہد کو چھوڑ کر غیر مستحق کے شریک ومطیع نہ ہون پس جس طرح سے بموجودگی ایسے ولیعہد کے دوسرا شخص قائم مقام بادشاہ نہین ہوسکتا اسی طرح سے جب فرمان خداوند عالم واعلان رسول اللہ ص بمقام غدیر بجز حضرت علیؑ کے کوئی دوسرا شخص خلیفہ وجانشین وقائم مقام رسول اللہ بھی نہین ہوسکتا

جواب حدیث لاتجتمع امتی علی ضلالۃ از حدیث مبارکہ سفینہ

اس مقام تک تو ڈاکٹر شرف الدین صاحب اور منشی احمد حسین صاحب اور نیز دیگر حضرات اہل سنت نے کہ جنھون نے اس کتاب کو ملاحظہ فرمایا کچھ نہین کہا مگر اس مقام پر ڈاکٹر صاحب موصوف نے بحوالۂ حدیث لاتجتمع امتی علی ضلالہ یہ بیان کیا کہ خلافت حضرت ابوبکر پر اجماع ہوا لہذا یہ خلافت جائز ہوئی اور جبکہ خلافت حضرت ابوبکر بموجب حدیث شریف جائز ہی تو اسکا کیا جواب ہی اب جناب ڈاکٹر صاحب یا کسی اور صاحب کا یہ فرمانا کہ بعد رسول اللہ خلافت حضرت ابوبکر پر اجماع ہوا تو وہ بعد ثبوت استخلاف نبی کریم اسوجہ سے صحیح نہین ہی کہ یہ اجتماع تو ہوا ہی خلاف ارشاد خدا واستخلاف نبی پر پس یہ اجماع تو صحیح نہین ہی اور وہ مثبت

خلافت حضرت ابوبکر ہو نہین سکتا ان ھذا لشئ عجاب۔ اور حدیث لا تجتمع امتی علی ضلالۃ۔ کا یہ مطلب سمجھنا کہ ہر اجماع صحیح ہی ہر صاحب فہم کے واسطے ضرور خلاف فہم ہی اسلیے کہ اگر ہر اجماع صحیح ہوتا تو جناب رسالتؐ پناہ یہ حدیث متفق علیہ بین الفریقین نہ فرماتے مَثَلُ اَهْلِ بَيْتِي كَمَثَلِ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَى وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ وَهَوَى (دیکھو تذکرۂ خواص الائمہ تصنیف سبط ابن الجوزی صفحہ ۱۸۳ سطر اول و فصول مہمہ از ابن صباغ مالکی صفحہ ۱۰ سطر ۵) پس آن حضرت نے اس مطلب کے سمجھنے کو اس حدیث سے اس طرح باطل فرما دیا کہ ایک اجماع تابع سفینۂ اہل بیت کو بعبارت من رکبہا بیان فرما کے اُسی کو بلفظ نجی صحیح فرمایا اور دوسرے اجماع تارکین سفینہ کو بعبارت من تخلف عنہا فرما کے بلفظ غرق باطل فرمایا تاکہ ہر ایک کو صاف معلوم ہو جاوے کہ ہر اجماع صحیح نہین ہو سکتا بلکہ ایک صحیح ہوتا ہی اور ایک غیر صحیح یعنی جس اجماع مین متابعت اہل بیت رسول ہو گی وہی صحیح ہو گا حتما بوعدۂ نجی اور جس اجماع مین مخالفت اہل بیت رسول ہو گی وہی غیر صحیح ہو گا یقیناً حسب وعید غرق اور حدیث لا تجتمع امتی علی ضلالۃ کا یہ مطلب نہین ہی کہ میری کل امت کے تہتر فرقے اجماع و اتفاق گمراہی پر نہ کرینگے اور اگر یہ مطلب ہوتا تو پھر حضرت ایک فرقے کو ناجی اور بہتر فرقون کو ناری نہ فرماتے بلکہ مطلب صحیح و صریح حدیث موصوفہ کا بدلیل حدیث سفینہ جو متفق علیہ بین الفریقین ہی مَثَلُ اَهْلِ بَيْتِي كَمَثَلِ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَى وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ یہ ہی کہ جو امت میری مصداق صحیح واقع ہو گی من رکبہا کی یعنی اجماع کریگی متابعت سفینۂ اہل بیت پر کل احکام شرعیہ مین وہی امت تابع سفینۂ اہل بیت عصمت

مصداق صحیح امتی کا ثابت ہو کر ناجیہ ہوگی بوجہ متابعت و معیت سفینۂ اہل بیت
کے اور جو امت میری مصداق پڑیگی من تخلف عنہا کی یعنی اجماع کرے گی
ترک متابعت سفینۂ اہل بیت پر احکام شرع مین وہ امت تارک سفینۂ اہل بیت
شرف امتی سے خارج ہو کر غرق بحر ضلالت ہوگی بوجہ ترک متابعت سفینۂ اہل بیت
کے جس طرح امت نوح نجی اللہ جو تابع سفینہ ہوئی اگرچہ وہ تعداد مین قلیل تھی لیکن
وہی ناجی ہوئی بوجہ متابعت سفینۂ نوح کے اور جو تارک سفینۂ نوح ہوئی وہ
غرق آب طوفان ہوئی اگرچہ اُنکی تعداد کثیر تھی تا آنکہ پسر صلبی نوح بھی باوصف
قرابت صلبیہ کے بسبب ترک سفینۂ نوح شرف قرابت نوح سے خارج کر کے
غرق کیا گیا جیسا کہ قول باری تعالی شاہد عدل ہی یَا نُوحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ
اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ پس یہان بھی اجماع تابعین و تارکین سفینۂ اہل بیت کا حال
قلت و کثرت مین مثل اجماع و تارکین سفینۂ نوح کے ہوگا اگرچہ صحابیت بہ مس ہو
یا بہ مجاورت کیونکہ جب پسر نوح کو قرابت صلبیہ ایک ذرہ مفید نہ ہوئی تو صرف
صحابیت کیا مفید ہو سکتی ہی آلحاصل ہر اجماع امت بری از ضلالت کیونکر ہو سکتا
ہی جبکہ بعض امت رسول بعد رسول تابع سفینۂ ناجیۂ اہل بیت رسول کی ہوئی کہ
اپنا حاکم بعد رسول اُنھین کو جانا اور اپنے تئین محکوم محض مانا اور بعض امت رسول بعد رسول
تارک سفینۂ اہل بیت رسول کی ہوئی کہ اُنکو بعد رسول اپنا حاکم نہ جانا اور نہ مانا پس صاف اجماع
بھی دو طرح کا ہو گیا اور دونون صحیح ہو نہین سکتے بوجہ تناقض صریح کے بلا ضرور ان مین سے
ایک اجماع صحیح محض بری از ضلالت ہوگا بدیہتہً اور دوسرا اجماع باطل بحت عین ضلالت ہوگا
صراحتہً پس اسی وجہ سے خود جناب رسول خدا نے اسی حدیث سفینہ مین اجماع من رکبہا کو بجز ا

بھی فرماکر صحیح محض اور بری از ضلالت ظاہر کردیا اور اجماع من تخلف عنہا کو بمنزلے غرق ارشاد
فرماکر باطل بحت اور عین ضلالت مفصلاً واضحاً فرمادیا کما لا یخفی اور نیز حدیث سفینہ کی تفصیل
وتصریح سے حال اجمال حدیث لا تجتمع امتی علی ضلالۃ کو منکشف حق الانکشاف
فرماکر الاحادیث تفسیر بعضہا بعضاً کو صادق گردانا اور نیز ہر اجماع کے صحیح ہونے
کے شبہہ کو نابود ومحو کرکے حجت کو حجۃ اللہ نے ختم فرمادیا تاکہ ہر مومن بخوبی اجماع
صحیح کو اجماع باطل سے امتیاز کرلے اور بے تکلف وبے دغدغہ تابع ہوئی اور
تابع رہی سفینہ ناجیۂ اہل بیت کا تا وہ غرق ہونے سے حتماً محفوظ رہے حسب
وعدۂ حقہ حتمیہ جناب ختم المرسلین اور ہرگز طرف اجماع باطل کے مائل نہ ہو کہ
وہ اجماع ضلالت ہی بوجہ ترک متابعت سفینۂ اہل بیت کے اور اُس میں جزماً
غرق نار ہی حسب وعید حضرت رسول مختار۔

جواب حدیث لا تجتمع امتی علی ضلالۃ از حدیث شریف ثقلین

اب بعد مشرح ہو چکنے حدیث سفینہ کے حدیث ثقلین بھی کہ شنیدنی ودیدنی ہے
لکھی جاتی ہی اور جسکو صاحب تحفۂ اثنا عشریہ نے اپنی اسی کتاب مطبوعہ کے
صفحہ ۱۳۹ میں اسطرح تحریر کیا ہی

عبارت تحفہ

باید دانست کہ باتفاق شیعہ وسنی این حدیث ثابت ست کہ پیغمبر خدا فرمود اِنّی
تَارِکٌ فِیکُمُ الثَّقَلَینِ مَا اِن تَمَسَّکتُم بِھِمَا لَن تَضِلُّوا بَعدِی اَحَدُھُمَا اَعظَمُ مِنَ
الآخَرِ کِتَابُ اللّٰہِ وَعِترَتِی اَھلَ بَیتِی پس معلوم شد کہ در مقدمات دینی واحکام

شرعی مارا پیغمبر ع و آلہ باین دو چیز عظیم القدر فرمودہ است پس مذہبی کہ مخالف
این دو باشد در امور شرعیہ عقیدۃً و عملاً باطل و نامعتبر است و ہر کہ انکار
این دو بزرگ نماید گمراہ و خارج دین است انتہی اور علاوہ صاحب تحفہ کے
تذکرۂ خواص الائمہ مطبوعۂ طہران صفحہ ۱۸۳ سطر اول و فصول مہمہ از ابن صباغ
مالکی صفحہ ۱۰ سطر ۵ مین بھی تحریر ہی کہ اگر تم تابع رہو گے کتاب اللہ اور میری عترت
کے تو بعد میرے گمراہ نہ ہو گے اب آگاہ ہونا ضرور ہی کہ حضرت نے جو تنہا حدیث
سفینہ پر اکتفا نہ فرمائی بلکہ بعد اُسکے حدیث ثقلین جو متفق علیہ بین الفریقین ہی
اُس طرح فرمائی جیسا کہ صاحب تحفہ نے لکھا ہی تو وجہ وجیہ اُسکی یہ ہی کہ ہر گاہ
حضرت نے حدیث سفینہ مین نجات تابعین مین سفینۂ نوح سے تشبیہ دی مگر
اس سے یہ نہ معلوم ہوا تھا کہ اس سفینہ کا بھی کوئی حجت خدا شریک ہی جس طرح
اُس سفینہ کے شریک ایک حجت خدا حضرت نوح پیغمبر تھے پس بدین وجہ
حضرت نے بعد حدیث سفینہ کے یہ حدیث ثقلین فرمائی تا کل امت میری آگاہ
ہو جائے کہ یہان بھی اہل بیت کی شریک سہیم کتاب اللہ العظیم ہی اور اسی
حدیث ثقلین سے کس خوبی سے اشارۂ ملیحہ اس طرف بھی حضرت نے فرمایا
کہ جس طرح وہان سفینۂ ناجیۂ نوح کو معیت نوح نبی اللہ واسطے نجات تابعین
کے ضرور تھی اُسی طرح یہان بھی سفینۂ اہل بیت رسول ص کو معیت کلام اللہ واسطے
نجات تابعین کے ضرور ہی اور اسی وجہ سے حضرت نے شان ثقلین مین ما
ان تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی فرما کر دونون کو معًا متمسک بھما فرمایا
اور پھر انھین قرآن و اہل بیت کی شان مین لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض بھی

فرمایا (دیکھو صحیح ترمذی صفحہ ۲۲۱ مطبوعہ دہلی) تا کل صحابہ و ازواج و امت متمسک
اور تابع انھین دو کے معا رہین ورنہ ضال اور ہالک ہونگے پس بموجب حدیث
سفینہ و ثقلین بجز عترت رسولؐ کے کوئی غیر عترت رسول سے حاکم نہین ہوسکتا
بوجہ من الوجوہ اور باموجودگی عترت رسول کے متابعت بھی غیر عترت رسولؐ کی
لازم نہین بلکہ ناجائز لہذا وہ اجماع جو خلافت حضرت ابو بکر پر ہوا صریح احادیث
سفینہ و ثقلین کے خلاف ہوا اسلیے کہ بموجب آیۂ مباہلہ و آیۂ تطہیر و احادیث موصوفہ
حضرت ابو بکر ہرگز ہرگز اہل بیت و عترت رسول مین داخل نہین بالاتفاق و
الاجماع (دیکھو تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی جلد ہفتم صفحہ ۴۰۶ و تفسیر بیضاوی
بحوالہ قُل لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی پس یہ اجماع اور نیز ہر اجماع
جو خلاف احادیث مذکورۂ نبوی ہوا یا ہوگا وہ ہرگز ہرگز جائز نہ ہوا اور نہ جائز ہوگا
بلکہ خلاف شرع اور وہ باطل ہے عند الکل۔

جواب حدیث لا تجتمع امتی علی ضلالۃ از سر الشہادتین و ذکر الشہادتین

علاوہ بیان سابق مثال اجماع موافق حدیث رسول اگرچہ قلیل ہون اور مثال
اجماع مخالف حدیث رسول اگرچہ اشخاص کثیر ہون لشکر جناب امام حسین اور لشکر
یزید ہی لشکر جناب امام حسین مین صرف بہتر آدمی تھے اور لشکر یزید مین لاکھون
تھے جناب امام حسین و شہدائے کربلا کے حسن عمل و خوبی کردار جو کچھ جناب مولوی
شاہ عبد العزیز صاحب نے سر الشہادتین مین اور جناب مولوی احمد خان صاحب
نے ذکر الشہادتین مین تحریر فرمائی ہی وہ ایسی اظہر من الشمس ہو کہ اُسکے اعادہ کی

ضرورت نہین اور یزید و لشکر یزید کی خرابی اور عذاب آخرت کی بابت جو کچھ ہر دو صاحبان موصوفۂ بالا نے تحریر فرمائی ہی اگر وہ لکھی جاوے تو ایک کتاب سے زیادہ ہو جاوے مگر بطور نمونہ مشتی از خروار و قطرہ از بحار تحریر کیا جاتا ہی لشکر یزید مین کوئی یہود و نصاری نہ تھا سب کے سب کلمہ گو اور مسلمان تھے اور سب اپنے تئین مسلمان و مومن جانتے تھے اور اکثر اُن مین اصحاب رسول و عالم و حافظ قرآن و قاری قرآن تھے اور یہ سب کے سب قتل فرزند رسول مین شریک تھے پس جبکہ معرکۂ کربلا مین صحابی بھی تھے و عالم و حافظ قرآن و قاری قرآن بھی تھے تو کیا یہ صحابی صحابۂ رسول و امتی امت رسول مین باقی رہینگے بلکہ بوجہ مخالفت فرزند رسول و شرکت قتل فرزند رسول و آتش زنی قیامگاہ عترت رسولؐ و ایذارسانی عترت رسول صحابی صحابت سے خارج ہو گئے اور امتی امت سے خارج ہو کر مستوجب اُن الفاظ قبیح و کریہ کے ہوے کہ جو ہر دو صاحبان نے اپنے اپنے تصانیف مین تحریر فرمائے ہین حتی کہ جناب مولوی شاہ عبد العزیز صاحب نے سر الشہادتین کے صفحہ ۲۳ و ۲۴ مین یہ الفاظ وحی خداوند عالم تحریر کر دیے ہین دانی قاتلی بابن بنتک سبعین الفا و سبعین الفا یعنی بتحقیق کہ مین قتل کرنے والا ہون تیرے نواسے کے عوض مین ستر ہزار اور ستر ہزار کو انتہی اور جناب مولوی صاحب نے شرح ان الفاظ وحی کی صفحۂ مذکور مین اس طرح کی ہی چنانچہ یہ امر مختار ثقفی وغیرہ کے ہاتھون سے ظاہر ہوا اور اس سے عظمت جناب سید المرسلین کی اور شدت عذاب اخروی قاتلین حسینؑ کی معلوم کیا چاہیے انتہی فاحذروا

عن اتباع الهوی

بیان آیت یا ایہا الرسول بلغ الخ

چونکہ حضرات شیعہ نے اجماع کا جواب بحوالۂ احادیث نبوی مقبولۂ فریقین بھی دیا اور تمثیلا بھی بحوالۂ کتب حضرات اہل سنت دیا اور حضرت علی کی خلافت کے بارہ مین بھی آیات قرآنی وحدیث نبوی مقبولہ حضرات اہل سنت کا حوالہ دیچکے ہین لہذا مجھکو لازم ہوا کہ مین اس امر لائق بیان کو بھی بیان کر دون کہ آیت یا ایہا الرسول بلغ الخ کس مقام پر نازل ہوئی اور اسکی تعمیل وامر خدا کی تبلیغ کس طرح اور کس مقام پر ہوئی اور اسکی تعمیل وتبلیغ کے بعد کیا ہوا اور آیت الیوم اکملت لکم دینکم الخ اسکے بعد نازل ہوئی یا قبل اور یہ جملہ امور راویان حضرات اہل سنت وکتب حضرات اہل سنت سے لکھے جاوینگے پس اگر شیعون کے قول کی تصدیق راویان وکتب حضرات اہل سنت سے ہوگئی تو ضرور شیعہ اپنے دعوے مین سچے ثابت ہونگے حسب تصدیق وتحریر فصول مہمہ تصنیف ابن صباغ مالکی مطبوعہ طہران صفحہ ۲۰ وبموجب مطالب السئول مطبوعہ لکھنؤ از محمد طلحہ بن شافعی آیت یا ایہا الرسول بلغ الخ بمقام غدیر نازل ہوئی اب شان آیت ہذا کو بغور دیکھنا چاہیے کہ اس آیت مین کس قدر جلال وہ دبدبہ ہی اور اسپر بھی غور کرنا لازم ہی کہ تمام قرآن مجید مین سوائے اس آیت کے کسی اور جگہ یا ایہا الرسول بلغ الخ نہین بلکہ جس موقع پر اس جگہ لفظ بلغ آیا ہی اس موقع پر تمام قرآن مجید مین لفظ قل وارد ہی اور پھر اس تاکید کے ساتھ کہ اگر تو نے تبلیغ اس حکم کی نہ کی تو گویا تو نے تبلیغ تمام رسالت کی نہ کی اس طرح کے الفاظ تاکیدی کسی حکم کی بابت تمام

قرآن مجید مین نہین اور وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ سے صاف ثابت ہوتا ہی کہ
اس حکم کی تبلیغ سے جناب رسالت پناہ کے دل مین بعض لوگون کی طرف سے
اندیشۂ فساد و فتور نے خطور کیا تھا پس خداوند عالم نے اس اندیشۂ فساد و
فتور کی طرف سے بھی رسول اللہ کو مطمئن فرما دیا کہ اس حکم کو بلا اندیشہ و بلا
خوف پہونچا دو ہم تمھارے بچانے والے ہین اب یہ دیکھنا چاہیے کہ اس حکم
کی تبلیغ ہوئی یا نہین بلکہ ہر مسلمان کہیگا کہ اس حکم کی تبلیغ یقیناً ہوئی پس اب یہ
دیکھنا چاہیے کہ کیونکر ہوئی اور کیا ہوئی لہذا مین اول نام کتب اور نام اُن
راویان حضرات اہل سنت کے لکھتا ہون کہ جو اس حکم کی تبلیغ و طریقۂ تبلیغ کو لکھتے ہین

نام علما و مورخین مذہب اہل سنت

نسائی کتاب خصائص صفحہ ۳۷ و سنن ابن ماجہ و حاکم در مستدرک و ابو الحسن
مغازلی در کتاب مناقب و نور الدین سمہودی در جواہر العقدو ابن عقدہ در کتاب
مفرد و ابن کثیر شامی و مسعود سجستانی در کتاب الدرایہ فی حدیث الولایہ و شیخ
حافظ بن محمد بن الجزری در رسالہ اسنیٰ المطالب و صحیح ترمذی مطبوعہ دہلی
صفحہ ۳۳۳ سطر ۱۳ و کتاب اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ از عبد الرحمن بن ابی لیلی
جبکہ آیت یا ایھا الرسول بلغ الخ بمقام غدیر نازل ہوئی تو اول آنحضرت نے
اَلَسْتُ اَوْلٰی بِکُمْ مِنْ اَنْفُسِکُمْ فرمایا یعنی کیا مین نہین ہون بہتر تمھارے واسطے
تمھارے نفسون سے جب سب نے کہا کہ ہان تو حضرت نے حدیث سفینہ کو ارشاد
فرمایا یعنی یہ فرمایا (ترجمۂ حدیث) مثال میرے اہل بیت کی مثل سفینۂ نوح کے ہی

جو تابع رہیگا وہ ناجی ہوگا اور جو مخالفت کریگا وہ ناری ہوگا اور بعدہ ہاتھ حضرت علیؑ کا دست مبارک مین لیکر من کنت مولاہ فعلی مولاہ ارشاد فرمایا یعنی جسکا مین حاکم ہون اُسکے علیؑ حاکم ہین اور یہ فرماکر یہ دعا دی کہ خداوندا دوست رکھ اُس شخص کو جو علیؑ کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اُس شخص کو جو علیؑ کو دشمن رکھے اب اس حکم تاکیدی کا صاف مطلب ظاہر ہو گیا کہ یہ حکم تاکیدی نہین نازل ہوا کسی بارہ مین مگر واسطے خلافت بلافصل و ولایت حضرت علیؑ کے امام غزالی سرالعالمین کے مقالہ چہارم صفحہ ۱۲ سطر ۹ مین اور نیز براء ابن عازب بھی تحریر کرتے ہین کہ بعد تبلیغ حکم آیت یا ایھا الرسول بلغ الخ بروز خم غدیر اُسی وقت اور اُسی جگہ حضرت عمر بن خطاب نے واسطے اظہار بیعت، کے کہا

عبارت الغزالی

مبارک ہو مبارک ہو یا ابا الحسنؑ صبح کی آپ نے درحالیکہ آپ مولی و حاکم ہوے میرے اور مولی و حاکم ہوے ہر مومن و مومنہ کے اور یہ قول حضرت عمر کہ مشعر ہی اوپر بیعت و تہنیت کے ہین تسلیم و رضا ساتھ خلافت بلافصل علی مرتضیٰ کے اور حاکم جاننا ہی علیؑ کو انتہی اور حضرت عمر کا بیعت کرنا و مبارکباد دینا مشکوۃ کے صفحہ ۵۵۶ و ۵۵۷ و تفسیر کبیر مطبوعہ کلکتہ کے صفحہ ۶۳۶ مین بھی تحریر ہی المختصر اب دیکھنا چاہیے کہ دین اسلام کے کامل ہونے مین کونسی بات باقی رہ گئی تھی قرآن نازل ہو چکا تھا احکام شرع جاری ہو چکے تھے صرف یہی ایک بات باقی تھی کہ آن حضرتؐ نے کسی کو اپنا خلیفہ و جانشین نہین مقرر کیا تھا

نزول آیۂ الیوم اکملت لکم دینکم الخ بعد واقعۂ غدیر بموجب کتب

حضرات اہل سنت

پس جبکہ جناب رسول اللہ نے حضرت علی کو بحکم خدا اپنا خلیفہ وجانشین ظاہر کر دیا اور دین اسلام کمال کو پہونچا یعنی جناب رسول اللہ حضرت علیؑ کو اپنا خلیفۂ بلا فصل بحکم خدا مقرر کر چکے تو اُسی دن آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا نازل ہوئی

پارہ چھٹا سورۂ مائدہ۔

ترجمہ

آج میں نے کامل کیا تمھارے واسطے تمھارا دین اور پورا کیا میں نے تمپر اپنا احسان اور پسند کیا میں نے تمھارے واسطے دین اسلام

اب یہ امر ثابت کرنے کو باقی رہا کہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم الخ اُسی دن نازل ہوئی کہ جس دن بموجب آیت یا ایھا الرسول بلغ الخ جناب رسالتؐ پناہ نے حضرت علیؑ کو اپنا خلیفۂ بلا فصل مقرر فرمایا لہذا میں نام کتب اور نام اُن راویان حضرات اہل سنت کے تحریر کرتا ہوں جو یہ تحریر یا روایت کرتے ہیں کہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم الخ اُسی دن نازل ہوئی کہ جب حضرت نے بمقام غدیر حضرت علی کو اپنا خلیفہ بلا فصل مقرر فرمایا اور حضرت عمر نے حضرت علیؑ کو مبارکباد دی اور حضرت علیؑ سے بیعت کی

نام راویان علماے حضرات اہل سنت

از ابو الحسن علی بن محمد بن خطیب معروف با بن مغازلی در کتاب مناقب۔

موفق بن احمد معروف باخطیب در کتاب مناقب۔

از ابو بکر احمد بن موسی مردویہ اصفہانی در کتاب مفتاح النجی۔

از ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی در کتاب مانزل القرآن فی علی علیہ السلام۔

ابو الفتح محمد بن ابراہیم نطنزی در کتاب خصائص۔

صالحانی در کتاب توضیح الدلائل۔

ابراہیم حموینی در کتاب فرائد السمطین۔

نتیجۂ تحریر

کیون ناظرین با تمکین یہ تو قبل ازین آیات قرآنی سے ثابت ہو گیا کہ حضرت علی مستحق و لائق خلافت بلا فصل ہین پس ایسی حالت مین اگر کوئی دوسرا خلیفہ کیا جائے تو صریح حق تلفی حضرت علیؑ کی ہے اور جانشینی و استخلاف صریح کی بابت اگر شیعہ غلط کہتے ہین تو اسقدر راویان حضرات اہل سنت تو غلط نہین لکھتے اور اس قدر کتابین تو حضرات اہل سنت کی غلط نہین ہین کہ آیت یاایہا الرسول بلغ الخ بمقام غدیر نازل ہوئی اور بعد تبلیغ حکم آیت موصوفہ جیسا کہ قبل ازین مذکور ہوا آیت الیوم اکملت لکم دینکم الخ بھی اُسی دن نازل ہوئی اور جبکہ کتب حضرات اہل سنت سے یہ ثابت ہو گیا کہ بعد تبلیغ حکم آیت یاایہا الرسول بلغ الخ (خود حضرت عمر نے حضرت علیؑ کو مبارکباد دی اور حضرت عمر نے حضرت علی کی بیعت کی) آیت الیوم اکملت لکم دینکم الخ نازل ہوئی تو ضرور بالضرور شیعہ اپنے دعوے مین بہ نسبت جانشینی علی مرتضیٰ بحکم خدا و خلیفۂ بلا فصل رسول ہونے مین از جانب خدا بہت سچے ثابت ہوے

اور شیعون کا دعوی یقینًا قابل ڈگری قطعی کے ہو ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ
اس تمام تقریر و تحریر سے صاف ظاہر ہوگیا کہ نائب و جانشین کسی کا وہی شخص
ہوتا ہی کہ جو محبوب و پسندیدہ نائب کنندہ و جانشین کنندہ کا ہو نہ غیر اُسکا چنانچہ
ہر اہل کتاب اس امر کا قائل ہو کہ کوئی شخص بلا حکم خدا نبی نہین ہوا نبی وہی ہوا
کہ جسکو خداوند عالم نے پسند کیا اور اپنا نبی مقرر فرمایا جیسا کہ خود خداوند عالم
ارشاد فرماتا ہی اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً اِنِّی جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا یَا دَاوُدُ اِنَّا جَعَلْنَاکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ
اور مثل اسی کے اکثر جگہ کلام مجید مین فرمایا ہی اپنے واسطے اپنا نبی مقرر کرلینا یہ کسی گروہ کا کام نہین اور
نہ کسی شخص کا یہ کام ہو کہ اپنے آپکو نبی کہلاوے پس اگر کوئی گروہ یا فرقہ بلا حکم خدا کسی شخص کو اپنا
نبی مقرر کرے یا کوئی شخص اپنے آپکو نبی کہلاوے تو جو خدا پرست ہین وہ اُس گروہ یا ایسے نبی کو کیا
کہین گے اسی طرح سے خلیفہ و جانشین و قائم مقام نبی بھی وہی ہو سکتا ہو کہ
جسکو خداوند عالم اپنے نبی کا خلیفہ مقرر فرمائے یا جسکو خود نبی اپنا خلیفہ و جانشین
مقرر کرے جیسا کہ حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون کو بحکم خدا اپنا خلیفہ و جانشین مقرر
کیا اور حضرت الیاس نے حضرت الیسع کو اپنا وصی اور خلیفہ کیا اور حضرت الیسع نے
حضرت ذوالکفل کو اپنا وصی اور خلیفہ مقرر کیا (دیکھو روضۃ الاصفیا صفحہ ۹۰ سطر ۲
و صفحہ ۹۱ سطر ۱۲ و ۱۳ مطبوعہ مطبع منشی نول کشور اپریل سنہ ۱۸۹۹ء) اور حضرت یعقوب
نے حضرت یوسف کو اپنا ولیعہد کیا (دیکھو روضۃ الاصفیا صفحہ ۵۶ سطر ۹ مطبوعہ ایضاً)
اسی طرح سے جناب رسول خدا نے حضرت علی کو بحکم خدا اپنا وصی و خلیفہ بلا فصل
مقرر فرمایا جیسا کہ قبل ازین مذکور ہوا

واقعہ حال کی جانشینی کا

اور اسی طرح سے حال مین ایک جانشینی ہوئی جسکو ابھی تین برس کا بھی زمانہ نہین گذرا وہ یہہ ہو کہ جناب حاجی سید وارث علی شاہ صاحب کی نعمت علی شاہ وفیضو شاہ و نعمت اللہ شاہ مریدان خاص سے تھے اور اس امید پر جناب حاجی صاحب کی خدمت مین حاضر رہا کرتے تھے کہ قریب اپنے زمانۂ وفات کے ہم مین سے جو مین ہی جناب حاجی صاحب اُسکو اپنا وصی اور جانشین مقرر فرماوینگے اور اُسکے بعد ایک دوسرے کا قائم مقام ہوتا رہے گا مگر قریب انتقال بحالت نزع فقط تین چار آدمیون کے مواجہہ مین جناب حاجی صاحب نے جناب سید ابراہیم صاحب کا ہاتھ پکڑا اور کوئی کلمہ زبان سے نہین فرمایا صرف ہاتھ پکڑنے کی وجہ سے جناب سید ابراہیم صاحب جناب حاجی صاحب کے جانشین وسجادہ نشین ہوے اور نعمت علی شاہ صاحب اور فیضو شاہ صاحب اور نعمت اللہ شاہ صاحب اس نعمت عظمی سے محروم رہے اور یہ سبب محرومی بیجا نہین ہوا بلکہ بہت بجا ہوا اس لیے کہ جناب حاجی صاحب سا منصف مزاج بموجودگی عزیز غیر عزیز کا کیونکر ہاتھ پکڑ سکتا تھا سید ابراہیم صاحب نوجوان ہین اور ہمشیرہ جناب حاجی صاحب کے نواسہ ہین سید ابراہیم صاحب مثل مریدان مذکورۂ بالا حاجی صاحب کی خدمت مین ہمیشہ حاضر نہ رہتے تھے گاہے گاہے حاضر ہوا کرتے تھے اب چند روز سے پھر حاضر ہوے تھے مگر چونکہ جناب حاجی صاحب کی آل ہین تھے بدین وجہ اُنھین کو اس جانشینی کی نعمت عظمی سے جناب حاجی صاحب نے سرفراز وممتاز فرمایا

ایھا المنصفون یہی مقام غور ہے کہ جناب حاجی صاحب کی آل یعنی سید ابراہیم صاحب کو بلا درخواست وخواہش سید صاحب موصوف کے مرض موت میں تین چار آدمیوں کے سامنے صرف ہاتھ پکڑ لینے سے جانشینی جناب حاجی صاحب کی مل جاوے اور افضل آل رسول ونفس رسول کو باوجودیکہ جناب رسول اللہ ایک لاکھ بیس ہزار کے مجمع میں بحالت صحت کلی بموجب نزول آیہ یا ایھا الرسول بلغ الخ ہاتھ حضرت علیؑ کا اپنے دست مبارک میں لیکر بلند کریں اور اتنے بڑے مجمع کو حضرت علیؑ کی جانشینی سے باین نص صریح آگاہ کریں یعنی باآواز بلند مَن کُنتُ مَولاہُ فَعَلِیٌّ مَولاہُ فرماویں اور حضرت علیؑ بھی اپنے استحقاق خلافت کو بمواجہہ مہاجر وانصار ابوبکر سے ظاہر کرکے دعوائے خلافت کریں اور مجلس شوری میں بھی جو بعد وفات حضرت عمر واقع ہوئی مدعی خلافت کے ہوں (بابت دعوائے خلافت دیکھو کتاب امامت والسیاست اور کتاب مغازی) اور باایںہمہ پھر وہی حضرت علی جانشین حضرت رسول اللہ نہ کیے جاویں بلکہ اُنکے ساتھ وہ برتاؤ کیا جاوے جو قبل ازیں مذکور ہوچکا ہے

فاعتبروا یا اولی الابصار ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ

اب میں اپنی اس تحریر کو شیخ سعدی کے قول پر ختم کرتا ہوں

نظم

خدایا بحق بنی فاطمہ	کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول	من ودست ودامان آل رسول

اللھم احینا وامتنا علی ھذا الاعتقاد بحق محمد و آلہ الامجاد

یادداشت

اس کتاب مین ترجمۂ آیات و عبارت شان نزول حرف بحرف وہ لکھی گئی ہی کہ جو چھاپہ مین تھی

غلط نامہ

اعلان

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی محمد وآلہ المعصومین

خدا کا ہزار ہزار شکر ہی کہ اُسنے مجھے اس امر خیر کے ساتھ موفق فرمایا کہ مین نے کتب حضرات اہل سنت وجماعت سے اثبات امامت و وصایت بلافصل حضرت امیر المومنین خلیفۂ بلافصل سید المرسلین قائد الغر المحجلین یعسوب الدین اسد اللہ الغالب جناب علی بن ابی طالب صلوات اللہ تعالی علیہ کیا خداوند عالم میری اس سعی وجانفشانی کو قبول فرماوے (آمین) اور جملہ مسلمانون کو ہدایت نصیب کرے - اس کتاب کا حق تالیف محفوظ نہین ہی بلکہ وقف عام ہی ہر شخص کو لازم ہی کہ اسکی اشاعت مین بجان و دل کوشش کرکے ثواب دارین حاصل کرے

المتمسک بالثقلین منشی عنایت حسین عفی عنہ

مختصر فہرست کتب موجودہ مطبع تصویر عالم

شہید الاسلام۔ اس کتاب مین جناب ممتاز الافاضل مولوی الامثل جناب مولانا سید محمد ہارون صاحب دام ظلہ نے حالات حضرت امام حسین بطور سوانح عمری سلیس اردو زبان مین تحریر فرمائے ہین کاغذ سفید گندہ — عہ؍

ہدایۃ الہدایہ۔ مصنفہ جناب شیخ حر عاملی علیہ الرحمۃ جسپر جناب آقاے صدر نے تحشی فرمائی ہی کاغذ سفید گندہ — سہ؍

ترجمۂ مصباح کفعمی۔ (فارسی) اس کتاب مین صحیفہ فصلین ہین اور حاشیہ پر صحیفۂ کاملہ مترجم — عا؍

ایضاً۔ کاغذ رنگین۔ — عہ؍

کواکب دریہ۔ (عربی) مصنفہ جناب مولوی سید محمد ہادی صاحب آدیب جنکی فصاحت و بلاغت شہرۂ آفاق ہی اسمین قصائد و خطوط اُن جناب کے کل موجود ہین۔ — ۸؍

معدن الرضا شرح فارسی ہفت بند ملا کاشی۔ — ۶؍

محیط الدائرہ (عربی) علم عروض مین بیمثل ہی اور واسطے تسہیل طلاب کے تحشی بھی کرائی گئی ہی۔ — ۵؍

تصحیح الاعمال۔ (اردو) اسمین کل ضروریات مذہب شیعہ بقدر حاجت موجود ہین اور جناب مولانا سید باقر صاحب قبلہ مدظلہ کی تصدیق شدہ ہی۔ — ۲؍

صفی و کامل۔ قطعات مولوی سید علی میان کامل پر جناب سید علی نقی صاحب صفی کی تخمیس۔ — سہ؍

کتب تصدیق شدہ جناب آقا سید ناصر حسین صاحب مدظلہ

مفتاح الہدایہ۔ (اردو) در مسائل ضروری۔ — سہ؍

ترجمۂ تحفہ و نجات العباد۔ (اردو) در فقہ۔ — سہ؍

موعظہ۔ در مدح جناب رسالتمآب صلعم۔ — سہ؍

ایضاً۔ (دیگر) — سہ؍

ادعیۂ ماثورہ۔ یہ کتاب ادعیہ مین لاجواب ہی مؤلف نے نہایت سعی و جانکاہی سے معتبر کتب سے استنباط کیا ہی مثل تعقیبات نماز و دعای قضای حاجات و دعاہاے یومیہ و دعاہاے ساعات و دعاہاے ایام و اعمال عیدین و عید غدیر و روز عاشورا و اعمال رجب و شعبان وغیرہ غرضکہ ادعیہ مین اس سے زائد کوئی معتبر کتاب دستیاب ہونا مشکل ہی۔ — عہ؍

سواد غم۔ بیاض نوحہ جات جناب مولوی سید علی میان کامل مرحوم کاغذ سفید گندہ۔ قلم واضح و جلی۔ — ۸؍

علاوہ اسکے اور ہر قسم کی کتابین مطبع سے بکفایت مناسب قیمت حسب الطلب بہ قیمت نقد یا بطور ویلیو روانہ ہو سکتی ہین [illegible] ڈاکخانہ و اپنا نام صاف صاف تحریر کرنا چاہیے۔

داروغہ سید محمد عرف چھدن صاحب [illegible]